92 موضوعات پر مشتمل مدنی چینل کے سلسلے ذہنی آزمائش کا تحریری مدنی گلدستہ

حصّہ 1

دلچسپ معلومات

(سوالاً جواباً)

حصّہ 1

دلچسپ معلومات

(سوالاً جواباً)

پیشکش

مجلس مَدَنی چینل

و

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

نام کتاب : دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً) حصّہ 1

پہلی بار : ربیع الآخر ١٤٣٨ھ، جنوری 2017ء

تعداد : 10000 (دس ہزار)

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تاریخ: ٢٦ ربیعُ الثّانی ١٤٣٨ھ حوالہ نمبر: ٢١٠

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"دلچسپ معلومات (سوالاً جواباً)" حصّہ 1

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلسِ تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

26 - 12 - 2016

www.dawateislami.net. E-mail: ilmia@dawateislami.net

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”ذِہنی آزمائش“ کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”10 نیّتیں“

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
(معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: بِغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(1) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (2) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گا۔ (3) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گا۔ (4) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (5) جہاں جہاں ”**اللّٰہ**“ کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں ”**سرکار**“ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی **صحابی یا بزرگ** کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ** اور **رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ** پڑھوں گا۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا۔ (7) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَما سے پوچھ لوں گا۔ (8) (اپنے ذاتی نسخے کے) ”یادداشت“ والے صَفْحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (9) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (10) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْمَدِيْنَةُ الْعِلْمِيَه

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِحْسَانِهٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے مُتعدَّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلَما و مفتیانِ کرام کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱)شعبہ کُتُبِ اعلیٰحضرت (۲)شعبہ تراجمِ کُتُب (۳)شعبہ درسی کُتُب

(۴)شعبہ اِصلاحی کُتُب (۵)شعبہ تفتیشِ کُتُب (۶)شعبہ تخریج[1]

”اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه“ کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شَریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبرکت، حضرتِ علاّمہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اشاعتی

---

[1]... تادمِ تحریر (ربیع الآخر ۱۴۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷)فیضانِ قرآن (۸)فیضانِ حدیث (۹)فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰)فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱)شعبہ امیر اہلسنّت مُدَّظِلُّہٗ (۱۲)فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳)فیضانِ اولیا وعلما (۱۴)بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵)رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱۶)عربی تراجم۔ (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَه)

مَدَنی کام میں ہر ممکن تعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعَہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ "**دعوتِ اسلامی**" کی تمام مجالس بَشُمُول "**اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیه**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عَمَلِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنَّتُ البقیع میں مدفن اور جنَّتُ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

کون کب اور کہاں مرے گا؟

❖...جنگ بدر کے موقع پر حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چند جاں نثاروں کے ساتھ رات میں میدانِ جنگ کا معائنہ فرمایا، اس وقت دستِ انور میں ایک چھڑی تھی۔ آپ اُس چھڑی سے زمین پر لکیر بناتے ہوئے فرمارہے تھے کہ فلاں کافر کے قتل ہونے کی جگہ ہے اور کل یہاں فلاں کافر کی لاش پڑی ہوئی ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ نے جس جگہ جس کافر کی قتل گاہ بتائی تھی اس کافر کی لاش ٹھیک اسی جگہ پائی گئی ان میں سے کسی ایک نے لکیر سے بال برابر بھی تجاوُز نہیں کیا۔ (مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ بدر، ص۹۸۱، حدیث:۱۷۷۸۔شرح الزرقانی علی المواھب، باب غزوۃ بدر الکبری، ۲/ ۲۶۹)

پیش لفظ

علمِ دین کے دینی اور دنیاوی بے شمار فوائد ہیں۔ علم کی تلاش عبادت......اس کی جستجو جہاد......بے علم کو سکھانا صدقہ ......اور اَہْل کو پڑھانا نیکی ہے......یہ حلال وحرام کی پہچان ......جنتیوں کے راستے کا نشان ہے...... فرشتے علم والوں کی دوستی میں رغبت کرتے اوراُنہیں اپنے پَروں سے چُھوتے ہیں......ان کے لیے ہر خشک و تَر شَے ، سمندر کی مچھلیاں اور خشکی کے درندے وچوپائے اِسْتِغْفار کرتے ہیں......بندہ علم کے سبب اولیا کی منزلیں پالیتا ہے اور دنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر فائز ہو جاتا ہے۔

علم وحْشَت میں تسکین......سفر میں ہم نشین......تنہائی کا ساتھی...... تنگی وخوشحالی میں راہنما......دشمن کے مقابلے میں ہتھیار اور دوستوں کے حق میں زینت ہے...... اس کے ذریعے قوموں کوبلندی وبرتری دے کر پیشوا بنادیا جاتا ہے......علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی زندگی اور تاریکیوں کے مقابلہ میں آنکھوں کا نور ہے......علم عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے......خوش بختوں کو علم کا اِلہام کیا جاتا ہے جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم کردیا جاتا ہے۔

"دعوتِ اسلامی" کے بنیادی مقاصد میں سے ایک عظیم مقصد علمِ دین کی روشنی پھیلانا اور دنیا بھر کے لوگوں کو نورِ علم سے منوّر کرنا ہے اوراس اہم کام کے لیے تحریری، تقریری اور عملی کوششیں مسلسل جاری ہیں ۔ دارالافتاء اہلسنّت ہو یا جامعۃُ المدینہ ، المدینۃُ العلمیہ ہو یا مکتبۃ المدینہ ، دارُ المدینہ ہو یا مختلف تربیتی کورسز سب کا ایک ہی مقصد ہے کہ "**پیارے آقا** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **کی پیاری اُمت کوزیورِ علم سے آراستہ کیا جائے تاکہ وہ اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرے۔**"

”مدنی چینل“ کے مختلف سلسلے (پروگرامز) بھی اسی مقصد کی مختلف کڑیاں ہیں، ہر سلسلہ اپنی جگہ اہم مگر بعض سلسلے عوام وخواص میں بے حد مقبول ہیں جن میں ”مدنی مذاکرہ“ سرِ فہرست ہے جس میں قبلہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شرعی، روحانی، طبی اور سماجی سوالات کے علم وحکمت سے بھرپور جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ یوں ہی حکمت بھرے انداز میں مسلمانوں کو علمِ دین سکھانے کے لیے **مدنی چینل** کا سلسلہ ”ذہنی آزمائش“ بھی مقبول ترین سلسلوں میں سے ایک ہے، اس مقبولِ عام سلسلے میں پوچھے جانے والے سوالات کے جوابات قرآن وحدیث اور مُسْتَنَد دینی کُتُب سے اَخذ شُدہ معلومات اور مدنی پھولوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی ”**مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ**“ نے ان سوالات وجوابات کو کانٹ چھانٹ، تنقیح وتحقیق، تقدیم وتاخیر اور تصحیح وتخریج کے مراحل سے گزار کر تحریری شکل میں بنام ”**دلچسپ معلومات**“ پیش کر دیا ہے تاکہ معلومات کا یہ خزانہ کتابی شکل میں محفوظ ہوجائے۔فی الحال حضور تاجدارِ انبیاوخَاتَمُ الرُّسُل صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدَّس نام ”محمد“ کے عدد 92 کی نسبت سے 92 موضوعات رکھے گئے ہیں، ہر موضوع کے تحت بارہویں شریف کی نسبت سے 12 سوالات رکھے گئے ہیں اور ان کو جنت کے 8 دروازوں کی نسبت سے ان 8 عنوانات کے تحت لایا گیا ہے: (1) ایمان وعقائد (2) مسائل واحکام (3) سنتیں اور آداب (4) قرآن کریم (5) اچھی خصلتیں (6) بری خصلتیں (7) سیرت وحالات (8) متفرقات۔

پیشِ نظر کتاب میں علمِ دین کا بہت بڑا خزانہ دلچسپ سوالات جوابات کی شکل میں

موجود ہے، کتاب مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لیے یکساں مفید ہے، سوالات کا انداز آسان ہونے کی وجہ سے بچے بھی انتہائی ذوق کے ساتھ اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ فرض علوم کے موضوعات بھی شامل ہیں جو ہر مسلمان کے لئے نہایت اہم ہیں، ساتھ ہی ساتھ کثیر سنتیں، آداب اور سیرت کے خوبصورت پہلو بھی اس کتاب میں موجود ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

تفسیر کی اہمیت

حضرت اِیاس بن معاویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو لوگ قرآنِ مجید پڑھتے ہیں اور وہ اس کی تفسیر نہیں جانتے ان کی مثال اُن لوگوں کی طرح ہے جن کے پاس رات کے وقت ان کے بادشاہ کا خط آیا اور ان کے پاس چراغ نہیں جس کی روشنی میں وہ اس خط کو پڑھ سکیں تو ان کے دل ڈر گئے اور انہیں معلوم نہیں کہ اس خط میں کیا لکھا ہے؟ اور وہ شخص جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر جانتا ہے اس کی مثال اس قوم کی طرح ہے جن کے پاس قاصد چراغ لے کر آیا تو انہوں نے چراغ کی روشنی سے خط میں لکھا ہوا پڑھ لیا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ خط میں کیا لکھا ہے۔

(تفسیر قرطبی، باب ماجاء فی فضل تفسیر القرآن واھلہ، ۱/۴۱، الجزء الاول ملخصاً)

اللّٰہ تعالٰی

سوال واجبُ الْوُجُود کس کو کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟

جواب ذاتِ باری تعالٰی کو واجبُ الْوُجُود کہتے ہیں اور اس سے مراد وہ ذات ہے جس کا وجود ضَروری ہو۔[1]

سوال اللّٰہ تعالٰی کے قدیم اور اَزَلی ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب اللّٰہ تعالٰی کے قدیم اور اَزَلی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہمیشہ سے ہے۔[2]

سوال اللّٰہ تعالٰی کے اَبدی ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب اللّٰہ تعالٰی کے اَبدی ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ہمیشہ رہے گا۔[3]

سوال عِلمِ ذاتی کا کیا معنٰی ہے؟

جواب عِلمِ ذاتی کا یہ معنٰی ہے کہ بے خُدا کے دیئے خود حاصل ہو۔[4]

سوال عِلمِ ذاتی کس کا خاصہ ہے؟

جواب عِلمِ ذاتی اللّٰہ تعالٰی کا خاصہ ہے۔[5]

سوال اللّٰہ تعالٰی کی ذاتی صفات کون کون سی ہیں؟

جواب (1) حیات (2) قُدرت (3) سننا (4) دیکھنا (5) کلام (6) علم اور (7) ارادہ۔ یہ

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۳-۲۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۳۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۱۔

5 ... الدولة المكية بالمادة الغيبية، ص ۳۹۔

اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفات ہیں۔[1]

سوال: اللہ تعالیٰ کے قادر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: مراد یہ ہے کہ وہ ہر ممکن پر قادر ہے کوئی ممکن اس کی قُدرت سے باہر نہیں۔[2]

سوال: دنیا کی زندگی میں جاگتی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار کس کے لئے خاص ہے؟

جواب: دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا دیدار امامُ الْاَنْبِیا حضرت محمد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے خاص ہے۔[3]

سوال: آخرت میں کسے اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا؟

جواب: آخرت میں ہر سنّی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہو گا۔[4]

سوال: کیا اللہ تعالیٰ کی ذات وصِفات کے سوا کوئی چیز قدیم ہے؟

جواب: جی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے سوا سب چیزیں حادث ہیں یعنی پہلے نہ تھیں پھر موجود ہوئیں۔[5]

سوال: تقدیر کا مَطلب کیا ہے؟

جواب: ہر بھلائی، بُرائی اُس نے اپنے عِلمِ اَزَلی کے موافق مقدّر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا۔ تو یہ نہیں کہ جیسا

---

1 ... مسامرۃ شرح مسایرۃ، ص ۱۹۳۔ حدیقۃ ندیۃ، ۱/ ۲۵۳۔

2 ... تفسیر کبیر، پ ۱۵، الکہف، تحت الآیۃ: ۴۵، ۷/ ۴۵۴۔ بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۶۔

3 ... فتاوی حدیثیۃ، ص ۲۰۰۔ المعتقد المنتقد، ص ۵۶۔

4 ... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی: وجوہ یومئذ ناضرۃ، ۴/ ۵۵۱، حدیث: ۷۴۳۷۔ الفقہ الاکبر، ص ۸۳۔ بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۱، ملتقطاً۔

5 ... شرح عقائد نسفیۃ، ص ۹۸۔

اُس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اُس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمّہ بُرائی لکھی اس لیے کہ زید برائی کرنے والا تھا اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اُس کے لیے بھلائی لکھتا تو اُس کے علم یا اُس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔[1]

کوئی بُرائی سَرزَد ہو جانے پر اسے تقدیر کی طرف منسوب کرنا کیسا ہے؟

جواب بُرا کام کر کے تقدیر کی طرف نسبت کرنا اور مَشِیَّتِ الٰہی کے حوالہ کرنا بہت بُری بات ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچھا کام کرے اسے مِنْجَانِبِ اللہ کہے اور جو برائی سَرزَد ہو اُس کو شامتِ نفس تصوّر کرے۔[2]

نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب جس انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت کے لیے وحی بھیجی ہو اسے نبی کہتے ہیں۔[3]

رسول کسے کہتے ہیں؟

جواب اَنبیائے کرام میں سے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی نئی آسمانی کتاب اور نئی شریعت لے کر آئیں وہ رسول کہلاتے ہیں۔[4]

وحی کسے کہتے ہیں؟

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۱-۱۲۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۹۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/۲۸، ملخصاً۔

4 . . . شرح عقائد نسفیۃ، النوع الثانی خبر الرسول . . . الخ، ص ۸۲-۸۳۔

جواب: وحی اس کلام کو کہتے ہیں جو کسی نبی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نازل ہوا ہو۔[1]

سوال: وحی کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب: اَنبیا کے حق میں وحی تین قسم پر ہے:

(۱) بِالْواسطہ: فرشتے کی وَساطت سے کلامِ رَبّانی نبی کے پاس آئے جیسے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کا وحی لانا۔

(۲) بِلَاواسِطہ: فرشتے کی وَساطَت کے بغیر بَنَفسِ نفیس کلامِ رَبّانی کو سننا جیسے معراج کی رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سنا اور کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے سنا۔

(۳) اَنبیائے کرام کے قُلوب میں معانی کا اِلقا کیا جائے (دلوں میں بات ڈال دی جائے)۔[2]

سوال: کیا غیر نبی کے پاس وحی آسکتی ہے؟

جواب: وحیٔ نُبُوّت غیر نبی کے پاس نہیں آتی، جو اس کا قائل ہو وہ کافر ہے۔[3]

سوال: کیا اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام سے گناہ ممکن ہیں؟

جواب: جی نہیں، وہ معصوم ہوتے ہیں ان سے کسی بھی طرح کا کوئی بھی گناہ ممکن نہیں۔[4]

سوال: کیا سب اَنبیا پر ایمان لانا ضروری ہے یا کسی ایک پر ایمان لانا کافی ہے؟

---

1 ... نزہۃ القاری، ۱/ ۲۳۴۔

2 ... نزہۃ القاری، ۱/ ۲۳۴، ملخصاً۔

3 ... المعتقد المنتقد، ص ۱۰۵ ۔ شفا، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر، جزء: ۲، ص ۲۸۵۔

4 ... حدیقۃ ندیۃ، ۱/ ۲۸۸۔

جواب: جی ہاں تمام اَنْبِیا پر ایمان لانا ضروری ہے ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا سب کا انکار کرنا ہے۔[1]

سوال: سب سے پہلے اور آخری پیغمبر کا نام بتائیں؟

جواب: سب سے پہلے پیغمبر حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام ہیں اور سب سے آخری پیغمبر حضرت سَیِّدُنا محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔[2]

سوال: اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو غیب کا عِلْم ہونے کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اَنْبِیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عِلْمِ غیب عطا فرمایا، زمین و آسمان کا ہر ذرّہ ہر نبی کے پیشِ نظر ہے مگر اِن کو یہ عِلْمِ غیب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دیے سے ہے، لہٰذا اِن کا علم عطائی ہوا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم ذاتی۔[3]

سوال: عقیدۂ ختمِ نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ ختمِ نبوت سے مراد یہ ماننا ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حُضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات پر سلسلۂ نُبُوَّت کو ختم فرمادیا۔ حُضور کے زمانہ میں یا اس کے بعد قِیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔[4]

سوال: جو شخص ختمِ نبوت کو نہ مانے اس کے مُتعلِّق حکم کیا ہے؟

1... تفسیر مدارک، پ ۱۹، الشعراء، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ص ۸۲۵۔

2... شرح عقائد نسفیہ، اول الانبیاء آدم... الخ، ص ۳۰۰۔

3... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۴۱-۴۵، ملخصاً۔

4... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۶۳۔

جواب: جو شخص سرورِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ میں یا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا عقیدہ رکھے یا کسی نئے نبی کے آنے کو ممکن مانے وہ کافر ہے۔[1]

سوال: اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی حیاتِ طَیِّبہ کے مُتَعلِّق ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

جواب: اَنْبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کی حیاتِ طَیِّبہ کے مُتَعلِّق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے، کھاتے پیتے ہیں اور جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں۔[2]

فِرِشتے

سوال: فِرِشتے کونسی مخلوق ہیں؟

جواب: فِرِشتے ایک نوری مخلوق ہیں، وہ مرد ہیں نہ عورت، البتہ وہ مختلف شکلیں اختیار کر سکتے ہیں۔[3]

سوال: فِرِشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا انہیں نیکی کی قوّت کہنا کیسا؟

جواب: فِرِشتوں کے وجود کا انکار کرنا یا یہ کہنا کہ فرشتہ نیکی کی قوّت کو کہتے ہیں، اس کے سوا کچھ نہیں۔ یہ دونوں باتیں کُفر ہیں۔[4]

سوال: ابلیس ذلیل ورُسوا ہونے سے پہلے کس مقام پر فائز تھا؟

---

1 . . . المعتقد المنتقد، ص ۱۲۰۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۸۔

3 . . . منح الروض الازھر، ص ۱۲۔ مسلم، کتاب الزھد، باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۵۹۷، حدیث: ۲۹۹۶۔

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۹۵۔

جواب ابلیس جِنّات میں سے تھا مگر بہت بڑا عابد وزاہد تھا یہاں تک کہ گروہِ ملائکہ میں اُس کا شمار تھا۔[1]

سوال اُن فِرشتوں کے نام بتائیں جو تمام ملائکہ پر فضیلت رکھتے ہیں؟

جواب حضرتِ جبرائیل، حضرتِ مِیکائیل، حضرتِ اِسرافیل اور حضرتِ عِزرائیل عَلَیْہِمُ السَّلَام۔[2]

سوال انسان کے ساتھ ہر وَقْت رہنے والے دو فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب کِراماً کاتبین (یعنی اعمال لکھنے والے معزز فرشتے)۔[3]

سوال قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب ان فرشتوں کو "مُنکَر نکیر" کہتے ہیں۔[4]

سوال سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟

جواب سب سے آخر میں حضرتِ ملکُ الْموت عَلَیْہِ السَّلَام کو موت آئے گی۔[5]

سوال حضرتِ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے کیا کام ہے؟

جواب حضرتِ اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذِمّے قیامت کے دن صُور پھونکنا ہے۔[6]

سوال فرشتوں کی کل تعداد کتنی ہے؟

---

1 . . . پ ۲۹، المدثر: ۳۱۔ بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۵۰۔

2 . . . تفسیر کبیر، البقرۃ: تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/ ۳۸۶، ملتقطاً۔

3 . . . پ ۳۰، الانفطار: ۱۱۔

4 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، ۲/ ۳۳۷، حدیث: ۱۰۷۳۔

5 . . . شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ، ما ورد فی کتاب اللہ . . . الخ، ۱/ ۲۰۲۔ الحبائک فی اخبار الملائک، ص ۲۷۲-۲۷۳۔

6 . . . الحبائک فی اخبار الملائک، ص ۳۱۔

جواب ان کی تعداد وہی جانے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُسکے بتائے سے اُسکا رسول۔[1]

سوال وہ کون سا فرشتہ ہے جسے پانی برسانا اور رزق دینا وغیرہ ذمّہ داریاں سپُرد ہیں؟

جواب حضرتِ میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام۔[2]

سوال تمام فرشتوں کے سردار کون ہیں؟

جواب حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام۔[3]

سوال عَرش کا طواف کرنے والے فرشتوں کو کیا کہتے ہیں؟

جواب جو ملائکہ عَرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں "کرّوبی" (کَر۔رُو۔بی) کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحبِ سیادَت ہیں۔[4]

جنّات

سوال جِنّات کون ہیں؟

جواب جِنّات ایک مخلوق ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں آگ کے شعلے سے پیدا فرمایا ہے، ان میں نیک بھی ہیں اور بد بھی، یہ ایسے عجیب و غریب اور مشکل کام کرنے کی طاقت رکھتے ہیں جنہیں کرنا عام انسان کے بس کی بات نہیں۔[5]

سوال جِنّ کو جِنّ کیوں کہتے ہیں؟

---

1. . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۹۴۔
2. . . تفسیر بغوی، النازعات، تحت الآیۃ: ۵: ۴/۴۱۱۔
3. . . الحبائک فی اخبار الملائک، ص ۱۹۔
4. . . خزائن العرفان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷، ص ۸۶۴۔
5. . . پ ۲۷، الرحمن: ۱۵۔ تفسیر قرطبی، پ ۲۹، الجن، تحت الآیۃ: ۱۱، ۱۰/۱۲۔ حدیقۃ ندیۃ، ۱/۷۲۔

جواب لُغت میں جِنّ کا معنٰی ہے "سَتر اور خَفا" اور جِنّ کو اسی لئے جِنّ کہتے ہیں کہ وہ عام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوتا ہے۔[1]

سوال جِنّات کے وجود کا انکار کرنا کیسا؟

جواب جِنّات کے وجود کا انکار یا بدی کی قوّت کا نام جِنّ یا شیطان رکھنا کُفر ہے۔[2]

سوال اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنّات میں سے پہلے کس کو پیدا فرمایا؟

جواب جنّوں کو انسانوں سے پہلے پیدا فرمایا، حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے زمین پر جنّات رہتے تھے۔[3]

سوال جِنّات کتنی تعداد میں ہیں؟

جواب اِنسانوں کے مقابلے میں جِنّات کی تعداد 9 گُنا ہے۔[4]

سوال بُرے جِنّات کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب بُرے جنّات کو شَیاطین کہا جاتا ہے۔[5]

سوال جنّات سے حفاظت کیلئے قرآنِ پاک کی کن سورتوں اور آیات کی تلاوت کی جائے؟

جواب (1) آیۃُ الکرسی (2) یٰسٓ شریف (3) سورۂ مومنون کی آخری آیات (4) سورۂ مؤمن کی اِبتدائی آیت (5) سورۃُ البَقرہ (6) سورۂ الِ عمران (7) سورۃُ الاَعْراف

---

1 . . . عمدۃ القاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الجن وثوابھم وعقابھم، ۱۰/ ۶۴۴۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۹۷۔

3 . . . درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۰، ۱/ ۱۱۱۔ کتاب العظمۃ، صفۃ ابتداء الخلق، ص ۲۹۹، حدیث: ۸۹۱۔

4 . . . تفسیر طبری، پ ۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۹۶، ۹/ ۸۵، ماخوذاً۔

5 . . . تفسیر کبیر، الکتاب الاول فی العلوم المستنبطۃ من قولہ: اعوذ باللہ . . . الخ، الباب الثانی . . . الخ، ۱/ ۸۵۔

(8)سورۂ حَشْر کی آخری آیات(9)سورۂ اِخلاص(10)سورۃُ الْفلق اور سورۃُ النّاس۔[1]

کیا انسانوں کی طرح جنات پر شَرْعی اَحکام لاگو ہوتے ہیں؟

جواب جی ہاں! جنّات بھی شریعتِ مُطَہَّرہ کے پابند ہیں۔ مسلمان جنّات نَماز پڑھتے، روزہ رکھتے، حج کرتے، تلاوتِ قرآن کرتے اور انسانوں سے دینی علوم اور روایتِ حدیث حاصل کرتے ہیں اگرچہ انسانوں کو پتانہ چلے۔[2]

اِمامُ الْاَئِمّہ، امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصال پر جنّات کیا کہہ رہے تھے؟

جواب جنّات ایک دوسرے سے کہہ رہے تھے: فقیہ (قرآن وسنت سے اَحکام نکالنے اور اُنہیں واضح کرنے والا عالم) چلا گیا تو اب تمہارے لئے کوئی فقیہ نہ رہا لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور ان کے پیروکار اور جانشین بنو۔[3]

کیا جنّات نے بھی سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی خوشی منائی تھی؟

جواب جی ہاں! جب حُضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو جَبلِ اَبی قُبَیس اور حَجُون کے پہاڑ پر جن نے قسم کھا کر یہ نِدا کی: "انسانوں میں سے کسی عورت نے ایسا بچہ نہیں جَنا جیسا فخر و صفات والا بچّہ حضرتِ آمنہ رَضِیَ

---

1 . . . قومِ جنات اور امیرِ اہلسنّت، ص۱۵۹۔

2 . . . فتاوی حدیثیۃ، مطلب الاصح ان الجن لیس فیھم نبی ولا رسول، ص ۹۹، ملتقطاً۔

3 . . . لقط المرجان فی احکام الجان، فی بکاء الجن، ص ۲۰۰۔

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے جَنا ہے۔"[1]

مدینۂ منورہ میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کی خبر سب سے پہلے کس نے دی تھی؟

جواب: یہ خبر مدینہ منورہ میں سب سے پہلے ایک جنّ نے دی تھی۔[2]

وہ کونسی مسجد ہے جس کی تعمیر جنّات سے کروائی گئی؟

جواب: بَیْتُ الْمُقدس۔[3]

جنت

جنَّت کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ نے کس کے لیے بنائی ہے؟

جواب: جنَّت ایک مکان ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے بنایا ہے، اس میں وہ نعمتیں مہیا کی ہیں جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔[4]

جنَّت کتنی وَسیع ہے؟

جواب: جنَّت کی وُسْعَت کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے بتائے سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جانیں، مختصر یہ کہ اس میں سو (100) درجے ہیں۔[5]

---

1. ۔۔۔ لقط المرجان فی احکام الجان، نداء الجن۔۔۔الخ، ص ۱۷۶۔
2. ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۲۲۴، حدیث: ۷۶۵۔
3. ۔۔۔ تفسیر بغوی، پ ۲۲، سبا، تحت الآیۃ: ۳، ۱۳/۳۷۶۔
4. ۔۔۔ مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واھلہا، ص ۱۵۱۶، حدیث: ۲۸۲۴۔ بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۵۲۔
5. ۔۔۔ ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ، ۴/۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۹۔

سوال: جنّت کے دو دَرَجوں کے درمیان کتنی مُسافت ہے؟

جواب: جنّت کے ہر دو دَرَجوں کے درمیان کی مسافت زمین و آسمان کے درمیان کے فاصلے کے برابر ہے۔[1]

سوال: جنّت کا ایک دَرَجہ اپنے اندر کتنی وُسعت رکھتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ اگر تمام عالَم ایک درجے میں جمع ہوں تو وہ سب کے لئے وسیع ہے۔[2]

سوال: جنّتوں کی تعداد اور نام بتائیں؟

جواب: جنّتیں آٹھ (8) ہیں: (۱) دَارُ الْجَلَال (۲) دَارُ الْقَرَار (۳) دَارُ السَّلام (۴) جنّتِ عَدْن (۵) جنّتُ الْمَاْوٰی (۶) جنّتُ الْخُلد (۷) جنّتُ الْفِردَوس (۸) جنّتُ النَّعیم۔[3]

سوال: جنّت کے کتنے دروازے ہیں؟

جواب: جنّت کے طَبَقے بہت ہیں ہر طَبَقہ کا علیحدہ دروازہ ہے، خود جنّت ہی کے بہت دروازے ہیں۔[4]

سوال: داروغۂ جنّت کا نام بتائیں؟

جواب: حضرتِ رِضوان عَلَیْہِ السَّلَام۔[5]

---

1 . . . ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ، ۴/۲۳۸، حدیث: ۲۵۳۹۔

2 . . . ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ درجات الجنۃ، ۴/۲۳۹، حدیث: ۲۵۴۰۔

3 . . . روح البیان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۱/۸۲۔

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۸۔

5 . . . مسند شھاب، باب ان لکل شیئ قلبا . . . الخ، ۲/۱۳۰، حدیث: ۱۰۳۶۔

سوال: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنّتیوں پر سب سے اعلیٰ اِنعام کیا ہو گا؟

جواب: جنّتیوں کیلئے سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ انہیں دیدارِ الٰہی نصیب ہو گا۔ (1)

سوال: جنّت میں کس کس قسم کی نہریں بہتی ہیں؟

جواب: پانی، شہد، دودھ اور شرابِ طَہور کی۔ (2)

سوال: جنّت کے دَروازے کتنے وَسیع ہوں گے؟

جواب: جنّت کے دَروازے اتنے وَسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی سترّ بَرَس کی راہ ہو گی۔ (3)

سوال: حوضِ کوثر کیا ہے؟

جواب: یہ حضور ساقیٔ کوثر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ حوض ہے جس سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم میدانِ محشر میں اپنی اُمت کو سیراب فرمائیں گے۔ (4)

سوال: جنتی جنّت میں کتنی عمر کے دکھائی دیں گے؟

جواب: تیس (30) یا تینتیس (33) سال کے۔ (5)

سوال: دوزخ کیا ہے؟

---

1 ۔ ۔ ۔ مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیۃ المومنین فی الآخرۃ ۔ ۔ ۔ الخ، ص ۱۱۰، حدیث: ۱۸۱۔

2 ۔ ۔ ۔ ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انہار الجنۃ، ۲۵۷/۳، حدیث: ۲۵۸۰۔

3 ۔ ۔ ۔ مسند احمد، حدیث ابی رزین العقیلی، ۴۷۵/۵، حدیث: ۱۶۲۰۶۔

4 ۔ ۔ ۔ روح البیان، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۵، ۸۳/۱۔

5 ۔ ۔ ۔ ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی سن اھل الجنۃ، ۲۴۴/۴، حدیث: ۲۵۵۴۔

جواب دوزخ ایک مکان ہے جو اللہ قہّار و جبّار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔

دوزخ کے بارے میں ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب دوزخ حق ہے[1] اس کا انکار کرنے والا کافر ہے[2] اور یہ پیدا ہو چکی ہے۔[3]

دوزخ کی گہرائی کتنی ہے؟

جواب دوزخ کی گہرائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے، حدیث شریف میں ہے: اگر ایک بہت بڑا پتھر جہنّم کے کنارے سے پھینکا جائے اور وہ اس میں 70 سال تک گرتا رہے تب بھی اس کی تہ تک نہ پہنچے گا۔[4]

دوزخ پر مقرّر نگران فرشتوں کی تعداد بتائیں؟

جواب اِن کی تعداد اُنیس (19) ہے، ایک حضرتِ مالک عَلَیْہِ السَّلَام اور اٹھارہ (18) اُن کے ساتھی۔[5]

قِیامت کے روز جہنّم کو کس حال میں لایا جائے گا؟

جواب قِیامت کے روز جہنّم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کی ستّر (70) لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو 70 ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔[6]

جہنّم کی سختیاں کیسی ہیں؟

---

1 . . . شرح عقائد نسفیۃ، ص ۲۴۹۔

2 . . . شفا، القسم الرابع، الباب الاول، فصل فی بیان ماھو من المقالات . . . الخ، الجزء الثانی، ص ۲۹۰۔

3 . . . تفسیر خازن، اٰل عمران، تحت الآیۃ: ۱۳۳، ۱/ ۳۰۱۔

4 . . . ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ قعر جھنم، ۴/ ۲۶۰، حدیث: ۲۵۸۴۔

5 . . . تفسیر خازن، پ ۳۰، المدثر، تحت الآیۃ: ۳۰، ۴/ ۳۲۹۔

6 . . . ترمذی، کتاب صفۃ جھنم، باب ماجاء فی صفۃ النار، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۲۵۸۲۔

جواب حدیثِ پاک میں ہے: اگر جہنّم کو سُوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے مر جائیں، یہ دنیا کی آگ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتی ہے کہ اسے جہنّم میں پھر نہ لے جائے۔[1]

سوال جہنّم کا سب سے کم درجے کا عذاب کیا ہوگا؟

جواب جس کو سب سے کم درجے کا عذاب ہوگا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے حالانکہ یہ سب سے ہَلکا ہوگا۔[2]

سوال جہنّم کی وہ کون سی وادی ہے جس سے خود جہنّم بھی پناہ مانگتا ہے؟

جواب اس وادی کا نام "وَیل" ہے اور جان بوجھ کر نماز قضا کرنے والے اُس کے مُستحق ہیں۔[3]

سوال دوزخ میں کتنی وادیاں ہیں؟

جواب حدیث شریف میں ہے: دوزخ میں 70 ہزار وادیاں ہیں، ہر وادی میں 70 ہزار گھاٹیاں، ہر گھاٹی میں 70 ہزار بِل ہیں اور ہر بِل میں سانپ ہے جو جہنمیوں کے چہروں کو کھاتا ہے۔[4]

سوال دوزخ کی آگ کس رنگ کی ہے؟

---

1 ۔۔۔معجم اوسط، ۲/۷۸، حدیث: ۲۵۸۳۔

2 ۔۔۔مسلم، کتاب الایمان، باب اھون اھل النار عذاباً، ص ۱۳۴، حدیث: ۲۱۲۔

3 ۔۔۔بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۴۳۴۔

4 ۔۔۔الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، الترھیب من النار، فصل فی اودیتھا وجبالھا، ۴/۲۵۴، حدیث: ۴۰۔

جواب حُضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دوزخ کی آگ کو ہزار سال جلایا گیا یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال جلایا گیا تو سرخ ہوگئی، پھر ہزار سال جلایا گیا حتّٰی کہ سِیاہ ہوگئی، اب یہ تاریک رات کی طرح سِیاہ (کالی) ہے۔[1]

کون سی چیز سب سے زیادہ لوگوں کو دوزخ میں داخل کرے گی؟

جواب (1) مُنہ اور (2) شَرْم گاہ۔[2]

جہنّم کی آگ دنیا کی آگ سے کتنی زیادہ شدید ہے؟

جواب دنیا کی آگ جہنّم کی آگ کے ستّر جزوں میں سے ایک ہے۔[3]

بَرْزَخ کسے کہتے ہیں؟

جواب دنیا اور آخرت کے درمیان ایک اور عالَم ہے جسے عالَمِ بَرْزَخ کہتے ہیں۔[4]

عالَمِ بَرْزَخ میں کب تک رہنا ہوگا؟

جواب مرنے کے بعد اور قیامت سے پہلے تمام اِنس و جنّ کو حسبِ مراتب اُس میں رہنا ہوتا ہے۔[5]

کیا روح و جسم دونوں مر جاتے ہیں؟

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، ۴/۵۲۹، الحدیث: ۴۳۲۰۔

2 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن الخلق، ۳/۴۰۴، حدیث: ۲۰۱۱۔

3 . . . ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، ۴/۵۲۸، حدیث: ۴۳۱۸۔

4 . . . تفسیر طبری، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۹/۲۴۴۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۹۸۔

جواب موت کے معنیٰ صِرف روح کا جسم سے جُدا ہو جانا ہیں، یہ مراد نہیں کہ روح مر جاتی ہے، روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔[1]

سوال بَرزَخی زندگی کی کیفیت کیسی ہوتی ہے؟

جواب بَرزَخ میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔ راحت و لذّت، کُلفَت و اَذِیت (دُکھ و مصیبت)، سُرور و غم سب حالتیں برزخ میں ہیں۔[2]

سوال قَبْر کے عذاب واِنْعام کا انکار کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب ایسا شخص گمراہ ہے۔[3]

سوال کیا مرنے کے بعد بھی روح کا تَعَلُّق انسان کے بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے؟

جواب جی ہاں! اگرچہ روح بدن سے جُدا ہو گئی مگر بدن پر جو گزرے گی رُوح ضَرور اُس سے آگاہ ہو گی۔[4]

سوال بَرزَخ میں مسلمان کی روح کہاں رہتی ہے؟

جواب مسلمان کی روح حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔[5]

سوال بَرزَخ میں کافِر کی روح کہاں رہتی ہے؟

جواب کافروں کی خبیث روحیں بعض کی اُن کے مَرگھَٹ یا قَبْر پر رہتی ہیں، بعض کی چاہِ بَرہُوت میں کہ یَمَن میں ایک نالہ ہے، بعض کی پہلی، دوسری، ساتویں

---

1 . . . شرح الصدور، باب فضل الموت، ص ۱۲، باب مقر الارواح، ص ۲۴۴۔ فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۶۵۷۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۰۰، ملخصًا۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۱۳۔

4 . . . منح الروض الازھر، ص ۱۰۰۔ شرح عقائد نسفیۃ، ص ۱۴۲۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۰۱۔

زمین تک، بعض کی اُس کے بھی نیچے سِجّین میں، اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قَبْر یا مَرگھَٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سُنتے ہیں مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں کہ قید ہیں۔[1]

سوال: کیا مرنے کے بعد روح کسی اور بدن میں منتقل ہو سکتی ہے؟

جواب: یہ خیال کہ روح کسی دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی اور جانور کا جس کو تَناسُخ اور آواگون کہتے ہیں محض باطِل اور اس کا ماننا کُفر ہے۔[2]

سوال: "عَجْبُ الذَّنَب" کسے کہتے ہیں؟

جواب: رِیڑھ کی ہڈّی کے وہ باریک اَجزا جن کو نہ کسی خوردبین سے دیکھا جا سکتا ہے، نہ آگ اُنہیں جلا سکتی، نہ زمین اُنہیں گلا سکتی ہے، یہی تخمِ جسم ہیں، لہٰذا روزِ قِیامت روحوں کا اِعادہ (یعنی لوٹانا) اسی جِسْم میں ہو گا۔[3]

سوال: وہ کون ہیں جن کے جسموں کو قَبْر کی مٹّی نہیں کھا سکتی؟

جواب: انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام، اولیائے کرام، عُلمائے دین، شہدا، قرآن مجید پر عمل کرنے والے حُفّاظ، کبھی بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرنے والوں اور اپنے اوقات کو دُرود شریف میں مُستَغرق رکھنے والوں کے اَجْسام کو قَبْر کی مٹّی نہیں کھا سکتی۔[4]

سوال: کیا قَبْر ہر مُردے کو دباتی ہے؟

---

1. . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۰۳۔
2. . . نبراس، والبعث حق، ص ۲۱۳۔
3. . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۱۲۔
4. . . روح البیان، پ ۱۰، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۴، ۳/ ۴۳۹۔

شرح الصدور، باب نتن المیت ۔۔۔ الخ، ص ۳۱۷-۳۱۸۔ جامع کرامات الاولیاء، ۱/ ۲۷۶۔

جواب: اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ ہر ایک کو قَبْر دباتی ہے مگر مسلمان کو دبانا شفقت کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ماں بچّے کو سینے سے لگا کر چمٹائے اور کافِر کو سختی سے حتّٰی کہ اُس کی پسلیاں اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہیں۔[1]

قیامت کی نشانیاں

قِیامت کی نشانیوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: اِس سے مراد دنیا کے فنا ہونے سے پہلے ظاہر ہونے والی چھوٹی بڑی نشانیاں ہیں جن میں سے بعض واقع ہو چکیں اور کچھ باقی ہیں۔[2]

قِیامت کی بعض چھوٹی بڑی نشانیاں بیان کیجئے؟

جواب: عُلما کو اُٹھا کر عِلْم اُٹھالیا جائے گا، جہالت زیادہ ہو جائے گی، زنا، گانے باجے، شراب خوری اور مال کی کثرت ہو گی، مرد کم ہوں گے عورَتیں زیادہ ہوں گی، وَقْت میں بَرَکت نہ ہو گی، بڑے دجّال کے علاوہ نُبُوّت کے جھوٹے دعویدار 30 دجّال اور ہوں گے، زکوۃ دینا بھاری ہو گا، مرد بیوی کی پیروی کرے گا اور ماں باپ کی نافرمانی، لوگ اگلوں پر لعنت کریں گے، درندے اور جانور آدمی سے بات کریں گے، لباس وجوتوں سے محروم ذلیل لوگ محلّات میں فخر کریں گے، لوگ مسجِد میں چِلائیں گے، دجّال کا ظُہور ہو گا، حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام

---

1 . . . فیض القدیر، ۵/ ۴۲۴، تحت الحدیث: ۷۴۹۳- منح الروض الازھر، ص ۱۰۱-
ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، ۴/ ۲۰۸، حدیث: ۲۴۲۸، ملتقطاً۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۱۶، ملخصاً۔

آسمان سے اُتریں گے ، حضرتِ امام مَہدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ظاہر ہوں گے، یاجوج ماجوج نکلیں گے، ایک جانور دابَّۃُ الْاَرض ظاہر گا اور سورج مغرب سے نکلے گا۔[1]

تمام دنیا میں فقط ایک ہی دین، دینِ اسلام کب ہو گا؟

جواب: جب حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نُزول فرمائیں گے۔[2]

حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کس وقت اور کہاں نُزول فرمائیں گے؟

جواب: حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام آسمان سے جامع مسجِد دمشق کے شَرقی مینارے پر صبح کے وقت نُزول فرمائیں گے جبکہ نمازِ فَجْر کی اِقامت ہو چکی ہو گی۔[3]

حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کتنے سال دنیا میں قیام فرمائیں گے؟

جواب: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمین پر قیام کا مجموعی عرصہ 40 سال ہے، آسمان پر تشریف لے جاتے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی عمر مبارک 33سال تھی، اب جو قربِ قیامت میں تشریف لائیں گے تو7 برس قیام فرمائیں گے۔[4]

دجّال کی خاص نشانیاں بتائیں؟

جواب: دجّال کی ایک آنکھ ہو گی، وہ کانا ہو گا اور اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہو گا۔[5]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ا، ۱/۱۱۶-۱۲۷، ملخصاً۔

2 ... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسی ـــ الخ، ۲/۴۵۹، حدیث: ۳۴۴۸۔
تفسیر طبری، پ۶، النساء، تحت الآیۃ: ۱۵۹، ۴/۳۵۶۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ا، ۱/۱۲۲، ملخصاً۔

4 ... فتاوی حدیثیۃ، مطلب فی کم یقیم عیسی علیہ السلام بعد نزولہ؟، ص ۱۲۵، ملخصاً۔

5 ... بخاری، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، ۴/۴۵۱، حدیث: ۷۱۳۱۔

دجّال کے ساتھ کس کی فوجیں ہوں گی؟

جواب: دجّال کے ساتھ یہود کی فوجیں ہوں گی۔[1]

دجّال کتنے دن میں تمام روئے زمین کا گشت کرے گا؟

جواب: دجّال حَرَمَین طَیِّبَین کے سوا تمام روئے زمین کا چالیس (40) دن میں گشت کرے گا۔[2]

اتنے کم دنوں میں ساری زمین کا گشت کیسے ہو گا؟

جواب: کیونکہ چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہو گا، دوسرا دن مہینے بھر کے برابر، تیسرا دن ہفتے کے برابر اور باقی دن چوبیس گھنٹے کے ہوں گے اور وہ بہت تیزی کے ساتھ سفر کرے گا، جیسے بادل کہ جس کو ہَوا اُڑاتی ہے۔[3]

حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دجال پر کیا اثر ہو گا؟

جواب: لعین دجّال جب حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھے گا تو ایسے پگھلے گا جیسے پانی میں نمک گُھلتا ہے اور وہ آپ سے بھاگے گا۔[4]

دجّال کس کے ہاتھوں قتل ہو گا؟

جواب: حضرتِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے جہنّم واصِل کریں گے۔[5]

---

1 . . . ابن ماجه، ابواب الفتن، باب فتنة الدجال، ۴/۴۰۲، حديث: ۴۰۷۷۔

2 . . . مسلم، كتاب الفتن، باب قصة الجساسة، ص ۱۵۷۴، حديث: ۲۹۴۲۔

3 . . . مسلم، كتاب الفتن، باب فی ذكر الدجال۔۔۔الخ، ص ۱۵۶۸، حديث: ۲۹۳۷۔

4 . . . ابن ماجه، ابواب الفتن، باب فتنة الدجال۔۔۔الخ، ۴/۴۰۲، حديث: ۴۰۷۷۔

5 . . . ابن ماجه، ابواب الفتن، باب فتنة الدجال۔۔۔الخ، ۴/۴۰۲، حديث: ۴۰۷۷۔

سوال قریبِ قِیامت نکلنے والا جانور "دَابَّةُ الْاَرْض" ہر شخص پر کیا نشانی لگائے گا؟

جواب ہر مسلمان کی پیشانی پر ایک نشان نورانی بنائے گا اور انگشتری (یعنی انگوٹھی) سے ہر کافِر کی پیشانی پر ایک سخت سیاہ دھبّا، اُس وقت تمام مسلم و کافِر علانیہ ظاہر ہوں گے۔[1]

قیامت

سوال قیامت کے دن لوگ قبروں سے کس حالت میں اُٹھیں گے؟

جواب قِیامت کے دن لوگ اپنی قبروں سے ننگے بدن، ننگے پاؤں، ناختنہ شُدہ اُٹھیں گے۔[2]

سوال قِیامت کے دن کون حَشْر کے میدان میں منہ کے بل چل کر جائیں گے؟

جواب قِیامت کے دن کافِر مُنہ کے بل چل کر حَشْر کے میدان میں جائیں گے۔[3]

سوال قِیامت کا دن کتنے سال کا ہوگا؟

جواب پچاس ہزار سال کا۔[4]

سوال منکرِ قِیامت کا کیا حکم ہے؟

---

1 . . . ابن ماجہ، ابواب الفتن، باب دابۃ الارض، ۴/۳۹۳، حدیث: ۴۰۶۶۔
بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۲۶، ملتقطاً۔

2 . . . مسلم، کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها، باب فناء الدنيا۔۔۔الخ، ص ۱۵۲۹، حدیث: ۲۸۶۹۔

3 . . . مسلم، کتاب صفات المنافقين واحكامهم، يحشر الكافر على وجهه، ص ۱۵۰۸، حدیث: ۲۸۰۶۔

4 . . . پ ۲۹، المعارج: ۴۔

جواب: اِس کا اِنکار کرنے والا کافِر ہے۔[1]

اِسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام جب دوسری بار صور پھونکیں گے تو اپنی قَبْرِ مُبارک میں سے سب سے پہلے کون باہر تشریف لائیں گے؟

جواب: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔[2]

میدانِ مَحْشر کس زمین پر قائم ہو گا؟

جواب: ملکِ شام کی سرزمین پر۔[3]

جب اہلِ مَحْشر شفاعت کے واسطے سرکارِ دوعالَم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ کیا فرمائیں گے؟

جواب: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَھَا یعنی میں شفاعت کے لیے ہوں۔[4]

"پُلِ صِراط" کسے کہتے ہیں؟

جواب: "صِراط" جہنّم کا پُل ہے جو بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے، جنّت کا راستہ اسی پر ہے۔[5]

پُل صراط کہاں نَصب کیا جائے گا؟

---

1 ...منح الروض الازهر، ص ۱۹۵۔

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب قوله صلی اللہ علیه وسلم...الخ، ۳۷۸/۵، حدیث: ۳۶۸۹۔

3 ...مسند احمد، حدیث بهز بن حکیم، ۲۳۵/۷، حدیث: ۲۰۰۴۲۔

4 ...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب...الخ، ۵۷۷/۴، حدیث: ۷۵۱۰۔

5 ...مسند احمد، مسند السیدة عائشة، ۴۱۵/۹، حدیث: ۲۴۸۴۷۔ حدیقة ندیة، ۲۶۸/۱۔

جواب: پُل صِراط جہنّم کی پُشت پر نصب کیا جائے گا، سب سے پہلے سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت اس پل سے گزریں گے۔[1]

سوال: کیا قیامت کا دن ہر ایک کے لئے یکساں طویل ہو گا؟

جواب: نہیں، روزِ قیامت کی درازی بعض کافِروں کے لئے ہزار بَرَس اور بعض کے لئے پچاس ہزار بَرَس ہو گی جبکہ بندۂ مومن کے لئے یہ دن فَقط ایک فرض نماز کے برابر ہو گا جو دنیا میں پڑھتا تھا۔[2]

سوال: میزان کیا ہے؟

جواب: وہ تَرازو ہے جس میں لوگوں کے اَعْمال تولے جائیں گے۔ اس کی ایک زَبان اور دو پلڑے ہیں، نیکیاں خوبصورت شکل میں اور گناہ بری شکل میں میزان میں رکھے جائیں گے۔[3]

سوال: میدانِ مَحْشر میں زمین کس چیز کی کر دی جائے گی؟

جواب: تانبے کی۔[4]

سوال: اِیمان کسے کہتے ہیں؟

---

1 . . . بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی: وجوہ یومئذ ناضرۃ۔۔۔الخ، ۴/۵۵۱، حدیث: ۷۴۳۷۔

2 . . . تفسیر خازن، پ ۲۱، السجدۃ، تحت الآیۃ: ۵، ۳/۴۷۶۔

3 . . . تفسیر بغوی، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۸، ۲/۱۲۴، ملخصاً۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۳۲۔

جواب: سچے دل سے اُن سب باتوں کی تصدیق کرنا جو ضَروریاتِ دین سے ہیں، ایمان کہلاتا ہے۔[1]

سوال: کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی ایک ضرورتِ دینی کے اِنکار کو کُفر کہتے ہیں اگرچہ باقی تمام ضَروریاتِ دین کی تصدیق کرتا ہو۔[2]

سوال: ضَروریاتِ دین سے کیا مراد ہے؟

جواب: ضَروریاتِ دین سے مراد اسلام کے وہ اَحکام ہیں جن کو ہر خاص و عام جانتے ہوں، جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ہونا، انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نُبُوَّت، نَماز و زکوٰۃ، جنّت و دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب لینا وغیرہ۔[3]

سوال: ایمانِ مُفَصَّل و ایمانِ مُجۡمَل بتایئے؟

جواب: **ایمانِ مفصل:** اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡقَدۡرِ خَیۡرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالۡبَعۡثِ بَعۡدَ الۡمَوۡتِ ط

ایمانِ مجمل: اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسۡمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلۡتُ جَمِیۡعَ اَحۡکَامِہٖ اِقۡرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصۡدِیۡقٌ بِالۡقَلۡبِ ط

سوال: کیا ایمان و کفر کے درمیان کوئی تیسرا درجہ بھی ہے؟

جواب: ایمان و کفر کے درمیان کوئی واسطہ (درجہ) نہیں ہے یا تو بندہ مسلمان ہو گا یا کافر

---

[1] . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۷۲۔

[2] . . . مسامرۃ شرح مسایرۃ، مفہوم الایمان، ص ۳۳۰۔ بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۷۲۔

[3] . . . مسامرۃ شرح مسایرۃ، مفہوم الایمان، ص ۳۳۰۔

تیسری کوئی صورت نہیں کہ نہ مسلمان ہو نہ کافِر۔[1]

سوال: کافِر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفِرت کی دُعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جو کسی کافِر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دُعا کرے یا کسی مُردہ مُرتَد کو مرحوم یا مغفور کہے وہ خود کافِر ہے۔[2]

سوال: نِفاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: زَبان سے اسلام کا دعویٰ کرنا اور دل میں اس کا انکار کرنا نِفاق ہے اور یہ بھی خالِص کُفر ہے۔[3]

سوال: مُرتَد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُرتَد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی ایسے اَمر کا انکار کرے جو ضَروریاتِ دین سے ہو۔ یعنی زبان سے (ایسا) کلمۂ کُفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو۔ یونہی بعض افعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہو جاتا ہے مثلاً بُت کو سجدہ کرنا۔ مُصْحَف شریف (قرآنِ پاک) کو نَجاست کی جگہ پھینک دینا۔[4]

سوال: شِرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: شِرک کے معنیٰ غیرِ خُدا کو واجبُ الوُجود یا مُستحقِ عبادت جاننا۔[5]

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۸۱، ملخصًا۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۱۸۵، ملتقطاً۔

3 . . . تفسیر خازن، پ ۱، البقرة، تحت الآية: ٦، ١/ ٢٥۔

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۵۵۔

5 . . . شرح عقائد نسفية، الله تعالى خالق لافعال العباد، ص ۲۰۳، ملتقطاً۔

اسلام کی بنیاد کتنی چیزوں پر ہے؟

جواب اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: (1) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوۃ دینا (4) رَمَضان کے روزے رکھنا اور (5) حج کرنا۔[1]

ایمان کی کتنی شاخیں ہیں؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ ایمان کی ستّر (70) سے کچھ زائد شاخیں ہیں۔[2]

حرام کو حلال اور حلال کو حرام جاننے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب جس چیز کی حِلَّت نَصِّ قطعی سے ثابت ہو اس کو حرام کہنا اور جس کی حُرمت یقینی ہو اسے حلال بتانا کُفر ہے جبکہ یہ حکم ضَروریاتِ دین سے ہو یا مُنکر اس حکمِ قطعی سے آگاہ ہو۔[3]

وِلایت

وِلایت کسے کہتے ہیں؟

جواب وِلایت ایک قربِ خاص ہے کہ مولیٰ عَزَّوَجَلَّ اپنے بَرگُزیدہ بندوں کو محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے۔[4]

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام . . . الخ، ص ۲۱، حدیث: ۸۔

2 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان . . . الخ، ص ۳۹، حدیث: ۳۵۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۱۷۶۔

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۲۶۴۔

کیا کوئی وَلی کسی صَحابی سے افضل ہو سکتا ہے ؟

جواب: کوئی وَلی کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو کسی صَحابی کے رُتبے کو نہیں پہنچ سکتا۔[1]

کیا اکابر اولیا بھی گناہوں سے پاک ہوتے ہیں؟

جواب: اکابر اولیا کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھتا ہے، اُن سے گناہ ہوتا نہیں، اگر ہو تو اس پر اِصرار نہیں کرتے فوری توبہ کرتے ہیں۔[2]

کرامت کسے کہتے ہیں؟

جواب: وَلی سے جو بات خلافِ عادت صادِر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں۔[3]

اولیائے کرام سے کس طرح کی کرامات ممکن ہیں؟

جواب: مُردہ زندہ کرنا، مادَر زاد اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرِق سے مغرِب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خلافِ عادت باتیں اولیاء سے ممکن ہیں۔[4]

کراماتِ اولیا کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: کرامتِ اولیا حق ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔[5]

اِلہام کسے کہتے ہیں؟

---

1 ... مرقاۃ، کتاب الفتن، ٢٨٢/٩-٢٨٣، تحت الحدیث: ٥٤٠١۔

2 ... بریقۃ محمودیۃ، الباب الثانی، الفصل الاول، مطلب کرامات الاولیاء... الخ، ٢٦٥/١۔
رسالۃ قشیریۃ، باب کرامات الاولیاء، ص ٣٨١۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ١، ٥٨/١۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ١، ٢٦٩/١-٢٧٠۔

5 ... الفقہ الاکبر، ص ٧٩۔ بہارِ شریعت، حصہ ١، ٢٦٩/١۔

جواب: اولیا کے دل میں بعض اوقات سوتے یا جاگتے میں کوئی بات اِلقا ہوتی ہے، اُسے اِلْہام کہتے ہیں۔[1]

وَسوسہ اور اِلْہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: بُرے خیالات، فاسِد فکر کو وَسْوَسہ کہتے ہیں اور اچھے خیالات کو اِلْہام۔ وَسْوَسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اِلْہام رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے۔[2]

کیا اولیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب عطا ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اولیائے کرام کو بھی عِلْمِ غیب عطا ہوتا ہے مگر انبیا کے واسطے سے۔[3]

کیا کسی جاہل، بے عِلْم شخص کو وِلایت مل سکتی ہے؟

جواب: جی نہیں! وِلایت بے عِلْم کو نہیں ملتی (بلکہ اس کے لئے علم ضروری ہے) خواہ عِلْم بطورِ ظاہر حاصل کیا ہو، یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر علوم مُنْکَشِف کر دیئے ہوں۔[4]

سب سے افضل اولیائے کرام کس اُمّت کے ہیں؟

جواب: سب سے افضل اولیائے کرام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اُمّت کے ہیں۔[5]

کیا کوئی وَلی احکامِ شَرْعِیہ کی پابندی سے آزاد ہو سکتا ہے؟

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۳۵۔

2 ... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۸۱۔

3 ... روح البیان، پ ۲۹، الجن، تحت الآیۃ: ۲۷، ۱۰/ ۲۰۱۔

ارشاد الساری، کتاب التفسیر، سورۃ الرعد، تحت الحدیث: ۴۶۹۷، ۱۰/ ۳۶۹۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۶۴۔

5 ... الیواقیت والجواھر، المبحث السابع والاربعون، الجزء الثانی، ص ۳۴۸۔

جواب: جی نہیں، کوئی وَلی کیسا ہی عظیم ہو احکامِ شَرعیہ کی پابندی سے سُبکدوش نہیں ہو سکتا۔ [1]

طہارت

سوال: قرآنِ پاک کی روشنی میں طہارت کی اَہمیت بیان کریں؟

جواب: پاکیزگی اور پاکیزہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾﴾ (پ۱۱، التوبة: ۱۰۸) ترجمۂ کنز الایمان: ”اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ناپاکی کو اتنا ناپسند کیا گیا کہ بغیر وضو قرآنِ پاک کو ہاتھ تک لگانے سے منع فرمادیا گیا، چنانچہ ارشاد ہوا: ﴿لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۷۹) ترجمۂ کنزالایمان: ”اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔“

سوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طَہارت کی اَہمیت سے متعلّق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: فرمایا: ”طہارت نِصف ایمان ہے۔“ [2]

سوال: وہ طہارت جو نَماز کی شَرط ہے اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ نَمازی کا بدن، اس کے کپڑے اور وہ جگہ جہاں نَماز پڑھنی ہے نَجاست سے پاک ہو۔ [3]

سوال: طہارت کی کتنی قسمیں ہیں؟

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۱/۲۶۶۔

2 . . . مسلم، کتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۲۳۔

3 . . . شرح وقاية، كتاب الصلوٰة، باب شروط الصلوٰة، الجزء ۱، ص ۱۵۶۔

جواب: طہارت کی دو قسمیں ہیں: (1) طہارتِ صُغریٰ (2) طہارتِ کُبریٰ۔ طہارتِ صُغریٰ سے مراد وُضو اور طہارتِ کُبریٰ سے مراد غُسل ہے۔[1]

سوال: طہارت کے بغیر نماز پڑھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: بلاعُذر جان بوجھ کر بغیر طَہارت کے نماز پڑھنا کُفر ہے جبکہ اسے جائز سمجھے یا اِستہزاءً (یعنی مذاق اُڑاتے ہوئے) یہ فعل کرے۔[2]

سوال: مچھلی، مچھّر یا مکّھی وغیرہ کا خون اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لُعاب اور پسینہ پاک ہے۔[3]

سوال: بلّی اگر پانی میں منہ ڈال دے تو اس پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا مکروہ ہے۔[4]

سوال: کتّے کا لُعاب کیا حکم رکھتا ہے؟

جواب: کتّے کا لُعاب ناپاک ہے۔[5]

سوال: کیا دودھ پیتے بچّے کا پیشاب پاک ہوتا ہے؟

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۲۸۲۔

2 . . . منح الروض الازھر، ص ۴۷۲۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۹۲۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الثالث فی المیاہ، الفصل الثانی، ۱/ ۲۴۔

ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب المیاہ، فصل فی البئر، مطلب فی السؤر، ۱/ ۴۲۶۔

5 . . . ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب فی السؤر، ۱/ ۴۲۵۔

جواب: جی نہیں، ایک دن کے دودھ پیتے بچّے کا پیشاب بھی اسی طرح ناپاک ہے جس طرح عام لوگوں کا۔[1]

سوال: کن پرندوں کی بیٹ پاک ہے؟

جواب: جو پرند حلال اُونچے اُڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مرغابی، ان کی بیٹ پاک ہے۔[2]

سوال: ناپاک کارپیٹ (CARPET) کو کیسے پاک کیا جائے؟

جواب: کارپیٹ کا ناپاک حصّہ ایک بار دھو کر لٹکا دیجئے یہاں تک کہ پانی ٹپکنا مَوقوف ہو جائے پھر دوبارہ دھو کر لٹکایئے حتّٰی کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے پھر تیسری بار اِسی طرح دھو کر لٹکا دیجئے جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے گا تو کارپیٹ پاک ہو جائے گا۔ چٹائی، چمڑے کے چپل اور مِٹّی کے برتن وغیرہ جن چیزوں میں پتلی نَجاست جَذب ہو جاتی ہو اِسی طریقے پر پاک کیجئے۔[3]

سوال: دوسرے کے کپڑے پر نَجاست لگی دیکھی تو کیا کیا جائے؟

جواب: کسی دوسرے مسلمان کے کپڑے میں نَجاست لگی دیکھی اور غالِب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کر لے گا تو خبر کرنا واجِب ہے۔ (ایسی صورت میں خبر نہیں دے گا تو گنہگار ہو گا)۔[4]

---

1 . . . درمختار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، ۱/ ۵۷۴۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۹۔

3 . . . اسلامی بہنوں کی نماز، ص ۲۶۳۔

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۴۰۵۔

وُضو

سوال: وُضو سے متعلق قرآنِ پاک میں کیا اِرشاد ہوا؟

جواب: وُضو کے متعلق قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ﴾ (پ٦، المائدۃ: ٦) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منھ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

سوال: حدیثِ پاک میں وُضو کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: حُضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "جب آدمی وُضو کرتا ہے تو ہاتھ دھونے سے ہاتھوں کے اور چہرہ دھونے سے چہرے کے اور سَر کا مَسح کرنے سے سر کے اور پاؤں دھونے سے پاؤں کے گناہ جَھڑ جاتے ہیں۔"[1]

سوال: ہمیشہ باوُضو رہنے والے کو کونسی سات فضیلتیں ملتی ہیں؟

جواب: (1) ملائکہ اُس کی صحبت میں رَغبت کریں (2) قلم اُس کی نیکیاں لکھتا رہے (3) اُس کے اَعضاء تسبیح کریں (4) اُس سے تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہو (5) جب سوئے اللہ تعالیٰ کچھ فِرشتے بھیجے کہ جنّ و اِنس کے شر سے اُس کی حفاظت کریں (6) سَکَراتِ موت اس پر آسان ہو (7) جب تک باوُضو ہو اَمانِ الٰہی میں رہے۔[2]

---

1 ... مسند امام احمد، ١/١٣٠، حدیث: ٤١٥۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ١/٧٠٣۔

سوال: وُضو کے کتنے فرائض ہیں؟

جواب: وُضو میں چار فرض ہیں: (1) مونھ دھونا (2) کُہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا (3) سر کا مسح کرنا (4) ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں کا دھونا۔[1]

سوال: کسی عضو کو دھونے کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: کسی عُضْو کے دھونے کے یہ معنیٰ ہیں کہ اس عُضْو کے ہر حصّہ پر کم سے کم دو بوند پانی بہہ جائے۔ بھیگ جانے یا تیل کی طرح پانی چُپَڑ لینے یا ایک آدھ بوند بہہ جانے کو دھونا نہیں کہیں گے نہ اس سے وُضو یا غُسل ادا ہو۔[2]

سوال: کیا مِسْواک نماز کے لئے سنّت ہے یا وضو کے لئے؟

جواب: مِسْواک نَماز کے لیے سنّت نہیں بلکہ وُضو کے لیے، تو جو ایک وُضو سے چند نمازیں پڑھے، اس سے ہر نماز کے لیے مِسْواک کا مطالبہ نہیں، جب تک تَغیُّرِ رائحہ (سانس بدبودار) نہ ہو گیا ہو، ورنہ اس کے دفع کے لیے مستقل سنّت ہے۔[3]

سوال: ہاتھ وغیرہ سے خون نکلنے کے باوجود کب وُضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: خون نکلا لیکن بہا نہیں تو یہ وضو کو نہیں توڑتا۔[4]

سوال: خون نکل کر بہہ گیا مگر وُضو نہ ٹوٹا، اس کی کیا صورت ہے؟

جواب: اگر خون بہا مگر بہہ کر ایسی جگہ نہیں پہنچا جس کا وُضو یا غُسل میں دھونا فَرض ہو

1... بہارِ شریعت، حصہ۲، ۱/ ۲۸۸۔

2... بہارِ شریعت، حصہ۲، ۱/ ۲۸۸۔

3... بہارِ شریعت، حصہ۲، ۱/ ۲۹۵۔

4... فتاوی ہندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول في الوضوء، الفصل الخامس، ۱/ ۱۰۔

مثلاً خون نکل کر آنکھ یا کان میں بہا مگر ان سے باہر نہیں آیا تو وُضو نہیں ٹوٹا۔[1]

سوال اِنجکشن لگانے سے وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

جواب گوشت میں اِنجکشن لگانے میں صِرف اسی صورت میں وُضو ٹوٹے گا جب کہ بہنے کی مِقدار میں خون نکلے۔[2]

سوال کیا نَس کا انجکشن لگانے یا ٹیسٹ کیلئے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب نَس کا انجکشن لگا کر پہلے اوپر کی طرف خون کھینچتے ہیں جو کہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے لہٰذا وضو ٹوٹ جاتا ہے یونہی سرنج کے ذریعے ٹیسٹ کرنے کے لیے خون نکالنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ یہ بہنے کی مقدار میں ہوتا ہے۔[3]

سوال کیا گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ لگوانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب گلوکوز وغیرہ کی ڈرپ نس میں لگوانے سے وضو ٹوٹ جائے گا کیوں کہ بہنے کی مقدار میں خون نکل کر نلکی میں آجاتا ہے۔[4]

سوال دکھتی آنکھ سے نکلنے والے آنسوؤں کا کیا حکم ہے؟

جواب آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہا وہ ناپاک ہے اور وُضو بھی توڑ دے گا۔[5]

غُسل

سوال غُسل کے کتنے فرائض ہیں؟

---

1 . . . فتاوی هندیة، کتاب الطهارة، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الرابع، فی المکروهات، ١/١١۔

2 . . . نماز کے احکام، ص٢٧۔

3 . . . نماز کے احکام، ص٢٦-٢٧۔

4 . . . نماز کے احکام، ص٢٦۔

5 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب الطهارة، ١/٢٩٠۔

جواب غُسل کے تین فرائض ہیں: (1) کلّی کرنا (2) ناک میں پانی چڑھانا (3) تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا۔(1)

سوال ”تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا“ سے کیا مراد ہے؟

جواب اس سے مراد یہ ہے کہ سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جِسم کے ہر پُرزے اور ہر رونگٹے پر پانی بہہ جائے، اگر ایک ذرّہ بھر جگہ یا کسی بال کی نوک بھی پانی بہنے سے رہ گئی تو غُسل نہ ہوگا۔(2)

سوال مَرد کے بال اگر گندھے ہوئے ہوں تو غُسل کس طرح ہوگا؟

جواب اگر مَرد کے سر کے بال گُندھے ہوئے ہوں تو انہیں کھول کر جڑ سے نوک تک پانی بہانا فَرض ہے۔(3)

سوال اگر ناخُن پر نیل پالش لگی ہوئی ہو تو کیا غُسل ہو جائے گا؟

جواب اگر نیل پالش ناخنوں پر لگی ہوئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے ورنہ غُسل نہیں ہوگا۔(4)

سوال اگر ہاتھ میں سِیاہی کی تہ لگی رہ جائے تو کیا غُسل ہو جائے گا؟

جواب پکانے والے کے ناخُن میں آٹا، لکھنے والے کے ناخُن میں سیاہی کا جِرْم، عام لوگوں کے لیے مکّھی، مچّھر کی بیٹ لگی ہوئی رہ گئی اور توجّہ نہ رہی تو غسل ہو

---

1 ... فتاوی هندية، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول فی فرائضة، ١/١٣۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ١/ ٤٤٣-٤٤٤، ملتقطاً۔

3 ... فتاوی هندية، كتاب الطهارة، الباب الثانی فی الغسل، الفصل الاول، ١/١٣۔

4 ... نماز کے احکام، ص١٠٦۔

جائے گا، ہاں معلوم ہو جانے کے بعد جُدا کرنا اور اس جگہ کا دھونا ضَروری ہے پہلے جو نماز پڑھی وہ ہو گئی۔[1]

سوال بہتے پانی میں غسل کا کیا طریقہ ہے؟

جواب اگر بہتے پانی مثلاً دریا یا نہر میں غسل کیا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وُضو یہ سب سُنّتیں ادا ہو گئیں۔[2]

سوال عورت کے بال اگر گُندھے ہوئے ہوں تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب عورت پر صِرف بالوں کی جڑ تر کر لینا ضَروری ہے کھولنا ضَروری نہیں، ہاں اگر چوٹی اتنی سخت گُندھی ہوئی ہو کہ بے کھولے جڑیں تر نہ ہوں گی تو کھولنا ضَروری ہے۔[3]

سوال جن پر غُسل فَرض ہو کیا وہ اَذان کا جواب دے سکتے ہیں؟

جواب جن پر غُسل فَرض ہو ان کو اَذان کا جواب دینا جائز ہے۔[4]

سوال ناپاکی کی حالت میں دُرود شریف پڑھ سکتے ہیں؟

جواب جن پر غُسل فَرض ہو ان کو درود شریف اور دُعائیں پڑھنے میں حَرَج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کُلّی کر کے پڑھیں۔[5]

سوال ایسے دن غُسل فرض ہوا جس دن غسل کرنا سنّت یا مُستحب ہے تو کیا اسے فَرض

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۱/۴۵۵۔

2 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الطهارة، ۱/۳۲۰-۳۲۱۔ بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۲۰، ملتقطاً۔

3 . . . فتاوی هندية، کتاب الطهارة، الباب الثاني في الغسل، الفصل الاول، ۱/۱۳۔

4 . . . فتاوی هندية، کتاب الطهارة، الباب السادس، الفصل الرابع، ۱/۳۸۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۲۷۔

کے ساتھ دوسرا غُسْل الگ سے کرنا ہوگا؟

جواب جس پر چند غُسْل ہوں مثلاً عید بھی ہے اور جُمعہ کا دن بھی مزید فَرض غُسْل بھی ہو تو تینوں کی نیت کرکے ایک غُسْل کرلیا، سب ادا ہوگئے اور سب کا ثواب ملے گا۔[1]

سوال کن اَیّام میں غُسْل کرنا سنّت ہے؟

جواب جُمعہ، عیدُ الفطر، بقر عید، عَرَفہ کے دن (یعنی 9 ذوالحجۃ الحرام) اور اِحرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔[2]

سوال کن مواقع پر غسل کرنا مُستحب ہے؟

جواب (1)وقوفِ عَرَفات(2)وقوف مُزدلفہ(3)حاضریِ حرم(4)حاضریِ سرکارِ اعظم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (5)دُخولِ مِنیٰ(6)جمروں پر کنکریاں مارنے کے لئے تینوں دن(7)شبِ بَراءت(8)شبِ قدر(9) طواف(10)عَرَفہ کی رات(11) مجلس میلاد شریف(12)دیگر مجالسِ خیر میں حاضری کے لئے(13)مُردہ نہلانے کے بعد(14)مجنون کو جنون جانے کے بعد(15)غشی سے اِفاقہ کے بعد۔[3]

تَیَمُّم

سوال قرآنِ پاک میں تیمم کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب قرآنِ پاک میں ارشاد ہوا: ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

---

1. . . . ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، مطلب: یوم عرفۃ افضل . . . الخ، ۱/۳۴۱۔
2. . . . فتاوی ھندیۃ، الباب الثالث، الفصل الاول، ۱/۱٦۔
3. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۲۴-۳۲۵، درمختار وردالمحتار، ۱/۳۴۱-۳۴۳۔

مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُ ﴾(پ٦، المائدۃ:٦) ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تم بیمار یا سفر میں ہو یا تم میں کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منھ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو۔

سوال: حدیثِ پاک میں تیمّم کے متعلِّق کیا آیا ہے؟

جواب: نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے۔“[1]

سوال: تیمم کا حکم کب اور کس مقام پر نازل ہوا؟

جواب: تیمم کا حکم ہجرت کے پانچویں سال مقامِ بَیْداء یا ذاتُ الْجَیش میں نازل ہوا۔[2]

سوال: آیتِ تیمّم کو کس کی برکت کہا گیا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی آل کی۔[3]

سوال: تیمّم کے کتنے اور کون کونسے فرائض ہیں؟

جواب: تیمّم میں تین فرائض ہیں: (1) نیت (2) سارے مُنہ پر ہاتھ پھیرنا (3) دونوں ہاتھ کا کہنیوں سَمیت مسح کرنا۔[4]

---

1 ... مسند احمد، ٨/٨٦، حدیث: ٢١٤٢٩۔

2 ... بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ١/١٣٣، حدیث: ٣٣٤۔ سیرتِ مصطفٰی، ص٣٢٠۔

3 ... بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ١/١٣٣، حدیث: ٣٣٤۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ٢، ١/٣٥٣-٣٥٥۔

تیمّم کی کتنی اور کون کونسی سنّتیں ہیں؟

جواب تیمّم کی دس سنّتیں ہیں: (1) **بِسْمِ اللّٰه** شریف کہنا (2) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (3) زمین پر ہاتھ مار کر لَوٹ دینا (یعنی آگے بڑھانا اور پیچھے لانا) (4) انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا (5) ہاتھوں کو جھاڑ لینا (6) پہلے منہ پھر ہاتھوں کا مَسح کرنا (7) دونوں کا مسح پے درپے ہونا (8) پہلے سیدھے پھر الٹے ہاتھ کا مَسح کرنا (9) داڑھی کا خلال کرنا (10) انگلیوں کا خلال کرنا جبکہ غُبار پہنچ گیا ہو۔[1]

کس صورت میں انگلیوں کا خلال کرنا فرض ہے؟

جواب اگر (انگلیوں میں) غبار نہ ہو تو خلال فرض ہے۔[2]

تیمم کس چیز سے کرنا جائز ہے؟

جواب جو چیز آگ سے جل کر نہ راکھ ہوتی ہے نہ پگھلتی ہے نہ نرم ہوتی ہے وہ زمین کی جنس (یعنی قسم) سے ہے اس سے تیمم جائز ہے۔[3]

تیمم کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب جن چیزوں سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے یا غُسل فَرض ہو جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔[4]

وضو اور غسل کے تیمم میں کیا فرق ہے؟

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۵۶۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/۳۵۶۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الاول، ۱/۲۶۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الرابع فی التیمم، الفصل الثانی، ۱/۲۹۔

جواب وُضو اور غُسل دونوں کے تیمم کا ایک ہی طریقہ ہے۔[1]

سوال کیا زَم زَم شریف کے علاوہ دوسرا پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم کیا جا سکتا ہے؟

جواب اگر اتنا آبِ زم زم شریف پاس ہے جو وضو کیلئے کافی ہے تو تیمم جائز نہیں۔[2]

سوال کیا نمک سے تیمم جائز ہے؟

جواب جو نمک پانی سے بنتا ہے اس سے تیمم جائز نہیں اور جو کان سے نکلتا ہے جیسے سیندھا نمک اس سے جائز ہے۔[3]

اذان واقامت

سوال اَذان کی اِبتدا کب ہوئی اور اسلام کے سب سے پہلے مؤذّن کا نام بتایئے؟

جواب اَذان کی اِبتدا ہجرت کے پہلے سال ہوئی اور اسلام کے سب سے پہلے مؤذّن حضرت سَیِّدُنا بلال حَبشی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔[4]

سوال دینِ اسلام میں اذان کو کیا اہمیت حاصل ہے؟

جواب اَذان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ پانچوں فرض نمازیں بشمول جُمعہ مبارک جب جماعتِ مُستحبّہ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کے لیے اَذان سنّتِ مُؤکدہ ہے اور اس کا حکم مثل واجب ہے کہ اگر اَذان نہ کہی تو

---

1 . . . جوهرة النيرة، كتاب الطهارة، باب التيمم، ص ۲۸۔

2 . . . فتاوى تاتارخانية، كتاب الطهارة، الفصل الخامس فى التيمم، نوع آخر فى بيان شرائطهم، ۱/ ۲۳۴۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۵۸۔

4 . . . شرح المواهب، باب بدء الاذان، ۲/ ۹۵ ا۔ مسند احمد، مسند الانصار، ۸/ ۲۶۴۔

الاوائل للطبرانی، باب اول من اذن، ص ۱۱۶، رقم: ۸۵۔

وہاں کے سب لوگ گنہگار ہوں گے۔ ”فتاویٰ خانیہ“ میں ہے: اَذان شعائرِ اسلام میں سے ہے حتّٰی کہ اگر کسی شہر، بستی یا محلہ کے لوگ اَذان کہنا چھوڑ دیں تو حاکم انہیں اس پر مجبور کرے گا اور اگر وہ پھر بھی نہ مانیں تو اُن سے لڑائی کرے گا۔[1]

کیا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اذان دینا ثابت ہے؟

جواب: جی ہاں! حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سفر میں اذان دینا ثابت ہے جس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کلماتِ شہادت یوں ارشاد فرمائے: اَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہ۔[2]

آنکھیں دکھنے سے حفاظت کا کوئی عمل بتائیں؟

جواب: حضرت سیدنا خضر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں جو شخص مؤذّن سے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ سن کر مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہے پھر دونوں انگوٹھے چُوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔[3]

پانچوں نمازوں کی اَذان و اقامت کا جواب دینے پر مردوں کو کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۶۴ ماخوذا۔ فتاوى هندية، كتاب الصلاة، الباب الثاني في الاذان، ۱/ ۵۳۔
درمختار، كتاب الصلاة، ۲/ ۶۰ ۔ فتاوى خانية، كتاب الصلاة، باب الاذان، ۱/ ۳۴۔

2 . . . جدالممتار، باب الاذان، ۳/ ۸۱ ۔ فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۵

3 . . . المقاصد الحسنة، حرف الميم، ص ۳۹۰، تحت الحديث: ۱۰۲۱۔

جواب تین کروڑ چوبیس لاکھ (32400000)۔[1]

سوال اَذان دینے والا کیسا ہو؟

جواب مُستحب یہ ہے کہ مؤذّن مرد، عاقل، صالح، پرہیز گار، عالِم بالسنۃ، ذی وَجاہت، لوگوں کے احوال کا نگراں اور جو جماعت سے رہ جانے والے ہوں، ان کو زَجر کرنے والا ہو، اَذان پر مداومت (ہمیشگی) کرتا ہو اور ثواب کے لیے اَذان کہتا ہو۔[2]

سوال حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کتنے مؤذن تھے؟

جواب حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پانچ مؤذن تھے: (1) حضرت سَیِّدُنا بلال بن رَباح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (2) حضرت سَیِّدُنا عمرو بن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (3) حضرت سَیِّدُنا سعد بن عائذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (4) حضرت سَیِّدُنا ابو مَحْذُورہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور (5) حضرت سَیِّدُنا زیادہ بن حارث صُدائی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔[3]

سوال تلاوتِ قرآن کے دوران اَذان شروع ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام و کلام اور جوابِ سلام اور تمام کام مَوقوف کر دیجئے یہاں تک کہ تِلاوت بھی، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔[4]

---

1 . . . فیضان اذان، ص ۶۔

2 . . . فتاوی ہندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الاول، ۱/۵۳۔

3 . . . مجموعۃ رسائل اللکنوی، خیر الخبر فی اذان خیر البشر، ۴/۳۲۸۔

4 . . . فیضان اذان، ص ۱۲۔

کیا اذان ہو جانے کے بعد بھی اذان کا جواب دیا جا سکتا ہے؟

جواب اگر بوقتِ اذان جواب نہ دیا اور زیادہ دیر نہ گزری ہو تو جواب دے سکتے ہیں۔[1]

بوقتِ اذان باتیں کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب جو شخص اذان کے وقت باتوں میں لگا رہے اس پر مَعَاذَ الله خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔[2]

کیا اذان صرف نمازوں کے لیے دی جا سکتی ہے؟

جواب جی نہیں! بلکہ درج ذیل مواقع پر بھی اذان دینا مُستحب ہے: (1) بچے (2) غمگین (3) مِرگی والے (4) غَضبناک اور بد مزاج آدمی اور (5) بد مزاج جانور کے کان میں (6) لڑائی کی شدت کے وقت (7) آگ لگنے کے وقت (8) میت دفن کرنے کے بعد (9) جِنّ کی سَرکشی کے وقت (یا کسی پر جنّ سوار ہو) (10) اُس وقت جب جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو۔[3] اور (11) وبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُستحب ہے۔

اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اس کا کھڑے ہو کر انتظار کرنا کیسا؟

جواب اِقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے جب اقامت کہنے والا حَيَّ عَلَى الْفَلَاح پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بھی بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب

---

1 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب: فی کراھۃ تکرار الجماعۃ فی المسجد، ٢/٨١۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ٣، ١/٤٧٣۔

3 ... فتاویٰ رضویہ، ٥/٣٧٠۔

اقامت کہنے والا حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے، یہی حکم امام کے لیے ہے۔[1]

سوال: حدیث پاک میں نماز کا چور کسے کہا گیا ہے؟

جواب: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں بدترین چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نماز کا چور کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جو رُکوع اور سجدے پورے نہ کرے۔[2]

سوال: اللہ تعالٰی کیسی نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالٰی بندے کی اُس نماز کی طرف نظر نہیں فرماتا جس میں رُکوع و سجود کے درمیان پیٹھ سیدھی نہ کرے۔[3]

سوال: طویل قیام کرنا افضل ہے یا زیادہ رکعتیں پڑھنا؟

جواب: نماز میں قیام طویل ہونا کثرتِ رَکعات سے افضل ہے یعنی جب کہ کسی وقتِ مُعَیَّن تک نماز پڑھنا چاہے مثلاً دو رَکعت میں اُتنا وقت صَرف کر دینا چار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔[4]

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثانی فی الأذان، الفصل الثانی، ۱/ ۵۷۔

2 . . . مسند احمد، حدیث ابی قتادۃ الانصاری، ۸/ ۳۸۶، حدیث: ۲۲۷۰۵۔

3 . . . مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/ ۶۱۷، حدیث: ۱۰۸۰۳۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۶۷۔

سوال: کس نماز کی جماعت میں نیا آنے والا مقتدی شریک نہیں ہو سکتا؟

جواب: اگر فَرض چھوٹ جانے کے علاوہ کسی سبب سے نمازِ باجماعت دُہرائی جارہی ہو تو نیا آنے والا مقتدی اُس میں شریک نہیں ہو سکتا، البتہ اگر ترکِ فرض کے سبب دہرائی جائے تو نیا شخص شریک ہو سکتا ہے۔[1]

سوال: ایک رُکن میں کتنی بار کھجانے سے نماز فاسِد ہو جاتی ہے؟

جواب: ایک رُکن میں تین بار کُھجانے سے نماز فاسِد ہو جاتی ہے، یعنی یوں کہ کُھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کُھجایا پھر ہٹالیا، یہ دو بار ہوا اگر اب اسی طرح تیسری بار کیا تو نماز جاتی رہے گی۔[2]

سوال: کب اٰمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اس کی کوئی صورت بیان کریں؟

جواب: نماز پڑھنے والے کو چھینک آئی تو دوسرے نے کہا: یَرْحَمُكَ الله، اس پر چھینک والے نے اٰمین کہا تو اس صورت میں اٰمین کہنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔[3]

سوال: نماز کی حالت میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اِدھر اُدھر مُنہ پھیر کر دیکھنا چاہے پورا مُنہ پھیرا یا تھوڑا مکروہِ تحریمی ہے، منہ پھیرے بغیر صرف آنکھیں پھرا کر اِدھر اُدھر بے ضرورت دیکھنا مکروہِ تنزیہی ہے اور نادراً کسی غَرضِ صحیح سے ہو تو اَصلاً حَرج نہیں، حالتِ نماز میں

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۵۲۔

2 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، النوع الثاني، ۱/ ۱۰۴۔

غنية المتملي، مفسدات الصلاة، ص ۴۴۸۔

3 . . . غنية المتملي، كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ص ۴۳۹۔

نگاہ آسمان کی طرف اُٹھانا بھی مکروہِ تحریمی ہے۔[1]

سوال: سُترہ کسے کہتے ہیں اور اس کی مقدار کتنی ہو؟

جواب: نمازی کے آگے کسی ایسی چیز کا ہونا جس سے آڑ ہو جائے اُسے سترہ کہتے ہیں۔ سُترہ بقدر ایک ہاتھ کے اونچا اور انگلی برابر موٹا ہو۔[2]

سوال: کس صورت میں دورانِ جماعت ایک شخص نمازیوں کے آگے سے گزرنے کے باوجود گناہ گار نہیں ہوتا؟

جواب: جب امام کے آگے سُترہ موجود ہو تو اب امام کا سُترہ مقتدیوں کے لیے بھی سُترہ ہے، ان کے لئے الگ سُترہ کی حاجت نہیں، اس صورت میں کوئی مقتدیوں کے آگے سے گزرا تو گناہ گار نہیں۔[3]

سوال: نماز میں قرآن پاک سے دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز میں مُصْحَف شریف (قرآن پاک) سے دیکھ کر قرآن پڑھنا مُطْلَقاً مُفسدِ نماز ہے، یوہیں اگر محراب وغیرہ میں لکھا ہو اسے دیکھ کر پڑھنا بھی مفسِد ہے، ہاں اگر یاد پر پڑھتا ہو مُصحف یا محراب پر فقط نظر ہے، تو حرج نہیں۔[4]

سوال: تعدیلِ اَرکان کسے کہتے ہیں؟

جواب: تعدیلِ اَرکان یعنی رُکوع، سُجود، قَومہ اور جَلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحٰنَ

1... بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۲۶ ملخصاً۔

2... بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۱۵۔

3... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا، مطلب اذا قرأ قولہ... الخ، ۲/ ۴۸۷۔

4... بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۰۹۔

اللہ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔[1]

سوال: عملِ کثیر کیا ہے اور کب اس سے نَماز فاسد ہوتی ہے؟

جواب: عملِ کثیر کہ نہ اعمالِ نماز سے ہو نہ نَماز کی اصلاح کے لیے کیا گیا ہو، نماز فاسد کر دیتا ہے، جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھ کر اس کے نماز میں نہ ہونے کا شک نہ رہے، بلکہ گمانِ غالب ہو کہ نماز میں نہیں تو وہ عملِ کثیر ہے۔[2]

نماز کی شرائط

سوال: نماز کی کتنی اور کون کونسی شرائط ہیں؟

جواب: نماز کی چھ شرائط ہیں (1) طَہارت (2) سَترِ عورت (3) اِستِقبالِ قبلہ (4) وقت (5) نیّت (6) تکبیرِ تحریمہ۔[3]

سوال: وہ کونسی جگہ ہے جہاں کسی بھی طرف منہ کرکے نماز پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: کعبہ شریف کی عمارت کے اندر یا اس کی چھت پر نماز پڑھے تو جس طرف بھی چاہے متوجّہ ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے۔[4]

سوال: وہ کونسا پاک وصاف کپڑا ہے جسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: چُرایا ہوا کپڑا یا دھوبی وغیرہ کے یہاں سے بدلا ہوا کپڑا اگرچہ پاک و صاف ہو مگر اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہے، نماز واجبُ الْاِعادہ

---

1 ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: قد یشار الی المثنی... الخ، ۲/۱۹۳۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۶۰۹ ملتقطاً۔

3 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۸۹۔

4 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الثالث فی استقبال القبلۃ، ۱/۶۳۔

ہو گی اور ایسے کپڑے کا پہننا مرد و عورت سب کو حرام ہے۔[1]

وہ کون ہے جو پانی پر قُدرت اور یاد ہوتے ہوئے بغیر وضو نماز پڑھے تو گناہ گار نہیں؟

جواب: نابالغ بچّہ ایسا کرے تو گناہگار نہیں کیونکہ نابالغ پر وُضو فرَض نہیں۔[2] مگر ان سے وُضو کرانا چاہئے تاکہ عادت ہو اور وُضو کرنا آجائے اور مسائلِ وُضو سے آگاہ ہو جائیں۔

وہ کونسی زمین ہے جس سے تیمم نہیں کر سکتا لیکن وہاں نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: ایسی نَجس زمین جو دھوپ یا ہوا سے پاک ہوگئی اس پر مُصَلّٰی بچھائے بغیر نماز پڑھنا جائز ہے مگر اس سے تیمم کرنا جائز نہیں۔[3]

مکروہ اَوقات کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: مکروہ اَوقات تین ہیں: (1) طلوعِ آفتاب سے لیکر 20 مِنَٹ بعد تک (2) غروبِ آفتاب سے 20 منٹ پہلے (3) نِصفُ النَّہار یعنی ضَحْوَۂ کبریٰ سے لیکر زوالِ آفتاب تک۔[4]

ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو کیا حکم ہے؟

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۹۸، ۳۹۴، ملتقطاً۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب في اعتبارات المركب التام، ۱/ ۲۰۲۔

3 . . . شرح وقاية، كتاب الطهارة، باب التيمم، الجزء ۱، ص ۹۸۔

4 . . . درمختار و ردالمحتار، كتاب الصلاة، مطلب: يشترط العلم بدخول الوقت، ۲/ ۳۷-۴۰۔
بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۴، ملخصاً۔

جواب: بِلا ضَرورت ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نَماز پڑھی تو مکروہ ہے ہاں جس جگہ پاؤں رکھنا ہے وہ جگہ ناپاک ہے تو ایک پاؤں اٹھا کر نماز پڑھ سکتا ہے۔[1]

سوال: سجدے میں پیشانی پاک جگہ جبکہ ناک نجس جگہ پر ہو تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں نماز ہو جائے گی کہ ناک درہم سے کم جگہ پر لگتی ہے لیکن بلا ضَرورت یہ بھی مکروہ ہے۔[2]

سوال: اگر نماز کی حالت میں صِرف مُنہ قبلے سے پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر منہ قبلے سے پھیرا تو واجب ہے کہ فوراً قبلے کی جانب کرلے اس صورت میں نماز فاسِد نہ ہو گی لیکن بِلا ضَرورت یہ بھی مکروہ ہے۔[3]

سوال: اگر کسی نے نماز کی یوں نیت کی کہ "میں چار رَکعت مغرب کی یا تین رَکعت ظُہر کی ادا کرتا ہوں" نماز ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں نماز ہو جائے گی کیونکہ نیت میں تعدادِ رَکعات کی ضَرورت نہیں البتہ افضل ضرور ہے۔[4]

سوال: امام نے اگر کسی مخصوص شخص کے مُتعلِّق یہ قصد کرلیا کہ "میں فلاں کا امام نہیں ہوں" تو ایسی صورت میں اس شخص کی نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: اس شخص کی نماز ہو جائے گی کیونکہ امام کو نیتِ امامت کرنا ضَروری نہیں۔[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۲

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/ ۹۲۔

3 . . . منیۃ المصلی، الشرط الرابع وھو استقبال القبلۃ، ص ۲۲۳-۲۲۴۔

4 . . . درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ۲/ ۱۲۱۔

5 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الرابع فی النیۃ، ۱/ ۶۶۔

سوال: ایسے کپڑوں میں نماز پڑھی جس میں بدن نظر آتا ہو تو نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: اتنا باریک کپڑا جس میں بدن چمکتا ہو سَتْر کے لیے کافی نہیں اس میں نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔[1]

نماز کے فرائض

سوال: نماز کے فرائض کتنے اور کون کونسے ہیں؟

جواب: نماز کے سات فرائض ہیں: (1) تکبیرِ تحریمہ (2) قیام (3) قراءت (4) رُکوع (5) سُجود (6) قعدۂ اَخیرہ (7) خُروجِ بِصُنْعِہٖ۔[2]

سوال: نماز میں قراءت کس طرح کرنی چاہیے؟

جواب: قراءت اِس طرح کرنی چاہیے کہ تمام حُروف مَخارِج سے ادا کئے جائیں کہ ہر حَرف دوسرے سے صحیح طور پر مُمتاز (نمایاں) ہو جائے۔[3]

سوال: مقتدی نے تکبیرِ تحریمہ امام سے پہلے ختم کرلی تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: مقتدی نے تکبیرِ تحریمہ کا لفظِ "اللہ" امام کے ساتھ کہا مگر "اَکْبَر" امام سے پہلے ختم کرلیا تو نماز نہ ہوگی۔[4]

سوال: جو رُکوع میں "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کا "عظیم" صحیح ادا نہ کرسکے وہ کیا پڑھے؟

---

1 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاول فی الطھارۃ وستر العورۃ، ۱/۵۸۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۱۵۸-۱۷۰۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول، ۱/۶۹۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ۱/۶۸-۶۹۔

جواب: اُسے چاہیے کہ وہ ”سُبۡحٰنَ رَبِّیَ الۡکَرِیۡم“ پڑھے۔[1]

رُکُوع کا ادنیٰ درجہ کیا ہے؟

جواب: اتنا جُھکنا کہ ہاتھ بڑھائے تو گُھٹنے کو پہنچ جائے، یہ رُکُوع کا ادنیٰ درجہ ہے۔[2]

رکوع کا مکمل درجہ کیا ہے؟

جواب: اتنا جھکنا کہ پیٹھ سیدھی بِچھا دے یہ رکوع کا پورا درجہ ہے۔[3]

ہر رکعت میں کتنی بار سجدہ فرض ہے؟

جواب: ہر رکعت میں دو بار سجدہ فرض ہے۔[4]

سجدے میں پیشانی جَمنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: جمنے کے معنیٰ یہ ہیں کہ زمین کی سختی محسوس ہو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ پیشانی نہ جمی تو سجدہ نہ ہو گا۔[5]

نماز میں تکبیرِ تحریمہ کی بجائے سُبۡحَانَ اللہ کہہ کر نماز شروع کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں نماز شروع ہو جائے گی لیکن اَللہُ اَکۡبَر کی جگہ سُبۡحَانَ اللہ کہنا مکروہِ تحریمی ہے۔[6]

کس صورت میں سامنے نماز پڑھنے والے کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے؟

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب: قراءۃ البسملۃ . . . الخ، ۲/۲۴۲۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ۲/۱۶۵۔

3 . . . حاشیۃ طحطاوی، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ وارکانھا، ص ۲۲۹۔

4 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/۱۶۷۔

5 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، الفصل الاول، ۱/۷۰، نماز کے احکام، ص ۲۱۴ ملتقطاً۔

6 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول فی فرائض الصلاۃ، ۱/۶۸۔

جواب: جب بِھیڑ بہت زیادہ ہو تو سامنے والے کی پیٹھ پر سجدہ کرنا جائز ہے جبکہ وہ اس کی نماز میں شریک ہو۔[1]

سوال: سجدۂ سَہو کرنے کے بعد بغیر تشہد پڑھے سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: فرض ادا ہو جائے گا لیکن ایسا کرنے سے گناہ گار ہو گا اور نماز پھر سے پڑھنی واجب ہو گی۔[2]

سوال: قراءت کی جگہ صرف بِسْمِ اللہ پڑھ لی تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: نماز نہیں ہو گی کیونکہ صرف بِسْمِ اللہ پڑھنے سے فرض ادا نہ ہو گا۔[3]

واجباتِ نماز اور سجدۂ سہو

سوال: واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: واجباتِ نماز میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سَہو واجب ہے۔[4]

سوال: سجدۂ سہو کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: اَلتَّحِیّات پڑھ کر بلکہ افضل یہ ہے کہ درود شریف بھی پڑھ لیجئے، سیدھی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کیجئے پھر تَشَہُّد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیجئے۔[5]

---

1 ... فتاوی هندیه، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الاول فی فرائض الصلاة، ۱/ ۷۰۔

2 ... درمختار، کتاب الصلاة، ۲/ ۱۹۳، بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۱۶۔

3 ... درمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۲/ ۲۳۶، بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۱۲۔

4 ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ۲/ ۶۵۱، ۶۵۵۔

5 ... فتاوی هندیه، کتاب الصلاة، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ۱/ ۱۲۵۔

سوال اگر داہنی طرف سلام پھیرے بغیر سجدۂ سہو کر لیا تو کیا حکم ہے ؟

جواب اگر بغیر سلام پھیرے سجدۂ سہو کر لیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ایسا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[1]

سوال سجدۂ سہو کے بعد اَلتَّحِیّات پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

جواب سجدۂ سہو کے بعد بھی اَلتَّحِیّات پڑھنا واجب ہے۔[2]

سوال قیام میں کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھ کر کچھ دیر سوچتا رہا کہ کونسی سورت پڑھوں تو کیا حکم ہے ؟

جواب اگر بقدرِ ادائے رُکن یعنی جتنی دیر میں 3 بار "سُبْحٰنَ الله" کہہ لیتا اتنے وقت تک سوچتا رہا تو سجدۂ سہو لازم ہے۔[3]

سوال اگر سجدۂ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کیا تو کیا حکم ہے ؟

جواب اصل حکم یہ ہے (کہ) سجدۂ سہو واجب ہوا اگر نہ کیا نماز مکروہِ تحریمی ہوئی جس کا اِعادہ واجب (ہے)۔[4]

سوال جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو کیا حکم ہے ؟

جان بوجھ کر واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو کافی نہیں بلکہ نماز دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔[5]

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ٢/٦٥٣۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو ١/١٢٥۔

3 . . . فتاوی رضویہ، ٨/١٧٧، ملتقطاً۔

4 . . . فتاوی رضویہ، ٨/١٧٨، ملتقطاً۔

5 . . . درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب : سجود السھو ٢/٦٥٥۔

سوال: فرض ترک ہو گیا تو کیا سجدۂ سہو سے اس کی تلافی ہو جائے گی؟

جواب: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا دوبارہ پڑھیے۔[1]

سوال: نماز میں قرآنِ پاک پڑھنے سے کب سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

جواب: قیام کے علاوہ دیگر ارکان میں قرآنِ مجید پڑھنے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے۔[2]

سوال: ایک سے زائد واجب ترک ہوئے تو کتنے سجدۂ سہو کرنے ہوں گے؟

جواب: نماز میں اگرچہ دس واجب ترک ہوئے، سہو کے دو ہی سجدے سب کیلئے کافی ہیں۔[3]

سوال: قعدہ اُولیٰ میں تَشَہُّد کے بعد اگر بے خیالی میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ یا اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا کہہ لیا تو اس سے نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: فَرض، وِتر اور سنّتِ مُؤَکَّدہ کے قعدۂ اُولیٰ میں تشہد کے بعد اگر بے خیالی میں ایسا ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا اور اگر جان بوجھ کر کہا تو نماز لوٹانا واجب ہے۔[4]

سوال: کس صورت میں نمازی سلام پھیرنے کے باوجود نماز سے باہر نہیں ہوتا؟

جواب: جس پر سجدۂ سہو واجب ہو مگر سہو ہونا یاد نہ ہو تو اس صورت میں سلام پھیرنے کے باوجود نماز کے باہر نہیں بشرطیکہ سجدۂ سہو کر لے لہٰذا جب تک کوئی فعل

---

1 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب: سجود السھو ۲/۶۵۵۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ۲/۶۵۷، بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۷۱۳۔

3 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب: سجود السھو ۲/۶۵۵۔

4 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو ۲/۶۵۷۔

مُنافیٔ نماز نہ کیا ہو اُسے حکم ہے کہ سجدۂ سہو کرے اور تَشَہُّد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔[1]

سوال نمازِ وتر کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب وتر کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبحِ صادِق تک ہے۔[2]

سوال نمازِ وتر کب ادا کرنا افضل ہے؟

جواب جو سو کر اٹھنے پر قادر ہو اس کے لیے افضل ہے کہ رات کے آخری حصے میں اٹھ کر پہلے تَہَجُّد ادا کرے پھر وتر۔[3] حدیثِ پاک میں ہے: "جس شخص کو یہ خَدْشَہ ہو کہ وہ رات کے پچھلے پہر نہیں اُٹھ سکے گا وہ وتر پڑھ کر سویا کرے اور جس شخص کو رات کے اُٹھنے پر اعتماد ہو وہ رات کے پچھلے پہر وتر پڑھے"[4]

سوال نمازِ وتر کا حکم بتایئے؟

جواب نمازِ وتر واجب ہے۔[5] اگر یہ چھوٹ جائے تو اس کی قضا لازم ہے۔[6]

سوال وتر میں تکبیرِ قنوت کہنے کا کیا حکم ہے؟

---

1. . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ۲/۶۷۰-۶۷۱۔
2. . . مراقی الفلاح وحاشیۃ طحطاوی، ص ۱۷۸۔
3. . . غنیۃ المتملی، ص ۴۰۳۔
4. . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب من خاف ان لا یقوم . . . الخ، ص ۳۸۰، حدیث: ۷۵۵۔
5. . . بحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/۶۶۔
6. . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی منکر الوتر . . . الخ، ۲/۵۳۲۔

جواب: تیسری رکعت میں قراءت کے بعد تکبیرِ قنوت کہنا واجب ہے۔[1]

سوال: مشہور دعائے قنوت کونسی ہے؟

جواب: مشہور دعائے قنوت یہ ہے: ”اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَ نَسْتَغْفِرُکَ وَ نُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَ نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔“[2]

سوال: جو شخص دعائے قنوت نہ پڑھ سکے تو وہ کیا پڑھے؟

جواب: وہ یہ پڑھے: ”اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ یا تین مرتبہ یہ پڑھے: ”اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ“۔[3]

سوال: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائیں تو کیا کریں؟

جواب: اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول گئے اور رکوع میں چلے گئے تو واپس نہ لوٹئے بلکہ سجدۂ سہو کر لیجئے۔[4]

سوال: دعائے قنوت بلند آواز سے پڑھی جائے یا آہستہ؟

جواب: دعائے قنوت آہستہ آواز سے پڑھے امام ہو یا مُنْفَرِد یا مُقتدی، ادا ہو یا قضا، رمضان میں ہو یا اور دِنوں میں۔[5]

---

1 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: فی منکر الوتر . . . الخ، ۲/۵۳۳۔

2 . . . نماز کے احکام، ص۲۷۴۔

3 . . . مراقی الفلاح، کتاب الصلاۃ، باب الوتر واحکامہ، ص۱۹۷۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثامن فی صلاۃ الوتر، ۱/۱۱۱۔

5 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی منکر الوتر . . . الخ، ۲/۵۳۶۔

کس شخص کو وتر کی نماز میں دُعائے قنوت پڑھنا منع ہے؟

جواب جو شخص وتر کی جماعت میں تیسری رکعت کے رکوع میں شامل ہوا اور امام کے ساتھ قنوت نہ پڑھ سکا وہ اپنی بقیہ نماز میں بھی قنوت نہیں پڑھے گا۔[1]

مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے قبل امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب اگر مقتدی دعائے قنوت سے فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی بھی امام کی اِتّباع کرتے ہوئے رکوع میں چلا جائے۔[2]

کیا وتر کے علاوہ کسی اور نماز میں دعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں؟

جواب وتر کے سوا اور کسی نماز میں قنوت نہ پڑھے۔[3]

قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں کب درود شریف پڑھنا مُستَحَب ہے؟

جواب قعدۂ اخیرہ کے علاوہ نماز میں دعائے قنوت کے بعد دُرود شریف پڑھنا مُستَحَب ہے۔[4]

سب سُنّتوں میں قوی تر سُنّت کون سی ہے؟

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ۱/۱۱۱۔

2 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ۱/۱۱۱۔

3 . . . درمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی القنوت للنازلة . . . الخ، ۲/۵۴۱۔

4 . . . غنية المتملی، صلاة الوتر، ص ۴۱۴-۴۱۸۔

درمختار وردالمحتار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فی منكر الوتر . . . الخ، ۲/۵۳۴، ملتقطاً۔

جواب سنتِ فجر۔[1]

سوال حدیثِ پاک میں فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز کسے کہا گیا؟

جواب حدیثِ پاک میں فرض نماز کے بعد رات کی نماز کو سب سے افضل کہا گیا۔[2]

سوال کس صورت میں ظہر کی دو رکعت سنت کو ظہر کی چار رکعت سنّت سے پہلے پڑھنا افضل ہے؟

جواب جبکہ ظہر کی چار رکعت سنّت کو فرض سے پہلے نہ پڑھ سکا ہو تو اس صورت میں ظہر کی دو سنّت کو ظہر کی چار رکعت سنّت سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔[3]

سوال دن بھر میں کتنی رکعتیں سنتِ مُؤَکَّدہ ہیں؟

جواب جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے والے پر چودہ رکعتیں اور علاوہ جمعہ کے باقی دنوں میں ہر روز بارہ رکعتیں سنتِ مُؤَکَّدہ ہیں: (1) دو رکعت نمازِ فجر سے پہلے (2) چار ظہر سے پہلے، دو بعد (3) دو مغرب کے بعد (4) دو عشا کے بعد اور (5) چار جمعہ سے پہلے، چار بعد۔[4]

سوال وہ کونسی سنتیں ہیں جن کی مَشْرُوعِیَّت کا جان بوجھ کر بلا شُبہہ انکار کرنا کفر ہے؟

جواب فجر کی سنتیں۔[5]

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ٦٦٣۔

2 . . . مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، ص ۵۹۱، حدیث: ۱۱٦۳۔

3 . . . عمدۃ الرعایۃ، کتاب الصلاۃ، باب ادراک الفریضۃ، ۱/ ۲۱۴۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ۲/ ۵۴۵۔

5 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ٦٦٣۔

سوال صَلَاۃُ الْاَوَّابِین کسے کہتے ہیں؟

جواب مغرب کے فرضوں کے بعد جو چھ رکعتیں ادا کی جاتی ہیں انہیں صَلَاۃُ الْاَوَّابِین کہتے ہیں۔(1)

سوال وہ کونسی نماز ہے جو سواری پر پڑھی جائے تو اس میں قبلہ کو منہ کرنا شرط نہیں؟

جواب وہ نفل نماز جو بیرونِ شہر (جہاں سے مسافر پر قَصر واجب ہوتا ہے) سواری پر ادا کی جائے۔(2)

سوال نمازِ چاشت کا وقت کب تک ہے اور اس کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب نمازِ چاشت کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زَوال یعنی نِصفُ النَّہار شرعی تک ہے، اس کی کم سے کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔(3)

سوال صلاۃُ اللَّیل کسے کہتے ہیں؟

جواب نمازِ عشاء کے بعد جو نَوافل پڑھے جائیں ان کو صلاۃُ اللَّیل کہتے ہیں۔(4)

سوال وہ کون سی نفل نماز ہے جس کے لئے سونا ضروری ہے؟

جواب وہ نمازِ تَہَجُّد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تَہَجُّد نہیں۔(5)

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مطلب فی السنن والنوافل، ۲/ ۵۴۷۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۱۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فی النوافل، ۱/ ۱۱۲، بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۶، ملتقطاً۔

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۷۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۷۷۔

سوال: دن رات کے نوافل میں ایک سلام کے ساتھ کتنی رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں؟

جواب: دن کے نفل میں ایک سلام کے ساتھ چار رکعت سے زیادہ اور رات میں آٹھ رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے اور افضل یہ ہے کہ دن ہو یا رات ہو چار چار رکعت پر سلام پھیرے۔[1]

سوال: صلوٰۃُ التَّسبیح میں کون سی تسبیح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ۔[2]

سوال: باقاعدہ طور پر تراویح کی جماعت کب سے شروع ہوئی؟

جواب: حضرت سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دورِ خلافت میں۔[3]

سوال: مولائے کائنات شیرِ خدا كَرَّمَ اللهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم نے اس مبارک کام پر کیا دعائیہ کلمات ارشاد فرمائے؟

جواب: اللہ عَزَّ وَجَلَّ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبر کو روشن و مُنَوَّر فرمائے جیسے انہوں نے ہماری مسجدوں کو مُنَوَّر کر دیا۔[4]

سوال: اُن پہلے حافظِ قرآن کا نام بتائیں جنھوں نے تراویح میں قرآنِ پاک کی تلاوت فرمائی؟

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، ٢/٥٥٠۔

2 . . . غنیۃ المتملی، صلاۃ التسبیح، ص ٤٣١۔

3 . . . بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، ١/٦٥٨، حدیث: ٢٠١٠۔

4 . . . تاریخ ابن عساکر، رقم: ٥٢٠٦، عمر بن الخطاب، ٤٤/٢٨٠۔

جواب حضرت سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔[1]

سوال تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب تراویح کی 20 رکعتیں ہیں۔ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے عہد مبارک میں 20 رکعتیں ہی پڑھی جاتی تھیں۔[2]

سوال نمازِ تراویح کا حکم بیان کریں؟

جواب ہر عاقل و بالغ مسلمان پر تراویح پڑھنا سنتِ مُؤَکَّدَہ ہے اور اِسے چھوڑنا جائز نہیں۔[3]

سوال تراویح میں پورا قرآن مجید پڑھنے یا سننے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب تراویح میں پورا کلامُ اللہ شریف پڑھنا اور سننا سنتِ مُؤَکَّدَہ ہے۔[4]

سوال تنہا نمازِ تراویح ادا کرنا کیسا؟

جواب تراویح کی جماعت سنتِ مُؤَکَّدَہ عَلَی الکِفایہ ہے یعنی اگر مسجد کے سارے لوگوں نے چھوڑ دی تو سب اِساءَت کے مُرتَکِب ہوئے (یعنی برا کیا) اور اگر چند افراد نے باجماعت پڑھ لی تو تنہا پڑھنے والا جماعت کی فضیلت سے محروم رہا۔[5]

---

1 ... بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب فضل من قام رمضان، ۱/۶۵۸، حدیث: ۲۰۱۰۔

2 ... معرفۃ السنن والآثار، کتاب الصلاۃ، باب قیام رمضان، ۲/۳۰۵، حدیث: ۱۳۵۶۔

3 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاۃ التراویح، ۲/۵۹۶۔

4 ... فتاویٰ رضویہ، ۷/۴۵۸۔

5 ... ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب النوافل، فصل فی قیام شھر رمضان، ۱/۷۰۔

سوال: کیا بالغ افراد نابالغ امام کے پیچھے تراویح پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! نابالغ کے پیچھے بالغ افراد کی تراویح (بلکہ کوئی بھی نماز) نہیں ہوگی۔[1]

سوال: تراویح میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" بلند آواز سے پڑھنا چاہئے یا آہستہ؟

جواب: تراویح میں "بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ" ایک بار اونچی آواز سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورۃ کی ابتدا میں آہستہ پڑھنا مُستَحَب ہے۔[2]

سوال: کیا تراویح بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! تراویح بلا عذر بیٹھ کر پڑھنا مکروہ (تنزیہی) ہے، بلکہ بعض فقہائے کرام عَلَیۡهِمُ الرِّضۡوَان کے نزدیک تو (بلا عذر بیٹھ کر) تراویح ہوتی ہی نہیں۔[3]

سوال: عشاء کے فرضوں سے پہلے تراویح ادا کرلی تو ہو جائے گی؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے فرض پڑھنے کے بعد سے صبحِ صادق تک ہے۔ اگر عشاء کے فرض ادا کرنے سے پہلے پڑھ لی تو نہ ہوگی۔[4]

سوال: کیا نمازِ وتر پڑھنے کے بعد تراویح پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب: عام طور پر تراویح وِتروں سے پہلے پڑھی جاتی ہے لیکن اگر کوئی وتر پہلے پڑھ لے تو تراویح بعد میں بھی پڑھ سکتا ہے۔[5]

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس، الفصل الثالث، ١/٨٥۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۶۹۴۔

3 . . . درمختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ٢/٦٠٣۔

4 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب التاسع، فصل في التراويح، ١/١١٥۔

5 . . . تنوير الابصار ودرمختار، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ٢/٥٩٧۔

قضا نمازیں

سوال: کیا قضا نماز کے لئے کوئی وقت مُعَیَّن ہے اور کب قضا نماز پڑھنا جائز نہیں؟

جواب: قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بَرِیُ الذِّمَّہ ہو جائے گا مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔[1]

سوال: جان بوجھ کر نماز قضاء کرنے والوں کے لئے کیا وعید ہے؟

جواب: قرآنِ پاک میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فَوَیۡلٌ لِّلۡمُصَلِّیۡنَ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡنَ هُمۡ عَنۡ صَلَاتِهِمۡ سَاهُوۡنَ ۙ﴿۵﴾﴾ (پ۳۰، الماعون: ۴، ۵) ترجمۂ کنز الایمان: ”تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔“ حدیث پاک میں ہے: اس سے مراد وہ ہیں جو نماز کا وقت گزار کر پڑھیں۔[2]

سوال: وہ کون سی نماز ہے جسے لوگوں پر ظاہر کرنا گناہ ہے؟

جواب: قضاء نماز کا لوگوں پر ظاہر کرنا گناہ ہے کیونکہ نماز کا ترک کرنا گناہ ہے اور گناہ کا ظاہر کرنا بھی گناہ ہے۔[3]

سوال: قضاء نمازوں میں تاخیر کرنے کا گناہ کیسے معاف ہو گا؟

جواب: قضاء نمازوں میں تاخیر کرنے کا گناہ توبہ یا حجِ مقبول سے معاف ہو جائے گا اور جو نماز چھوٹ گئی ہے اس کی قضا ضروری ہے۔[4]

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۲۔

2 . . . سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب الترغیب فی حفظ . . . الخ، ۲/ ۳۰۴، حدیث: ۳۱۶۳۔

3 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، فروع فی قضاء الفوائت، ۲/ ۶۵۰۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۲۶۔

سوال: کس اندیشہ کی وجہ سے نماز قضاء کرنا جائز ہے؟

جواب: مسافر کو چور اور ڈاکوؤں کا صحیح اندیشہ ہے یونہی دائی کو نماز پڑھنے کی وجہ سے بچے کے مر جانے کا اندیشہ ہے تو نماز قضاء کرنا جائز ہے۔(1)

سوال: وہ کونسا تندرست مسلمان ہے جس سے نمازیں فوت ہو جائیں تو اُس پر قضاء واجب نہیں؟

جواب: دارُ الحرب میں کوئی مسلمان ہوا اور اُسے اَحکامِ شَرْعِیَّہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ وغیرہ کی اِطلاع نہ ہوئی تو جب تک وہاں رہا اُن دِنوں کی قضا اُس پر واجب نہیں۔(2)

سوال: وہ کون سا مریض ہے جس سے نمازیں فوت ہو جائیں تو اس پر قضاء نہیں؟

جواب: ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں ان کی قضا واجب نہیں۔(3)

سوال: جس پر قضاء نمازیں ہوں کیا وہ انہیں چھوڑ کر سُنَن و نَوافِل پڑھ سکتا ہے؟

جواب: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انھیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرِیُٔ الذِّمَّہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنتِ مُؤَکَّدہ کی نہ چھوڑے۔(4)

1... بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۲ ملخصاً۔

2... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۴۷۔

3... بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۲۔

4... بہار شریعت، حصہ ۱، ۴/ ۷۰۶۔

سوال نمازِ فجر قضاء ہونے کا اندیشہ ہو تو بلا ضرورتِ شَرعِیّہ رات دیر تک جاگنا کیسا؟

جواب نمازِ فجر قضاء ہونے کا اندیشہ ہو تو بلا ضرورتِ شَرعِیّہ رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔[1]

سوال ایک دن کی قضاء نمازوں کی کتنی رکعتیں ہیں؟

جواب ایک دن کی قضاء نمازوں کی 20 رکعتیں ہیں۔ دو رکعتیں فجر کی، چار ظہر، چار عصر، تین مغرب، چار عشاء کی اور تین وتر۔[2]

سوال جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں وہ قضائے عُمری کیسے پڑھے؟

جواب جس نے کبھی نمازیں نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قضائے عُمری پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وقت سے حساب لگائے اور تاریخِ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔[3]

سوال جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں وہ کیا کرے؟

جواب جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اُن کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے لہٰذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فُرصَت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔[4]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ۲/ ۳۳۔

2 . . . نماز کے احکام، ص ۳۳۸۔

3 . . . فتاوی رضویہ، ۸/ ۱۵۴ ماخوذاً۔

4 . . . درمختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۴۶۔ نماز کے احکام، ص ۳۳۵۔

سجدۂ تلاوت

سوال: آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جب جب آدمی آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے، شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے: ہائے میری بربادی! ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لئے دوزخ ہے۔[1]

سوال: قرآنِ پاک میں آیاتِ سجدہ کتنی ہیں؟

جواب: سجدہ کی چودہ آیتیں ہیں۔[2]

سوال: سجدۂ تلاوت کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، سجدۂ تلاوت کے لیے اَللہُ اَکْبَرْ کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تَشَہُّد ہے نہ سلام۔[3]

سوال: کیا سجدۂ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں جو چیزیں نماز کو فاسد کرتی ہیں ان سے سجدہ بھی فاسد ہو جائے گا۔[4]

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ص ۵۲، حدیث: ۸۱۔

2 . . . ھدایۃ، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، الجزء الاول، ص ۷۸۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوۃ، ۱/۱۳۲-۱۳۵۔
درمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۷۰۰-۷۰۲، ملتقطاً۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب سجود التلاوۃ، ۲/۶۹۹۔

سجدۂ تلاوت کب واجب ہوتا ہے؟

جواب: آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے، پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سن سکے۔[1]

کیا آیتِ سجدہ لکھنے یا دیکھنے سے سجدہ واجب ہوتا ہے؟

جواب: نہیں آیتِ سجدہ لکھنے یا دیکھنے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا۔[2]

اگر آیتِ سجدہ سننے کی نیت نہ تھی بلکہ بلا قصد سن لی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب: سننے والے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ بِالْقَصد سنی ہو، بلا قصد سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔[3]

اگر آیتِ سجدہ کا ترجمہ سنا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بھی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا، سننے والے نے سمجھا ہو یا نہ سمجھا ہو کہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجمہ ہے۔[4]

اگر نماز کے باہر آیتِ سجدہ پڑھی تو کیا فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے؟

جواب: آیتِ سجدہ نماز کے باہر پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں ہے۔ البتہ وضو ہو تو (بلا عذر) تاخیر کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[5]

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ١/١٣٢۔

2 . . . غنية المتملي، سجدة التلاوة، ص ٥٠٠۔

3 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ١/١٣٢۔

4 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ١/١٣٢۔

5 . . . درمختار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ٢/٧٠٣۔

کوئی شخص اپنی نماز پڑھتے ہوئے آیتِ سجدہ سن لے تو کیا حکم ہے؟

جواب جو شخص نماز میں نہیں اُس نے آیتِ سجدہ پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نماز کے بعد سجدہ کرے اور اگر نماز ہی میں سجدہ کرلیا تو کافی نہ ہوگا بعدِ نماز پھر کرنا ہوگا۔[1]

اگر کسی نابالغ بچہ سے آیتِ سجدہ سنی تو کیا حکم ہوگا؟

جواب نابالغ سے آیتِ سجدہ سننے سے بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوجائے گا۔[2]

پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب مکروہِ تحریمی ہے۔[3]

مسافر کی نماز

شرعی سفر کی مسافت کیا ہے؟

جواب شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اِقامت (ٹھہرنے کی جگہ، وطن) مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہوگیا۔[4]

کیا سفر کی نیت کرتے ہی بندہ شرعاً مسافر بن جائے گا؟

جواب محض نیتِ سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مُسافر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الثالث عشر في سجود التلاوة، ۱/ ۱۳۳۔

2 . . . درمختار، كتاب الصلاة، باب سجود التلاوة، ۲/ ۷۰۱۔

3 . . . المبسوط، كتاب الصلاة، باب السجدة، ۲/ ۵۔

4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۲۷۰ ملخصاً۔

آبادی سے باہر ہو جائے، شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے۔[1]

سوال: نمازِ قَصر کسے کہتے ہیں؟

جواب: سفر میں چار فرضوں کو دو پڑھنا قصر کہلاتا ہے۔[2]

سوال: کیا مسافر کے لئے قصر کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں مسافر پر نماز میں قصر کرنا واجب ہے۔[3]

سوال: کیا مُسافر سنتیں بھی قصر کر کے پڑھے گا؟

جواب: سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی البتہ خوف اور رَوارَوی (گھبراہٹ) کی حالت میں معاف ہیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔[4]

سوال: اگر کوئی شخص تین دن کی راہ پر جارہا ہے لیکن اس کا دورانِ مسافت دو دن کی راہ پر کسی کام کے حوالے سے رکنے کا ارادہ ہے تو کیا وہ بھی نماز قصر پڑھے گا؟

جواب: جی نہیں وہ مسافر نہیں ہوا نماز پوری پڑھے گا، قصر نماز کے لئے اس مسافت کا تین دن پورا اور راہ کا مُتَّصِل (ملا ہوا، لگاتار) ہونا ضروری ہے۔[5]

سوال: وطنِ اصلی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ جگہ جہاں اس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں یا

---

1. . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ۲/ ۷۲۲۔
2. . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ۱/ ۱۳۹ مفهوماً۔
3. . . . فتاوی هندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ۱/ ۱۳۹۔
4. . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۴/ ۷۴۴۔
5. . . . فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۲۷۰ ملخصاً۔

وہاں سُکونت کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔[1]

سوال: نیتِ اِقامت صحیح ہونے کے لیے کتنی شرائط ہیں؟

جواب: نیتِ اِقامت صحیح ہونے کے لیے چھ شرطیں ہیں: (1) چلنا ترک کرے اگر چلنے کی حالت میں اِقامت کی نیت کی تو مقیم نہیں۔ (2) وہ جگہ اقامت کی صلاحیّت رکھتی ہو جنگل یا دریا غیر آباد ٹاپُو (جزیرہ، خشکی کے ٹکرے) میں اقامت کی نیت کی مقیم نہ ہوا۔ (3) پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو اس سے کم ٹھہرنے کی نیت سے مقیم نہ ہو گا۔ (4) یہ نیت ایک ہی جگہ ٹھہرنے کی ہو اگر دو موضعوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کا ارادہ ہو، مثلاً ایک میں دس دن دوسرے میں پانچ دن کا تو مقیم نہ ہو گا۔ (5) اپنا ارادہ مستقل رکھتا یعنی کسی کا تابع نہ ہو۔ (6) اس کی حالت اس کے ارادہ کے مُنافی نہ ہو۔[2]

سوال: وطنِ اقامت کی تعریف بتائیں؟

جواب: وطنِ اقامت وہ جگہ جہاں مسافر نے 15 دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔[3]

سوال: مسافر کسی کام کے لئے یا ساتھیوں کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا اور یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا اگر اس صورت میں ''آج کل آج کل کرتے'' زیادہ دن گزر جائیں تو نماز قصر پڑھے یا پوری؟

---

1 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ۱/۱۴۲۔ بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۷۵۰۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/۷۴۴۔

3 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ۱/۱۴۲۔

جواب: اس صورت میں اگر آج کل آج کل کرتے کئی برس گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قصر پڑھے۔[1]

سوال: مسافر نے چار رکعت کی نیت کر لی تو اب کیا حکم ہو گا؟

جواب: مسافر نے قصر کی بجائے چار رکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔[2]

سوال: مسافر کو کس صورت میں چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے؟

جواب: مسافر جبکہ مقیم کی اِقتدا کرے تو اس کو چار رکعت فرض پڑھنا ضروری ہے۔[3]

سوال: وہ کونسا دن ہے جس کو بروزِ قیامت دُلہن کی طرح اُٹھایا جائے گا؟

جواب: جمعہ کا دن۔[4]

سوال: جمعہ نہ پڑھنے والوں کے لئے کیا وعید ہے؟

جواب: سَرْوَرِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مُہر کر دے گا پھر وہ غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔[5]

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ۱/۱۳۹۔

2 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ۱/۱۳۹ ماخوذاً۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، وممایتصل بذلک . . . الخ، ۱/۱۴۲۔

4 . . . درمنثور، پ۲۸، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۹، ۸/۱۵۶۔

5 . . . مسلم، کتاب الجمعۃ، باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ، ص ۴۳۰، حدیث: ۸۶۵۔

سوال: یومِ جمعہ میں وہ مختصر گھڑی کونسی ہے جس میں بھلائی مانگنے والے مسلمان کو ضرور دیا جاتا ہے۔

جواب: اس بارے میں اکابر مُحَقِّقِین علماء اور کثیر ائمۂ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے نزدیک راجح اور قوی قول دو ہیں: (1) وہ روزِ جمعہ کی آخری ساعت یعنی غروبِ آفتاب سے کچھ پہلے کا وقت ہے۔(2)جب امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے فرضِ جمعہ کے سلام تک۔ البتہ امام کے منبر پر آنے کے بعد سے فرضِ جمعہ کا سلام پھیرنے تک کسی بھی قسم کا کلام منع ہونے کی وجہ سے دعا فقط دل سے کی جاسکتی ہے۔[1]

سوال: دورانِ خطبہ کھانے پینے یا بات چیت کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: خطبہ کے دوران کھانا پینا، بات کرنا، سُبْحٰنَ اللّٰه کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔[2]

سوال: خطبہ کی آواز نہ پہنچتی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: جس تک خطبہ کی آواز نہ پہنچتی ہو وہ بھی خاموش رہے۔[3]

سوال: کیا خاموشی کے علاوہ خطبہ سننے کے کچھ اور بھی آداب ہیں؟

جواب: خطبہ کے وقت صرف زبان سے خاموشی کافی نہیں بلکہ سکون و اطمینان سے بیٹھنا بھی ضروری ہے، کنکر پتھروں سے کھیلنا بھی ممنوع ہے۔ علماء فرماتے ہیں

---

1 . . . فضائلِ دعا، ص۱۱۶تا۱۱۹، ملخصاً۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الجمعۃ، ۳/ ۳۹۔

3 . . . تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، ۱/ ۳۴۰۔

کہ خطبہ کے وقت دامن یا پنکھے سے ہوا کرنا بھی منع ہے اگرچہ گرمی ہو، اس وقت ہمہ تن خطبہ کی طرف مُتَوَجِّہ ہونا ضروری ہے۔[1]

سوال: پہلا خطبہ ہاتھ باندھ کر اور دوسرا زانوؤں پر ہاتھ رکھ کر سننے کا کیا اجر ہے؟

جواب: بزرگانِ دِین فرماتے ہیں کہ دوزانو بیٹھ کر خطبہ سُنے، پہلے خطبہ میں ہاتھ باندھے اور دوسرے میں زانوؤں پر ہاتھ رکھے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دو رکعت کا ثواب ملے گا۔[2]

سوال: جمعہ کے دن مسجد آنے والے کن افراد کا نام فرشتے نہیں لکھتے؟

جواب: جب جمعہ کا دن آتا ہے فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور جلدی آنے والوں کا نام لکھتے ہیں۔ پھر جب امام خطبہ کے لیے منبر پر آتا ہے تو یہ فرشتے اپنے دفتر لپیٹ کر انسانوں کے ساتھ خطبہ سننے لگتے ہیں، اب جو اس وقت آئے گا نہ اس کا نام ان کے دفتر میں لکھا جائے گا نہ اسے جلد آنے کا ثواب ملے گا۔[3]

سوال: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے جمعہ ادا فرمائے؟

جواب: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تقریباً پانچ سو جمعے پڑھے ہیں کیونکہ جمعہ بعدِ ہجرت شروع ہوا جس کے بعد آپ کی ظاہری زندگی مبارک دس

---

1. ... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۳۵۔
2. ... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۳۸۔
3. ... بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستماع الی الخطبۃ، ۱/۳۱۹، حدیث: ۹۲۹، مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۳۵۔

سال رہی، اس عرصہ میں جمعے اتنے ہی ہوتے ہیں۔[1]

سوال وہ کونسی نماز ہے جسے ادا کرنا فرضِ عَین ہے مگر اس کی قضا پڑھنا حرام ہے؟

جواب وہ نمازِ جمعہ ہے کہ جس کا پڑھنا فرضِ عَین ہے لیکن اگر وہ چھوٹ جائے تو اس کی قضاء پڑھنا حرام ہے بلکہ اُس کی قضا کی جگہ وہ ظہر پڑھے گا۔[2]

سوال کیا سُستی کے سبب جمعہ میں دیر سے پہنچنے والے کا جمعہ ہو جائے گا؟

جواب جو جمعہ میں سُستی سے آئے اور دیر میں پہنچے اگرچہ اس کا جمعہ تو ہو جائے گا مگر وہ ثواب نہ ملے گا جو جلدی پہنچنے والے کو ملتا ہے۔[3]

سوال جمعہ کیلئے الگ جوڑا رکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب مُستحَب ہے کہ جمعہ کا جوڑا الگ رکھے جو بوقتِ نماز پہن لیا کرے اور بعد میں اتار دیا کرے۔ امام زَینُ العابِدین تو نمازِ پنجگانہ کے لئے الگ جوڑا رکھتے تھے۔[4]

عِیدَین

سوال عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کن چیزوں کے شُکرانے کے طور پر منائی جاتی ہیں؟

جواب عیدُ الفطر عباداتِ رمضان کی توفیق ملنے کے شُکریے کی ہے اور بقر عید حضرت ابراہیم واسماعیل عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی کامیابی کے شُکریہ میں۔[5]

---

1 . . . اشعۃ اللمعات، کتاب الصلاۃ، باب الخطبۃ والصلاۃ، الفصل الثالث، ۱ / ۶۳۱۔

2 . . . الاشباہ والنظائر، الفن الرابع، کتاب الصلاۃ، ص ۳۴۲۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۳۸۔

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۳۷۔

5 . . . مرآۃ المناجیح، ۲ / ۳۵۵، ملتقطاً۔

سوال: پہلی نمازِ عید کب ادا کی گئی؟

جواب: سن ۲ ہجری میں جب رمضان کے روزے فرض ہوئے، اسی سال نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلے نمازِ عید پڑھی پھر بقر عید۔[1]

سوال: عِیْدَین کی نماز کا حکم بیان کریں؟

جواب: عِیْدَین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ واجب[2] ہے۔[3]

سوال: نمازِ عید میں کتنی تکبیریں زائد ہوتی ہیں؟

جواب: نمازِ عید میں چھ تکبیریں زیادہ کہی جاتی ہیں۔[4]

سوال: نمازِ عید میں زائد تکبیریں کس وقت کہی جاتی ہیں؟

جواب: زائد تکبیریں ہر رکعت میں تین تین ہیں، پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے اور تکبیرِ تحریمہ کے بعد اور دوسری رکعت میں رکوع سے پہلے اور قراءت کے بعد

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۵ ملخصاً۔

2 . . . جمعہ واجب ہونے کے لیے گیارہ شرطیں ہیں: (1) شہر میں مقیم ہونا (2) صحت یعنی مریض پر جمعہ فرض نہیں مریض سے مراد وہ ہے کہ مسجدِ جمعہ تک نہ جاسکتا ہو یا چلا تو جائے گا مگر مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہو گا۔ شیخِ فانی مریض کے حکم میں ہے۔ (3) آزاد ہونا، غلام پر جمعہ فرض نہیں اور اس کا آقا منع کر سکتا ہے (4) مرد ہونا (5) بالغ ہونا (6) عاقل ہونا۔ یہ دونوں شرطیں خاص جمعہ کے لیے نہیں بلکہ ہر عبادت کے وجوب میں عقل و بلوغ شرط ہے (7) انکھیارا ہونا (8) چلنے پر قادر ہونا (9) قید میں نہ ہونا (10) بادشاہ یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (11) مینہ یا آندھی یا اولے یا سردی کا نہ ہونا یعنی اس قدر کہ ان سے نقصان کا خوفِ صحیح ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۷۰-۷۷۲)

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/ ۵۱۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/ ۶۱۔

کہی جاتی ہیں۔[1]

سوال: نمازِ عید میں تکبیرِ تحریمہ کے علاوہ ہاتھ کانوں تک کب اٹھائے جاتے ہیں؟

جواب: نمازِ عید میں کہی جانے والی چھ زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔[2]

سوال: نمازِ عید میں امام کو رکوع میں پانے والا زائد تکبیریں کیسے کہے گا؟

جواب: اگر امام کو رکوع میں پایا اور غالب گمان ہے کہ تکبیریں کہہ کر امام کو رکوع میں پالے گا تو کھڑے کھڑے تکبیریں کہے پھر رکوع میں جائے ورنہ اَللهُ اَکْبَر کہہ کر رکوع میں جائے اور رکوع میں تکبیریں کہے۔[3]

سوال: عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا چاہیے یا نہیں؟

جواب: عیدُ الفطر میں نماز سے پہلے چند کھجوریں طاق عدد میں تین، پانچ، سات یا کوئی بھی میٹھی شے کھالینا مُستَحَب جبکہ عیدُ الاضحیٰ (بقر عید) میں نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا مُستَحَب ہے اگر چہ قربانی نہ کرے۔[4] جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم عیدُ الفطر کے دن کچھ کھا کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے اور عیدُ الاضحیٰ کے روز نہیں کھاتے تھے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے۔[5]

---

1 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳/ ۶۱-۶۳، ملتقطاً۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳/ ۶۵، مفصلاً۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاة، باب العیدین، ۳/ ۶۴۔

4 . . . فتاوی هندیة، کتاب الصلاة، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین، ۱/ ۱۵۰۔

5 . . . ترمذی، کتاب العیدین، باب ما جاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج، ۲/ ۷۰، حدیث: ۵۴۲۔

قربانی سے پہلے حجامت بنوانے اور ناخن تَرَشْوانے کا کیا حکم ہے؟

جواب قربانی کرنی ہو تو مُسْتَحَب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن تَرَشوائے۔[1]

تکبیرِ تشریق اور اس کا حکم بیان کریں؟

جواب نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں اُن میں (سلام پھیرنے کے بعد فوراً) ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب اور تین بار افضل۔[2] تکبیرِ تشریق یہ ہے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔[3]

عید کے دن کی مُسْتَحَب چیزیں کیا ہیں؟

جواب غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عید گاہ جلد چلے جانا، عید گاہ پیدل جانا وغیرہ۔[4]

نمازِ عید کے بعد مُصَافحہ و مُعانقہ کرنا کیسا ہے؟

جواب صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بعد نمازِ عید مصافحہ و معانقہ کرنا جیسا عموماً مسلمانوں میں رائج ہے بہتر ہے کہ اس میں اظہارِ مَسَرَّت ہے۔[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، مطلب فی ازالۃ الشعر . . . الخ، ۳/۷۷۔

2 . . . تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ العیدین، ۱/۵۴۴-۵۴۵، ملتقطاً۔

3 . . . تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، باب العیدین، ۳/۷۲۔

4 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/۱۴۹۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۷۸۴۔

بیماری، عیادت اور موت

سوال: حدیثِ پاک میں بیمار اور بیماری کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مومن جب بیمار ہو پھر اچھا ہو جائے، اس کی بیماری گناہوں سے کَفّارہ ہو جاتی ہے اور آئندہ کے لیے نصیحت جبکہ منافق کے بیمار ہو کر اچھا ہونے کی مثال اونٹ کی ہے کہ مالک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا؟ ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! بیماری کیا چیز ہے، میں تو کبھی بیمار نہ ہوا؟ فرمایا: ہمارے پاس سے اٹھ جا کہ تو ہم میں سے نہیں۔“[1]

سوال: حقیقی بیماری کونسی ہے؟

جواب: صدرالشَّریعہ مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حقیقی بیماری اَمراضِ روحانیہ ہیں کہ یہ البتہ بہت خوف کی چیز ہے اور اسی کو مرض سمجھنا چاہیے۔[2]

سوال: عِیادت کے وقت مریض سے کیا کلمات کہنا سنت ہے؟

جواب: لَا بَأْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالٰی یعنی کوئی حَرَج کی بات نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔[3]

---

1 . . . ابوداود، کتاب الجنائز، باب الأمراض المکفرۃ للذنوب، ۳/۲۴۵، حدیث: ۳۰۸۹۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۷۹۹۔

3 . . . بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۵، حدیث: ۳۶۱۶۔

سوال مریض کے پاس بیٹھ کر کس طرح کی بات کرنی چاہیے؟

جواب حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب مریض کے پاس جاؤ تو اُسے زندگی کی اُمید دلاؤ، یہ تقدیر تو نہیں بدلے گا مگر اُس کے دل کو خوش کرے گا۔"[1]

سوال مریض کی دعا کس کی دعا کے مانند ہے؟

جواب مریض کی دعا کو ملائکہ کی دعا کی مانند کہا گیا ہے۔[2]

سوال مریض کی عیادت کرنے والے کو آسمان سے کیا ندا کی جاتی ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے مریض کی عِیادت یا اپنے بھائی سے ملاقات کرنے جاتا ہے آسمان سے مُنادی نِدا کرتا ہے: تُو اچھا ہے اور تیرا چلنا اچھا اور جنت کی ایک منزل کو تُو نے ٹھکانا بنایا۔[3]

سوال مصیبتوں سے تنگ آکر موت کی تمنّا کرنا کیسا ہے؟

جواب حضور نبیٔ کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی مصیبت وتکلیف پہنچنے پر موت کی آرزو نہ کرے اگر ناچار کرنی ہی ہے تو یوں کہے: "الٰہی مجھے زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے خیر ہو اور موت دے جب موت میرے لیے بہتر ہو۔"[4]

---

1 . . . ترمذی، ابواب الطب، باب ۴، ۴/۳۵ ۲۵، حدیث: ۲۰۹۴۔

2 . . . ابن ماجہ، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، ۲/۱۹۱، حدیث: ۱۴۴۱۔

3 . . . ترمذی، ابواب الصبر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، ۳/۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۵۔

4 . . . بخاری، کتاب المرضی، باب تمنی المریض الموت، ۴/۱۳، حدیث: ۵۶۷۱۔

سوال: کیا معمولی بیماری میں بھی بیمار پُرسی کی جائے؟

جواب: معمولی بیماری میں بھی بیمار پُرسی کرنا سنت ہے جیسے آنکھ یا کان یا ڈاڑھ کا درد کہ یہ اگرچہ خطرناک نہیں مگر بیماری تو ہیں۔[1]

سوال: تلقین کس وقت کرنی چاہئے، نیز تلقین کرنے کا طریقہ بیان کریں؟

جواب: جان کَنی کی حالت میں جب تک روح گلے کو نہ آئی ہو اس وقت تلقین کریں اور مریض کے پاس اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه بلند آواز سے پڑھیں مگر اس کو پڑھنے کا نہ کہیں۔[2]

سوال: نزع میں سختی دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: نزع میں سختی دیکھیں تو سورۂ یٰسٓ اور سورۂ رَعد پڑھیں۔[3]

سوال: موت کی علامات پائے جانے پر مریض کو کیسے لِٹایا جائے؟

جواب: جب موت کا وقت قریب آئے اور علامتیں پائی جائیں تو سنت یہ ہے کہ دہنی کروٹ پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دیں اور یہ بھی جائز ہے کہ چِت لٹائیں اور قبلہ کو پاؤں کریں کہ یوں بھی قبلہ کو منہ ہو جائے گا مگر اس صورت میں سر کو قدرے اونچا رکھیں اور قبلہ کو منہ کرنا دُشوار ہو کہ اُس کو تکلیف ہوتی ہو تو جس حالت پر ہے چھوڑ دیں۔[4]

---

1 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/۴۱۵۔

2 . . . جوھرۃ نیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۰۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۰۸۔

4 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۹۱۔

کس چیز کو حدیثِ پاک میں قاطِعِ لَذّات کہا گیا ہے؟

جواب موت کو قاطِعِ لذّات کہا گیا ہے، حدیثِ پاک میں ہے: لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔[1]

میت کا غسل اور کفن

میت کو نہلانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اُٹھائے، نماز پڑھے اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔[2]

میت کے غسل و کفن میں جلدی کرنی چاہیے یا نہیں؟

جواب جواب: جی ہاں، غسل و کفن و دفن میں جلدی چاہیے کہ حدیث میں اس کی بہت تاکید آئی ہے۔[3]

میت کو غسل دیتے ہوئے کتنی بار پانی بہانا ضروری ہے؟

جواب ایک مرتبہ سارے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ بہانا سنت ہے۔[4]

اگر میت کو غسل دینے والا جَنابَت کی حالت میں ہو تو غسل ادا ہو جائے گا؟

---

1. ۔۔۔ ترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء فی ذکر الموت، ۴/۱۳۸، حدیث: ۲۳۱۴۔
2. ۔۔۔ ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی غسل المیت، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۴۶۲۔
3. ۔۔۔ بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۰۶، جوہرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۳۱۔
4. ۔۔۔ فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/ ۱۵۸۔

جواب: جی ہاں مگر ایسی حالت میں غسل دینا مکروہ ہے۔[1]

سوال: مرد اور عورت کی کَفنی میں کیا فرق ہے؟

جواب: مرد کی کفنی مونڈھے پر چیری جاتی ہے جبکہ عورت کے لیے سینہ کی طرف سے۔[2]

سوال: اگر اتنی بارش برسے کہ میت کے سارے بدن پر پانی بہہ جائے تو کیا پھر بھی غسل دینا ضروری ہے؟

جواب: میت کے سارے بدن پر پانی بہہ جانے سے غسل تو ہو جائے گا مگر زندوں پر اسے غسل دینا واجب ہی رہے گا لہٰذا غسل دینا ضروری ہے۔[3]

سوال: میت کو کفن پہنانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: سَرْوَرِ کائنات، شاہِ مَوجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے میت کو کفنایا (یعنی کفن پہنایا) تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسے سُنْدُس کا لباس (جنت کا انتہائی نفیس ریشمی لباس) پہنائے گا۔[4]

سوال: مرد و عورت کے لئے کفنِ سنت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لئے کفن تین کپڑے ہیں: (1) لِفافہ (2) اِزار (3) قمیص۔ عورت کے لئے کفنِ سنت پانچ کپڑے ہیں: (1) لفافہ (2) ازار (3) قمیص (4) سینہ بند (5) اوڑھنی۔[5]

---

1 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۹۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۱۸۔

3 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۰۹، ۱۱۰۔

4 . . . مستدرک، کتاب الجنائز، فضیلۃ صفوف فی صلاۃ الجنازۃ، ۱/۶۹۰، حدیث: ۱۳۸۰۔

5 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۱۲، ۱۱۳۔

سوال بچوں کو کونسا کفن دیا جائے گا؟

جواب جو نابالغ حدِ شہوت کو پہنچ گیا وہ بالغ کے حکم میں ہے یعنی بالغ کو کفن میں جتنے کپڑے دیئے جاتے ہیں اسے بھی دیئے جائیں اور اس سے چھوٹے لڑکے کو ایک کپڑا (ازار) اور چھوٹی لڑکی کو دو کپڑے (لفافہ اور ازار) دے سکتے ہیں اور لڑکے کو بھی دو کپڑے (لفافہ اور ازار) دیئے جائیں تو اچھا ہے اور بہتر یہ ہے کہ دونوں کو پورا کفن دیں اگرچہ ایک دن کا بچہ ہو۔[1]

سوال میت کو عام سا کفن دینا چاہیے یا قیمتی؟

جواب کفن اچھا ہونا چاہیے یعنی مرد عیدَین وجمعہ کے لیے جیسے کپڑے پہنتا تھا اور عورت جیسے کپڑے پہن کر میکے جاتی تھی اس قیمت کا ہونا چاہیے۔[2] حدیثِ پاک میں ہے: ”مُردوں کو اچھا کفن دو کہ وہ قبروں میں باہم ملاقات کرتے ہیں۔“[3]

سوال میت کو غسل کیسے شخص سے دلوایا جائے؟

جواب امانت دار اور پرہیز گار شخص سے غسل دلوایا جائے تاکہ وہ دورانِ غسل عیب والی بات دیکھے تو اسے چُھپائے اور بھلائی والی بات دیکھے تو ظاہر کرے۔ بہتر یہ ہے کہ نہلانے والا میت کا قریبی رشتے دار ہو۔[4]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۱۷۔

2 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۱۳۔

3 . . . مسلم، کتاب الجنائز، باب فی تحسین کفن المیت، ص ۴۷۰، حدیث: ۹۴۳، الکامل لابن عدی، الرقم: ۷۳۴، سلیمان بن ارقم، ۴/۲۳۷۔

4 . . . ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الثانی فی الغسل، ۱/۱۵۹۔

سوال میت کا کفن کس کے مال سے خریدا جائے؟

جواب میت نے اگر کچھ مال چھوڑا تو کفن اسی کے مال سے ہونا چاہئے۔ میّت نے مال نہ چھوڑا تو کفن اس کے ذمہ ہے جس کے ذمہ زندگی میں نَفَقَہ تھا اور اگر کوئی ایسا نہیں یا وہ نادار ہے تو وہاں کے مسلمانوں پر کفن دینا فرض ہے۔[1]

نمازِ جنازہ

سوال نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب یا پھر سنت؟

جواب نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے۔[2]

سوال نمازِ جنازہ میں کتنے رُکن اور کتنی سُنَّتیں ہیں؟

جواب نمازِ جنازہ میں دو رُکن ہیں: (1) چار تکبیریں اور (2) قیام۔ اور قیام میں تین سنّتِ مُؤَکَّدہ ہیں: (1) ثنا (2) درودِ پاک اور (3) میت کے لیے دعا۔[3]

سوال کیا غائبانہ نمازِ جنازہ ہوسکتی ہے؟

جواب مِیّت کا سامنے ہونا ضروری ہے، غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں ہوسکتی۔[4]

سوال نمازِ جنازہ کا امام کہاں کھڑا ہو؟

جواب مُستَحَب یہ ہے کہ امام میّت کے سینے کے سامنے کھڑا ہو۔[5]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۱۹، ۸۲۰، درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۱۴۔

2 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۰۔

3 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۴۔

4 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۲۳۔

5 ... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/ ۱۳۴۔

سوال: کس نماز کی آخری صف سب سے افضل ہے؟

جواب: نمازِ جنازہ کی آخری صف تمام صفوں سے افضل ہے۔[1]

سوال: جنازے میں کتنی صفیں ہونی چاہیں؟

جواب: بہتر یہ ہے کہ جنازے میں تین صفیں ہوں کہ حدیثِ پاک میں ہے: جس کی نماز (جنازہ) تین صفوں نے پڑھی اُس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔[2]

سوال: اگر جنازہ پڑھنے والے افراد بہت ہی کم ہوں تو تین صفیں کیسے بنائیں؟

جواب: اگر کل سات آدمی ہوں تو ایک امام بن جائے اب پہلی صف میں تین کھڑے ہو جائیں دوسری میں دو اور تیسری میں ایک۔[3]

سوال: جنازے کو کندھا دینے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جو جنازے کو چالیس قدم لے کر چلے اُس کے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔[4]

سوال: نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کرنا کیسا ہے؟

جواب: جنازہ کی نماز کے بعد دعا کرنا رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضراتِ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کی سنّت ہے۔[5]

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۳۱۔

2 . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوۃ علی المیت . . . الخ، ۲/۳۱۷، حدیث: ۱۰۳۰۔

3 . . . غنیۃ المتملی، فصل فی الجنائز، ص ۵۸۸۔

4 . . . معجم اوسط، ۴/۲۵۹، حدیث: ۵۹۲۰۔

5 . . . دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی غزوۃ مؤتۃ . . . الخ، ۴/۳۶۹،
سننِ کبریٰ للبیہقی، کتاب الجنائز، باب الرجل تفوتہ الصلاۃ . . . الخ، ۴/۷۴، حدیث: ۶۹۹۲۔

سوال: نمازِ جنازہ کی ابتدا کب ہوئی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے دورِ مبارک سے ہوئی۔[1]

سوال: جنّتی شخص کا جنازہ لے کر چلنے والوں پر کیا انعام فرمایا جاتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ جب کوئی جنّتی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا جنازہ اٹھانے، اُس کے پیچھے چلنے اور اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے والوں کو عذاب دینے سے حیا فرماتا ہے۔[2]

سوال: حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جنازہ دیکھ کر کیا کہا کرتے تھے؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ پڑھا کرتے تھے: ''سُبْحٰنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ یعنی پاک ہے وہ ذات جسے موت نہیں۔''[3]

قبر و دفن

سوال: میت کو دفن کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو دفن کرنا فرضِ کِفایہ ہے۔[4]

سوال: تدفین میں شرکت کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو مسلمان کے جنازے کے ساتھ ایمان سے بہ نیتِ ثواب جائے اور اس کے ساتھ ہی رہے

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۳۷۵۔

2 ... فردوس الأخبار، ۱/ ۱۶۸، حدیث: ۱۱۱۵۔

3 ... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثامن، ۵/ ۲۶۶۔

4 ... فتاوی ہندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۵۔

حتّٰی کہ اس پر نماز پڑھ لے اور اس کے دفن سے فارغ ہو جائے تو وہ ثواب کے دو قیراط (حصے) لے کر لوٹے گا ہر حصہ اُحد کے برابر۔[1]

سوال: قبر کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟

جواب: بناوٹ کے اعتبار سے قبر کی دو قسمیں ہیں: (1) لَحد (یعنی بَغلی قبر) (2) شَق (یعنی صندوق)۔[2]

سوال: لحد کیسے بنائی جاتی ہے؟

جواب: صندوق نُما گڑھا کھود کر اس میں قبلہ کی طرف دیوار میں اتنی جگہ کھودیں جس میں میت کو باآسانی رکھا جاسکے۔[3]

سوال: "شق" کیسے بنائی جاتی ہے؟

جواب: یہ صندوق نُما گڑھا کھود کر تیار کی جاتی ہے اور عام طور پر ہمارے یہاں یہی رائج ہے، لحد سنت ہے اگر زمین اس قابل ہو تو یہی کریں اور نرم زمین ہو تو صندوق میں حرج نہیں۔[4]

سوال: قبر کی لمبائی، چوڑائی اور گہرائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب: قبر کی لمبائی میت کے قد سے کچھ زائد ہو اور چوڑائی آدھے قد کی اور گہرائی کم سے کم نصف قد کی اور بہتر یہ کہ گہرائی بھی قد برابر ہو اور مُتَوَسِّط (درمیانی)

---

1 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب اتباع الجنائز من الایمان، ۱/ ۲۹، حدیث: ۴۷۔

2 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۵۔

3 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۵۔

4 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۵۔

درجہ یہ کہ سینہ تک ہو۔[1] اس سے مراد یہ کہ لَحد یا صندوق اتنا ہو، یہ نہیں کہ جہاں سے کھودنی شروع کی وہاں سے آخر تک یہ مقدار ہو۔[2]

سوال کیا قبر کے اندرونی حصے میں اینٹیں لگائی جاسکتی ہیں؟

جواب قبر کے اندر کی دیواریں وغیرہ کچی مٹی کی ہوں، آگ کی پکی ہوئی اینٹیں استعمال نہ کی جائیں۔[3] اگر اندر میں پکی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضروری ہوں تو پھر اندرونی حصہ مٹی کے گارے سے اچھی طرح لیپ دیا جائے۔[4]

سوال کیا قبر میں چٹائی وغیرہ بچھا سکتے ہیں؟

جواب قبر کے اندر چٹائی وغیرہ بچھانا جائز نہیں ہے کہ بے سبب مال ضائع کرنا ہے۔[5]

سوال میت کو قبر میں لِٹانے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب میت کو سیدھی کروٹ پر اس طرح لِٹائیں کہ اس کا منہ اور سینہ قبلے کی طرف ہو جائے۔[6]

سوال کیا میت کو قبر میں لِٹانے کے بعد کفن کی بندش کھول سکتے ہیں؟

جواب جی ہاں! قبر میں رکھنے کے بعد کفن کی بندش کھول دیں کہ اب ضرورت نہیں

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱۶۴۔

2 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۳۔

3 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۶۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۴۳ مفہوماً۔

5 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/ ۱۶۴۔

6 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، ۱/ ۱۶۶۔

اور اگر بندش نہیں کھولی تو بھی حَرَج نہیں۔[1]

قبر اوپر سے کس شکل کی بنائی جائے؟

جواب: قبر اونٹ کی کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چوکَھٹی نہ بنائیں۔[2]

قبر پر پانی چھڑکنا کیسا ہے؟

جواب: بعدِ دفن قبر پر پانی چھڑکنا مَسنُون ہے۔[3] اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چھڑکیں تو جائز ہے۔[4] بعض لوگ اپنے عزیز کی قبر پر بلا مقصدِ صحیح محض رسمی طور پر پانی چھڑکتے ہیں یہ ناجائز اور اِسراف ہے۔[5]

زکوٰۃ

زکوٰۃ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: زکوٰۃ سے مراد شریعت کے مقرر کردہ مال کے ایک حصہ کو اللہ تعالیٰ کے لیے کسی مسلمان فقیر (مُستَحِق) کو مالک بنا دینا ہے جو ہاشمی ہو اور نہ ہی کسی ہاشمی کا آزاد کَرْدَہ غلام ہو اور مالک بنانے والا اُس مال سے اپنا نفع بالکل جدا کرلے۔[6]

زکوٰۃ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

---

1 . . . جوھرۃ النیرۃ، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز، ص ۱۴۰۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: فی دفن المیت، ۳/۱۶۹۔

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳۷۳۔

4 . . . مدنی وصیت نامہ، ص ۱۵۔

5 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۳۷۳ مفہوماً۔

6 . . . تنویر الابصار، کتاب الزکاۃ، ۳/۲۰۳-۲۰۶۔

جواب: زکوۃ فرض ہے، اس کا منکر کافر اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار ہے۔[1]

سوال: قرآنِ کریم میں زکوۃ ادا نہ کرنے والوں کے لیے کیا وعید آئی ہے؟

جواب: ایسوں کو قیامت میں دردناک عذاب ہو گا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ۙ﴿۳۴﴾ یَّوْمَ یُحْمٰى عَلَیْهَا فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾﴾

(پ ۱۰، التوبۃ: ۳۴، ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی جس دن وہ تپایا جائے گا جہنّم کی آگ میں پھر اس سے داغیں گے ان کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں یہ ہے وہ جو تم نے اپنے لئے جوڑ کر رکھا تھا اب چکھو مزا اس جوڑنے کا۔

سوال: اَحادیثِ کریمہ میں زکوۃ ادا کرنے کے کیا فوائد بیان ہوئے ہیں؟

جواب: اَحادیثِ مُبارکہ میں زکوۃ کی ادائیگی کے بعض فوائد یہ بیان ہوئے ہیں: (1) زکوۃ دینا بندے کے اسلام کی تکمیل ہے۔[2] (2) زکوۃ کی ادائیگی سے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔[3] (3) زکوۃ ادا کرنے سے مال کا شر دور ہو جاتا ہے۔[4]

---

1 . . . فتاوی ھندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الاول، ۱/ ۱۷۰، ملتقطاً۔

2 . . . الترغیب والترہیب، الترغیب فی اداء الزکاۃ وتاکیدوجوبہا، ۱/ ۳۰۱، حدیث: ۱۲۔

3 . . . معجم کبیر، ۱۰/ ۱۲۸، حدیث: ۱۰۱۹۶۔

4 . . . مستدرک للحاکم، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ، ۲/ ۶، حدیث: ۱۴۷۹۔

سوال زکوٰۃ کس پر اور کب واجب ہوتی ہے؟

جواب زکوٰۃ واجب ہونے کی دس شرائط ہیں: (1) مسلمان ہونا (2) بلوغ (3) عقل (4) آزاد ہونا (5) مال بقدرِ نصاب اس کی مِلک میں ہونا، اگر نصاب سے کم ہے تو زکوٰۃ واجب نہ ہوئی (6) پورے طور پر اس کا مالک ہو یعنی اس پر قابِض بھی ہو (7) نصاب کا دَین سے فارغ ہونا (8) نصاب حاجتِ اَصْلِیَّہ سے فارغ ہو (9) مال نامی ہونا یعنی بڑھنے والا خواہ حقیقۃً بڑھے یا حکماً (10) سال گزرنا، سال سے مراد قمری سال ہے یعنی چاند کے مہینوں سے بارہ (12) مہینے۔[1]

سوال کیا رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے؟

جواب رشتے داروں میں سے کوئی حاجت مند اور شرعی فقیر ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا افضل ہے مگر ان کو دینے کی چند شرائط ہیں: (1) سید یا ہاشمی نہ ہو (2) والدین (3) یا اپنی اولاد میں سے نہ ہوں (4) میاں بیوی نہ ہوں (5) ایسا نابالغ نہ ہو جس کا والد غنی (صاحبِ نصاب مالدار) ہو۔ ان کے علاوہ بھائی، بہن، ساس، سُسَر، بہو، داماد، خالہ، پھوپھی، چچا، ماموں۔ ان سب کو زکوٰۃ دینا جائز ہے بَشَرطیکہ مُسْتَحِق ہوں (یعنی ان کو زکوٰۃ لگتی ہو)۔[2]

سوال کیا پلاٹ پر زکوٰۃ ہوتی ہے؟

جواب اگر پلاٹ بیچنے کی نیت سے لیے تھے تو ان پر زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔[3]

---

1 . . . فتاوی اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۷۲۔

2 . . . بہار شریعت، ۱/ ۹۲۷-۹۲۸۔ فتاوی اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۳۹۹۔

3 . . . فتاوی اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۱۲۱۔

شادی کرنے، یا حج عمرے کے لئے جانے یا مکان خریدنے کے لئے جمع کی گئی رقم پر زکوٰۃ ہے؟

جواب اگر یہ رقم تنہا یا دوسرے مالِ زکوٰۃ سے مل کر نصاب کے برابر ہے اور اس پر سال بھی گزر چکا ہے تو اس جمع کی گئی رقم پر زکوٰۃ ہے۔[1]

کیا عورت کے استعمالی زیورات کی بھی زکوٰۃ نکالنی ہو گی؟

جواب جی ہاں، ان میں بھی زکوٰۃ ہے اگرچہ وہ استعمال میں ہوں۔[2]

زکوٰۃ کے مَصارِف کیا ہیں؟

جواب زکوٰۃ کے مَصارِف سات (7) ہیں: (1) فقیر (2) مسکین (3) عامِل (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے حاکمِ اسلام کا مقرر کَردَہ شخص) (4) رِقاب (مُکاتَب غلام) (5) غارِم (مَدیُون/ مَقروض) (6) فِیْ سَبِیْلِ الله (جہاد یا حج کا ارادہ رکھنے والا یا طالبِ علم وغیرہ) اور (7) اِبْنِ سَبِیل (مسافر جس کے پاس مال نہ رہا)۔[3]

کن جانوروں پر زکوٰۃ ہوتی ہے؟ نیز ان کی تعداد کتنی ہونا ضروری ہے؟

جواب تین قسم کے جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ سائمہ ہوں۔ (1) اونٹ (2) گائے، بھینس (3) بکری۔ اونٹ پانچ یا پانچ سے زیادہ ہوں، گائے تیس یا تیس سے زیادہ ہوں اور بکریاں چالیس یا اس سے زیادہ ہوں تو زکوٰۃ واجب ہے۔[4]

---

1 . . . فتاوی اہلسنت احکام زکوٰۃ، ص ۱۰۰۔ فیضان زکوٰۃ، ص ۴۷-۴۸۔

2 . . . نورالایضاح، کتاب الزکاۃ، ص ۳۶۱۔

3 . . . فتاوی اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۳۷۰۔

4 . . . فتاوی اہلسنت، احکام زکوٰۃ، ص ۵۶۷۔ بہار شریعت، ۱/ ۸۹۳-۸۹۶ ماخوذاً۔ جو جانور سال کا اکثر حصہ جنگل میں چَر

سوال: کیا زمین کی پیداوار پر بھی زکوٰۃ فرض ہے؟

جواب: جی ہاں! عُشری زمین سے ایسی چیز پیدا ہوئی جس کی زراعت سے مقصود زمین سے منافع حاصل کرنا ہے تو اس پیداوار کی زکوٰۃ فرض ہے اور اس زکوٰۃ کا نام عُشر ہے۔[1]

صدقہ

سوال: صدقہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ثواب پانے کی امید پر جو عَطیہ دیا جائے اسے صدقہ کہتے ہیں۔[2]

سوال: حدیثِ پاک میں صدقہ کرنے کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: حضور نبیٔ مُکرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صدقہ رب تعالیٰ کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔[3]

سوال: صدقہ کرنے کے کوئی دس فائدے بیان فرمایئے؟

جواب: صدقہ کرنے کے بے شمار فوائد ہیں جن میں سے دس یہ ہیں: (1) بُری موت سے بچنا (2) عمر زیادہ ہونا (3) رزق اور مال میں برکت ہونا (4) بلائیں دور

کر گزارہ کرتے ہوں اور چَرانے سے مقصود صرف دودھ اور بچے لینا اور فربہ کرنا ہو اُن کو سائمہ کہتے ہیں۔ (درمختار و ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ۳/۲۳۲)

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۵، ۱/۹۱۶۔

2 . . . کتاب التعریفات، باب الصاد، ص ۹۵۔

3 . . . ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، ۲/۱۴۶، حدیث: ۶۶۴۔

ہونا (5) مددِ الٰہی کا شاملِ حال ہونا (6) درجات کا بلند ہونا (7) رضائے الٰہی نصیب ہونا (8) گناہوں کا معاف ہونا (9) محبتوں میں اضافہ ہونا اور (10) ٹیڑھے کام درست ہوناوغیرہ۔[1]

سوال صدقہ عَلانیہ کرنا بہتر ہے یا پوشیدہ؟

جواب پوشیدہ صدقہ کرنا بہتر ہے مگر دوسروں کی ترغیب کے لیے علانیہ صدقہ کرنا افضل ہے۔[2]

سوال صدقہ کہاں خرچ کرے؟

جواب صدقہ رشتے داروں ، یتیموں، مسکینوں، مسافروں ، سائلوں اور غلام لونڈیاں آزاد کرانے میں خرچ کیا جائے۔ (پ۲، البقرۃ:۱۷۷)

سوال صدقہ وخیرات کن لوگوں کو دینا افضل ہے؟

جواب صدقہ وخیرات اُن غریب علماء، طلباء، مُدَرِّسین اور دِین کے خادِموں وغیرہ کو دینا افضل ہے جنہوں نے اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی ہیں۔ اگر ان کی خدمت نہ کی گئی اور یہ طلبِ معاش کے لئے مجبوراً مشغول ہوئے تو دینِ اسلام کا سخت نقصان ہو گا۔[3]

سوال کیا حرام مال سے صدقہ کیا جاسکتا ہے؟

جواب حرام مال سے صدقہ نہیں کیا جاسکتا، حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے

---

1 . . . ضیائے صدقات، ص۱۷۴۔

2 . . . تفسیر مدارک، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۷۱، ص۱۳۹۔

3 . . . تفسیر نعیمی، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ:۲۷۳، ۳/ ۱۳۴۔

مروی ہے کہ **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال جمع کرے پھر اس سے صدقہ دے تو اس میں اس کے لیے کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اُسی پر ہو گا۔[1]

کیا قرض دینے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب جی ہاں! حضرتِ عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”ہر قرض صدقہ ہے۔“[2]

کیا بیوی اپنے شوہر کا مال صدقہ کر سکتی ہے؟

جواب جی ہاں! حصولِ ثواب کی نیت سے شوہر کی رضامندی سے بیوی مال صدقہ کر سکتی ہے۔[3]

کیا صدقہ کرنے کے بعد واپس لے سکتے ہیں؟

جواب نہیں لے سکتے کیونکہ حدیثِ پاک میں اس کی ممانعت ہے۔[4]

صدقاتِ واجبہ، نفلی صدقات اور اَوقاف کی آمدنی بنی ہاشم کو دینا کیسا؟

جواب صدقاتِ واجبہ (جیسے زکوۃ، صدقۂ فِطر وغیرہ) نہیں دے سکتے صدقۂ نفل اور اَوقاف کی آمدنی دے سکتے ہیں، خواہ وقف کرنے والے نے ان کی تعیین کی ہو یا نہیں۔[5]

1... صحیح ابن حبان، کتاب الزکاۃ، ذکر البیان بأن المال... الخ، ۸/ ۱۵۳، حدیث: ۳۳۶۷۔

2... شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی القرض، ۳/ ۲۸۴، حدیث: ۳۵۶۳۔

3... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۱۲۷۔

4... بخاری، کتاب الزکاۃ، ھل یشتری الرجل صدقتہ، ۱/ ۵۰۲، حدیث: ۱۴۸۹۔

5... فتاویٰ اہل سنت، احکام زکوۃ، ص ۴۲۳، ۴۲۴۔ بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۳۱۔

سوال: کیا کسی کا دیا ہوا تحفہ صدقہ کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! حدیث شریف میں ہے: جب تمہیں بن مانگے کچھ دیا جائے تو کھاؤ اور صدقہ کرو۔(1)

روزہ

سوال: روزے کب فرض ہوئے؟

جواب: روزے 10 شعبان 2 ہجری کو فرض ہوئے۔(2)

سوال: روزہ رکھنے کی فضیلت اور اجر و ثواب بتائیے؟

جواب: حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے سات سو گُنا تک دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے فرمایا: سوائے روزے کے کہ روزہ میرے لیے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا کیونکہ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو صرف میری وجہ سے تَرک کرتا ہے، روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں، ایک اِفطار کے وقت اور ایک اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔(3)

سوال: کیا روزہ رکھنے کا کوئی طبی فائدہ بھی ہے؟

---

1 ... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی الاستعفاف، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۱۶۴۷۔

2 ... درمختار، کتاب الصوم، ۳/ ۳۸۳۔

3 ... مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، ص ۵۸۰، حدیث: ۱۱۵۱۔

جواب جی ہاں، روزہ رکھنے سے شوگر کنٹرول، دل کی گھبراہٹ دور، ذہنی ڈپریشن و نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔ نیز معدے، جگر اور پٹھوں کے اَمراض میں اِفاقہ ہوتا ہے۔[1]

سوال کیا روزہ رکھنے کے لئے نیت کرنا ضروری ہے؟

جواب جی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر نیت کے پورا دن بھوکا پیاسا رہے تو اس کا روزہ نہ ہوگا۔[2]

سوال کیا روزہ رکھنے کے لئے سَحری کرنا ضروری ہے؟

جواب ضروری تو نہیں، ہاں سنت ہے۔[3] لہٰذا جان بوجھ کر اس عظیم سنت کو نہ چھوڑا جائے۔

سوال کیا روزہ بند کرنے یا کھولنے کے لئے اذان ضروری ہے؟

جواب جی نہیں! ”روزہ بند کرنے کا تعلق اذانِ فجر سے نہیں۔ صبحِ صادق سے پہلے پہلے کھانا پینا بند کرنا ضروری ہے۔“ یوں ہی ”جب غروبِ آفتاب کا یقین ہو جائے، افطار کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ سائرن کا انتظار کیجئے، نہ اذان کا۔ فوراً کوئی چیز کھا یا پی لیجئے۔“[4]

سوال کس سفر کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

---

1. ... فیضان رمضان، ص۱۰۷۔
2. ... درمختار وردالمحتار، کتاب الصوم، ۳/۳۸۴-۳۸۵۔
3. ... بدائع الصنائع، کتاب الصوم، ۲/۲۶۶۔
4. ... فیضان رمضان، ص۱۷۳-۱۷۷۔

جواب: اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی تحقیق کے مطابق شرعاً سفر کی مقدار ساڑھے ستاون میل (یعنی تقریباً بانوے کلومیٹر) ہے جو کوئی اتنی مقدار کا فاصلہ طے کرنے کی غرض سے (پندرہ دن سے کم کے لئے) اپنے شہر یا گاؤں کی آبادی سے باہر نکل آیا، وہ اب شرعاً مسافر ہے۔ اسے روزہ قضا کر کے رکھنے کی اجازت ہے۔[1]

سوال: قے آنے سے روزہ کب ٹوٹتا ہے؟

جواب: روزہ یاد ہونے کے باوجود جان بوجھ کر قے کی اور وہ منہ بھر ہو اور اس قے میں کھانا، پانی، کڑوا پانی یا خون آئے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ بلا اختیار قے ہوئی اب اگر وہ منہ بھر ہے اور اس میں ایک چنے کے برابر واپس لوٹا دی تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔[2]

سوال: کیا جس پر غسل فرض ہو اُس کا روزہ ہو جاتا ہے؟

جواب: جی ہاں، جَنابَت (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں صبح کی بلکہ سارا دن کوئی جَنابَت کی حالت میں رہا تو روزہ ہو جائے گا۔[3] مگر اتنی دیر تک جان بوجھ کر غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و حرام ہے۔

سوال: روزے کے کوئی 6 مکروہات بیان کیجئے؟

جواب: جھوٹ، غیبت، بد نگاہی، گالی دینا، بلا اجازتِ شرعی کسی کا دل دُکھانا، داڑھی

---

1 . . . فیضان رمضان، ص۲۳۵۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسد، ۳/۴۵۰۔

3 . . . درمختار، کتاب الصوم، ۳/۴۲۸۔

منڈانا ویسے بھی ناجائز و حرام ہیں روزہ میں اور زیادہ حرام اور ان کی وجہ سے روزہ میں کَراہِیَّت آتی اور روزہ کی نُورانِیَّت چلی جاتی ہے۔[1]

مجبوری کے سبب روزہ نہ رکھا تو مجبوری ختم ہونے پر کیا حکم ہے؟

جواب بعض مجبوریاں ایسی ہیں جن کے سبب رمضانُ المبارک میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر یہ یاد رہے کہ مجبوری میں روزہ معاف نہیں وہ مجبوری ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا رکھنا فرض ہے۔ البتہ قضا کا گناہ نہیں ہوگا۔[2]

روزے کا کَفّارہ کیا ہے؟

جواب ممکن ہو تو ایک باندی یا غلام آزاد کرے اور یہ نہ کرسکے تو پے در پے ساٹھ روزے رکھے۔ یہ بھی اگر ممکن نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلائے۔[3]

اِحرام کے کیا معنی ہیں؟

جواب اِحرام کے لفظی معنٰی ہیں: حرام کرنا کیونکہ اِحرام باندھنے والے پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔[4]

اِحرام کی حالت میں عطر کی شیشی ہاتھ میں لی اور ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو کیا

---

1 ... فیضان رمضان، ص۲۲۴۔

2 ... فیضان رمضان، ص۲۳۴۔

3 ... ردالمحتار، کتاب الصوم، مطلب فی الکفارۃ، ۳/۴۴۷۔

4 ... رفیق المعتمرین، ص۲۸۔

کَفّارہ ہے؟

جواب: اگر لوگ دیکھ کر کہیں کہ یہ بہت سی خوشبو لگ گئی ہے اگرچِہ عُضْو کے تھوڑے سے حصّے میں لگی ہو تو دَم واجِب ہے، ورنہ معمولی سی خوشبو بھی لگ گئی تو صَدَقہ ہے۔[1]

کیا اِحرام کی حالت میں جُوں بھی نہیں مار سکتے؟

جواب: جی ہاں! جُوں مارنا، پھینکنا، کسی کو مارنے کے لیے اِشارہ کرنا، کپڑا اُس کے مارنے کے لیے دھونا یا دھوپ میں ڈالنا، بالوں میں جُوں مارنے کے لیے کسی قِسم کی دوا وغیرہ ڈالنا، غَرَضیکہ کسی طرح اُس کے ہلاک پر باعث ہونا یہ سب حرام ہے۔[2]

اِضْطِباع کسے کہتے ہیں؟

جواب: مَرد اپنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر اُس کے دونوں پَلّے اُلٹے کندھے پر اِس طرح ڈالے کہ سیدھا کندھا کُھلا رہے۔[3]

اِسْتِلام کیا ہے؟

جواب: حجرِ اَسوَدْ کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر چوم لینے یا اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اِسْتِلام کہتے ہیں۔[4]

---

1 . . . بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۶۳ ماخوذاً، فتاویٰ ہندیہ، کتاب الحج، الباب الثامن فی الجنایات، ۱/ ۲۴۰۔

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۳۳۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی دخول مکہ، ۳/ ۵۷۹۔

فتاوی ھندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ۱/ ۲۲۵۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی دخول مکہ، ۳/ ۵۷۸۔ بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۹۶۔

سوال سَعی کسے کہتے ہیں؟

جواب صَفا ومَرْوہ کے درمیان دوڑنے کو سعی کہتے ہیں۔[1]

سوال رَمی کسے کہتے ہیں؟

جواب جَمَرات (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا رَمی کہلاتا ہے۔[2]

سوال رَمَل کسے کہتے ہیں؟

جواب اَکڑ کر شانے (کندھے) ہِلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا۔[3]

سوال طواف میں کتنے پھیرے اور کتنے اِستِلام ہوتے ہیں؟

جواب سات (7) پھیرے اور آٹھ (8) اِستِلام۔[4]

سوال تقصِیر کی تعریف بتایئے؟

جواب تقصِیر یعنی کم از کم چوتھائی (1/4) سَر کے بال اُنگلی کے پَورے برابر کٹوانا۔[5]

سوال اِسلامی بہنوں کی تقصیر کا آسان طریقہ کیا ہے؟

جواب اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چُٹیا کے سِرے کو اُنگلی کے گِرد لپیٹ کر اُتنا حصّہ کاٹ لیں، لیکن یہ اِحتیاط لازمی ہے کہ کم از کم چوتھائی (1/4) سَر کے بال

---

❶ ... بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۴۸۔

❷ ... رفیق الحرمین، ص ۶۰۔

❸ ... فتاوی ھندیۃ، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ۱/ ۲۲۶۔

❹ ... رفیق المعتمرین، ص ۶۲۔

❺ ... فتاوی ھندیۃ، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ۱/ ۲۳۱۔

پَورے کے برابر کٹ جائیں۔[1]

سوال: طواف میں کتنی اور کون کون سی باتیں حرام ہیں؟

جواب: طواف میں سات باتیں حرام ہیں: (1) بے وضو طواف کرنا (2) جو عُضْوْ سَتْر میں داخل ہے اس کا چوتھائی (1/4) حصہ کھلا ہونا، مثلاً ران یا آزاد عورت کا کان یا کلائی (3) بے مجبوری سواری پر یا کسی کی گود میں یا کندھوں پر طواف کرنا (4) بلاعذر بیٹھ کر سَرَکْنا یا گُھٹنوں پر چلنا (5) کعبے کو سیدھے ہاتھ پر لے کر اُلٹا طواف کرنا (6) طواف میں "حطیم" کے اندر ہو کر گزرنا (7) سات پھیروں سے کم کرنا۔[2]

ذَبح اور قربانی

سوال: قربانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: مخصوص جانور کو مخصوص وقت میں ثواب کی نیت سے ذبح کرنا قربانی کہلاتا ہے۔[3]

سوال: یَوْمُ النَّحر کس دن کو کہا جاتا ہے؟

جواب: ذُوالحجہ کی 10 تاریخ کو "یَوْمُ النَّحر" کہتے ہیں۔[4]

سوال: قربانی کس پر واجب ہے؟

---

1 ... رفیق المعتمرین، ص۸۵۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۴۴۔ بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۱۲-۱۱۱۳۔

3 ... درمختار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۱۹۔

4 ... درمختار و ردالمحتار، کتاب الاضحیۃ، ۹/ ۵۲۹۔

جواب: ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مَرد وعورت، مالکِ نصاب[1] پر قربانی واجِب ہے۔[2]

سوال: جس پر قربانی واجب ہو لیکن پیسے نہ ہوں تو کیا کرے؟

جواب: اگر قربانی اُس پر واجِب ہے اور اس وقت اس کے پاس روپیہ نہیں تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کا جانور حاصل کرے اور قربانی کرے۔[3]

سوال: قربانی کے جانوروں میں کس کی کتنی عمر ہونا ضروری ہے؟

جواب: قربانی کے جانوروں میں اونٹ کی عمر پانچ سال، گائے کی عمر دو سال اور بکرے کی ایک سال ہونا ضروری ہے اس سے کم ہو تو قربانی نہ ہو گی البتہ دُنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ جو دیکھنے میں سال کا لگے اس کی قربانی جائز ہے۔[4]

سوال: ذَبح میں کاٹی جانے والی چار رگوں کے نام بتائیے؟

جواب: وہ چار رگیں یہ ہیں: (1) حُلقوم، (2) مُری اور (3-4) وَدَجَین۔[5]

سوال: جانور کو ذَبح کرنے میں کتنی رگوں کا کٹنا ضروری ہے؟

1... مالکِ نصاب ہونے سے مُراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس ساڑھے باوَن تولے چاندی یا اُتنی مالیّت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیت کا حاجتِ اصلیہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ یا بندوں کا اِتنا قَرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذِکر کرْدَہ نصاب باقی نہ رہے۔ فُقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السَّلَام فرماتے ہیں: حاجتِ اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) سے مُراد وہ چیزیں ہیں جن کی عُمُوماً انسان کو ضرورت ہوتی ہے اور ان کے بغیر گزر اَوقات میں شدید تنگی و دشواری محسوس ہوتی ہے جیسے رہنے کا گھر، پہننے کے کپڑے، سواری، علمِ دین سے متعلّق کتابیں اور پیشے سے متعلّق اوزار وغیرہ۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص۶)

2... ابلق گھوڑے سوار، ص۶۔

3... فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۱۵۔

4... درمختار، کتاب الاضحیۃ، ۹/۵۳۳۔

5... درمختار وردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/۴۹۱-۴۹۳۔

جواب: ذبح کی چار رگوں میں سے تین کا کٹ جانا کافی ہے اور اگر چاروں میں سے ہر ایک کا اکثر حصہ بھی کٹ گیا تو جانور حلال ہے۔[1]

جانور کے پیٹ سے اگر بچہ نکلا تو کیا قربانی ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اس صورت میں قربانی ہو جائے گی۔[2]

ایک اُونٹ میں قربانی کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب: حدیث شریف کے مطابق ایک اونٹ کی قربانی میں 7 اَفراد شریک ہو سکتے ہیں۔[3]

حَجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے اُونٹ نَحر فرمائے؟

جواب: اس موقع پر حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُقَدَّس ہاتھ سے 63 اُونٹ نَحر فرمائے۔[4]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بقر عید کے دن سب سے پہلے کھانے میں کیا کھاتے؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عیدُ الاضحیٰ میں سب سے پہلے قربانی کی کلیجی تناوُل فرماتے۔[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الذبائح، ۹/۴۹۳۔

2 . . . فتاوی ھندیہ، کتاب الاضحیۃ، الباب السادس فی بیان مایستحب فی الاضحیۃ...الخ، ۵/۳۰۱۔

3 . . . مسلم، کتاب الحج، باب الاشتراک فی الھدی . . . الخ، ص ۶۸۴، حدیث: ۱۳۱۸۔

4 . . . مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی، ص ۶۳۷، حدیث: ۱۲۱۸۔

5 . . . المدخل، فصل من العوائد الردیئۃ...الخ، الموسم الاول عید الاضحی، ۱/۲۰۵۔

سوال قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

جواب قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے عِوَض ایک نیکی ملتی ہے۔[1]

سوال پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے نکاح کی اِستِطاعَت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں نکاح کرنے کے متعلق کیا حکم دیا ہے؟

جواب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی اِستِطاعَت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اَجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شَرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی اِستِطاعَت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطِعِ شہوت (یعنی شہوت کو توڑنے والا) ہے۔[2]

سوال نکاح میں کون سے اُمور کا لحاظ رکھنا مُستَحَب ہے؟

جواب نکاح میں یہ اُمور مُستَحَب ہیں: (1) عَلانِیَہ ہونا (2) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا (3) مسجد میں ہونا (4) جمعہ کے دن (5) گواہانِ عادل کے سامنے (6) عورت عمر، حَسَب (خاندانی شَرَف)، مال، عزت میں مَرد سے کم ہو اور (7) چال چلن اور اَخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (یعنی زیادہ) ہو۔[3]

---

1 . . . ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۴۹۸۔

2 . . . بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ۳/۴۲۲، حدیث: ۵۰۶۶۔

3 . . . درمختار، کتاب النکاح، ۴/۷۵۔

سوال: عورت سے اُس کی عزت یا مال کی وجہ سے نکاح کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب: رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبرت نشان ہے: جو کسی عورت سے اس کی عزت کے باعث نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ذلت میں اضافہ کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا۔ (1)

سوال: کم سے کم مَہر کتنا ہے؟

جواب: مَہر کم سے کم دس درہم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ (30.618 گرام) چاندی یا اس کی قیمت) ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا۔ (2)

سوال: کیا عورت کے مَہر معاف کر دینے سے معاف ہو جائے گا؟

جواب: عورت کُل مَہر یا جُز (کچھ) معاف کر دے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔ (3)

سوال: مَہر کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: مَہر تین قسم (کا) ہے: (1) مُعَجَّل کہ خَلْوَت سے پہلے مَہر دینا قرار پایا ہے۔ (2) مُؤَجَّل جس کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو۔ (3) مُطْلَق جس میں نہ وہ ہو نہ یہ (یعنی نہ خَلْوَت سے پہلے دینا قرار پایا ہو، نہ ہی اس کے لئے کوئی مدت مقرر ہو)۔ (4)

---

(1) ... معجم اوسط، ۲/ ۱۸، حدیث: ۱۳۴۲۔

(2) ... فتاوی ھندیۃ، کتاب النکاح، الباب السابع فی المھر، الفصل الاول، ۱/ ۳۰۳۔

(3) ... درمختار، کتاب النکاح، باب المھر، ۴/ ۲۳۹۔

(4) ... بہار شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۷۴۔

سوال: مَہر نہ دینے کی نیت سے نکاح کرنے والے کے لئے کیا وعید ہے؟

جواب: حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مَہر میں سے کچھ نہ دے گا تو جس روز مَرے گا زانی مرے گا۔[1]

سوال: کیا مرد کا پَری سے اور عورت کا جن سے نکاح ہو سکتا ہے؟

جواب: مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔[2]

سوال: بچے کو ماں کا دودھ کتنے سال تک پلانے کی اجازت ہے؟

جواب: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں اور برس سے مراد ہجری برس ہے۔[3]

سوال: کیا لڑکے اور لڑکی کو دودھ پلانے کی مدت میں کوئی فرق ہے؟

جواب: جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔[4]

سوال: کیا مدت پوری ہونے کے بعد بَطَورِ علاج دودھ پلایا جا سکتا ہے؟

جواب: مدت پوری ہونے کے بعد بَطَورِ علاج بھی دودھ پلانا جائز نہیں۔[5]

---

1 . . . معجم کبیر، ۸/۳۵، حدیث: ۷۳۰۲۔

2 . . . درمختار و ردالمحتار، کتاب النکاح، ۴/۷۰۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۷/۳۶۔ خزائن العرفان، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۹، ص ۶۳ ماخوذاً۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۲، ۷/۳۶۔

5 . . . درمختار، کتاب النکاح، باب الرضاع، ۴/۳۸۹۔

سوال: حُرمَتِ رَضاعَت یعنی نکاح حرام ہونے کے لیے دودھ پلانے کی مدت کیا ہے؟

جواب: نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلادے گی حُرمتِ نکاح ثابت ہو جائے گی۔[1]

طلاق، عدّت اور سوگ

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کونسی حلال چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلطَّلَاق یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ شے طلاق ہے۔[2]

سوال: طلاق کسے کہتے ہیں؟

جواب: نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہو جاتی ہے اس پابندی کے اُٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں اور اس کے لیے کچھ الفاظ مُقرّر ہیں۔[3]

سوال: طلاقِ بائن اور رَجعی میں کیا فرق ہے؟

جواب: طلاق کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ عورت اسی وقت نکاح سے باہر ہو جائے اسے بائن کہتے ہیں۔ دوم یہ کہ عِدّت گزرنے پر باہر ہو گی، اسے رَجعی کہتے ہیں۔[4]

سوال: کیا نشے کی حالت میں طلاق دینے سے طلاق ہو جائے گی؟

---

1. . . . بہار شریعت، حصہ ۷، ۲/ ۳۶۔
2. . . . ابوداود، کتاب الطلاق، باب کراھیۃ الطلاق، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۲۱۷۸۔
3. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۱۱۰۔
4. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۱۱۰۔

جواب: نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہو جائے گی، نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے۔ افیون کی پِینک میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہو جائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ بہر حال طلاق واقع ہو گی۔ (1)

سوال: عِدَّت سے کیا مراد ہے؟

جواب: نکاح ختم ہونے کے بعد عورت کو نکاح کی مُمانعت ہونا اور ایک مدت تک انتظار کرنا عِدَّت ہے۔ (2)

سوال: جس کا شوہر فوت ہو گیا تو اس کی عِدَّت کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًاۚ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔“ (پ۲، البقرۃ: ۲۳۴) تفسیر خزائنُ العِرفان میں ہے: یہاں غیر حاملہ کا بیان ہے جس کا شوہر مر جائے اس کی عِدَّت چار ماہ دس روز ہے۔ (3)

سوال: حاملہ عورت کی عِدَّت کیا ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (پ۲۸، الطلاق: ۴) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا

---

1. ... بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۱۱۱-۱۱۲۔
2. ... فتاوی ہندیۃ، کتاب الطلاق، الباب الثالث عشر فی العدۃ، ۱/ ۵۲۶۔
3. ... خزائن العرفان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۳۴، ص ۸۰۔

حَمل جَن لیں۔" مسئلہ: حاملہ عورتوں کی عِدَّت وضعِ حَمل (بچے کی پیدائش تک) ہے خواہ وہ عِدَّت طلاق کی ہو یا وفات کی۔[1]

سوال حمل کی کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ مدت کیا ہے؟

جواب حمل کی مدت کم سے کم چھ مہینے اور زیادہ سے زیادہ دو سال ہے۔[2]

سوال سوگ کے کیا معنی ہیں؟

جواب سوگ کے یہ معنی ہیں کہ زینت کو ترک کرے۔[3]

سوال کس عورت پر سوگ واجب ہے؟

جواب سوگ اُس پر ہے جو عاقلہ بالغہ مسلمان ہو اور موت یا طلاقِ بائن کی عدت ہو۔[4]

سوال شوہر کے مرنے پر عورت کو کتنے دن کے سوگ کا حکم ہے؟

جواب حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔[5]

سوال قریبی رشتے دار کے مر جانے پر عورت کو کتنے دن سوگ کرنے کی اجازت ہے؟

---

1. ... خزائن العرفان، پ۲۸، الطلاق، تحت الآیۃ:۴، ص ۱۰۳۳۔
2. ... ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی ثبوت النسب، ۵/ ۲۳۴۔
3. ... بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۲۴۲۔
4. ... بہارِ شریعت، حصہ ۸، ۲/ ۲۴۳۔
5. ... بخاری، کتاب الجنائز، باب احداد المرأۃ علی غیر زوجھا، ۱/ ۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۰۔

جواب کسی قریبی کے مرنے پر عورت کو تین دن تک سوگ کرنے کی اجازت ہے اس سے زائد کی نہیں اور عورت شوہر والی ہو تو شوہر اس سے بھی منع کر سکتا ہے۔[1]

قَسَم

سوال یمین یعنی قَسَم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب قَسَم کی تین قِسمیں ہیں: (1) غَمُوس (2) لَغْو (3) مُنْعَقِدَہ۔[2]

سوال یمینِ غموس کسے کہتے ہیں؟

جواب غموس یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی معاملے) پر دانِسْتَہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے۔[3]

سوال یمینِ غموس کا حکم بتائیں؟

جواب یمینِ غموس کھانے والا سخت گُنہگار ہوا، اِستِغْفار و توبہ فرض ہے مگر کَفّارہ لازم نہیں۔[4]

سوال یمینِ لَغْو کسے کہتے ہیں؟

جواب لَغْو یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ اَمر (یعنی معاملے) پر اپنے خیال میں (یعنی غلط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الطلاق، فصل فی الحداد، ۲۲۳/۵۔

2 . . . فتاوی هندية، کتاب الأيمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا . . . الخ، ۵۲/۲۔

3 . . . فتاوی هندية، کتاب الأيمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا . . . الخ، ۵۲/۲۔

4 . . . فتاوی هندية، کتاب الأيمان، الباب الثانی فیما یکون یمینا . . . الخ، ۵۲/۲۔

خلاف (یعنی اُلٹ) ہو۔[1]

یمینِ لَغْو کا حکم بتائیں؟

جواب: یمینِ لَغْو معاف ہے اور اس پر کَفّارہ نہیں۔[2]

یمینِ مُنْعَقِدَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: یمینِ مُنْعَقِدَہ یہ ہے کہ مُسْتَقْبِل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائی۔[3]

یمینِ مُنْعَقِدَہ کا حکم بتائیں؟

جواب: یمینِ مُنْعَقِدَہ میں اگر قسم توڑے گا کفّارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گُنہگار بھی ہو گا۔[4]

جھوٹی قسم کھانے سے متعلق نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا فرمان ہے؟

جواب: نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔“[5]

سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

جواب: پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے۔[6]

---

1 . . . فتاوی هندية، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا . . . الخ، ۲/ ۵۲۔

2 . . . بہارِ شریعت، ۲/ ۲۹۹، ملخصاً۔

3 . . . فتاوی هندية، كتاب الأيمان، الباب الثاني فيما يكون يمينا . . . الخ، ۲/ ۵۲۔

4 . . . بہارِ شریعت، ۲/ ۲۹۹۔

5 . . . بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب یمین الغموس، ۴/ ۲۹۵، حدیث: ۶۶۷۵۔

6 . . . خزائن العرفان، پ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۲۲، ص۲۸۹۔

غلطی سے قسم کھالی تو کیا اُس پر بھی کَفّارہ ہو گا؟

جواب غلطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی پلاؤ اور زبان سے نکل گیا کہ ”خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا۔“ تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کَفّارہ دینا ہو گا۔[1]

بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر قسم توڑی تو بھی کَفّارہ دینا ہو گا؟

جواب قسم توڑنا کسی کے مجبور کرنے سے ہو یا بھول چُوک سے ہر صورت میں کَفّارہ ہے۔[2]

کیا دوسرے کے قسم دِلانے سے قسم ہو جائے گی؟

جواب دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی۔ مثلاً کہا: تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو۔ تو اِس کہنے سے (جس سے کہا گیا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کَفّارہ لازم نہیں۔[3]

لُقْطَہ

لُقْطَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب لُقْطَہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔[4]

لُقْطَہ کس صورت میں اٹھالینا مُستَحَب ہے؟

جواب پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دے دوں گا تو اٹھالینا مُستَحَب ہے۔[5]

---

1 . . . تبیین الحقائق، کتاب الأیمان، ۳/۴۲۳۔

2 . . . تبیین الحقائق، کتاب الأیمان، ۳/۴۲۳۔

3 . . . بہارِ شریعت، ۲/۳۰۳۔

4 . . . درمختار، کتاب اللقطۃ، ۶/۴۲۱۔

5 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب اللقطۃ، ۶/۴۲۲۔

سوال: کس صورت میں لقطہ چھوڑ دینا بہتر ہے؟

جواب: اگر اندیشہ ہو کہ لقطہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے۔[1]

سوال: کس صورت میں لقطہ اٹھانا جائز نہیں؟

جواب: اگر ظنِّ غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا جائز نہیں اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے کیونکہ یہ غَصب (یعنی کسی کا مال چھین لینے) کی طرح ہے۔[2]

سوال: کس صورت میں لقطہ اٹھالینا ضروری ہے؟

جواب: اگر ظنِّ غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع اور ہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضروری ہے لیکن اگر نہ اٹھائے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔[3]

سوال: لقطہ کو استعمال کی نیت سے اٹھایا مگر پھر ندامت ہوئی تو کیا حکم ہے؟

جواب: لقطہ کو اپنے تَصرُّف میں لانے کیلئے اٹھایا پھر نادِم ہوا کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہئے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بَرِیُٔ الذِّمّہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کردے۔[4]

سوال: وہ کونسی صورت ہے کہ لقطہ اٹھایا، پھر وہیں رکھ دیا اور ضائع ہو گیا مگر تاوان نہیں؟

---

1 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب اللقطۃ، ۶/ ۴۲۲۔

2 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب اللقطۃ، ۶/ ۴۲۲۔

3 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب اللقطۃ، ۶/ ۴۲۳۔

4 . . . درمختار وردالمحتار، کتاب اللقطۃ، ۶/ ۴۲۲۔

جواب: اگر لقطہ مالک کو دینے کے لیے اٹھایا تھا مگر پھر وہیں رکھ آیا جہاں سے لایا تھا تو ضائع ہونے کی صورت میں تاوان نہیں۔[1]

کیا لقطہ کا اعلان کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، حدیثِ پاک میں اعلان کا حکم دیا گیا ہے۔[2]

لقطہ اٹھانے کے لیے کتنے عرصے تک اس کا اعلان کرنا ضروری ہے؟

جواب: لقطہ اٹھانے والے پر اُس کی تشہیر کرنا لازم ہے یعنی بازاروں اور شارعِ عام اور مَساجِد میں اُس وقت تک اعلان کرے کہ ظَن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہو گا۔[3]

شادی میں لُٹانے کے لیے دیئے گئے پیسے کسی اور کو لُٹانے کے لیے دینا کیسا؟

جواب: شادیوں میں روپے پیسے لٹانے کے لیے جس کو دیئے وہ خود لٹائے، دوسرے کو لٹانے کے لیے نہیں دے سکتا اور کچھ بچا کر اپنے لئے رکھ لے یا گرا ہوا (روپیہ پیسہ) خود اٹھالے یہ جائز نہیں۔[4]

شادی میں چھوہارے وغیرہ لُٹانے کے لیے کسی کو دیئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: شکر چھوہارے لٹانے کو دیئے تو بچا کر کچھ رکھ سکتا ہے اور دوسرے کو بھی لُٹانے کے لیے دے سکتا ہے اور دوسرے نے لُٹائے تو اب وہ بھی لُوٹ سکتا ہے۔[5]

---

1 ۔۔۔ درمختار وردالمحتار، کتاب اللقطة، ٦/٤٢٢۔

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب اللقطة، باب في لقطة الحاج، ص ٩٥٠، حديث: ١٧٢٥۔

3 ۔۔۔ فتاوى هندية، کتاب اللقطة، ٢/٢٨٩۔

4 ۔۔۔ فتاوى خانية، کتاب اللقطة، ٢/٣٥٨۔

5 ۔۔۔ فتاوى خانية، کتاب اللقطة، ٢/٣٥٨۔

سوال: کیا کوئی ایسی دعا ہے جس کے پڑھنے سے گمی ہوئی چیز مل جائے؟

جواب: جی ہاں، جب کوئی چیز گم ہو جائے تو یہ دعا پڑھیں: "یَاجَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اِجْمَعْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ضَآلَّتِیْ" ضَآلَّتِی کی جگہ اس گُمشُدہ چیز کا نام ذکر کرے وہ چیز مل جائے گی۔ امام نَوَوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اس کو میں نے آزمایا ہے گمی ہوئی چیز جلد مل جاتی ہے۔[1]

وقف اور چندہ

سوال: وَقْف کے کیا معنی ہیں؟

جواب: وقف کے یہ معنی ہیں کہ کسی شے کو اپنی مِلک سے خارج کرکے خالص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مِلک کر دیا جائے اس طرح کہ اس کا نفع بندگانِ خدا میں سے جس کو چاہے ملتا رہے۔[2]

سوال: وقف کی چیز میں مالکانہ تَصَرُّف کرنا کیسا ہے؟

جواب: وقف میں تصرفِ مالکانہ حرام ہے اور مُتَوَلّی جب ایسا کرے تو فرض ہے کہ اسے نکال دیں اگرچہ (وہ) خود واقِف (یعنی وقف کرنے والا ہی) ہو۔[3]

سوال: چندہ کیسے استعمال کیا جائے؟

جواب: چندے کا اُصول یہ ہے کہ جس مَدّ (یعنی عُنوان) میں وُصول کیا اُس کے علاوہ کسی

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب اللقطة، مطلب سرق مکعبه ووجد مثله اودونه، ۶/۴۳۸۔

2 . . . وقف کے شرعی مسائل، ص ۳۰۔

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۱۶۲۔

اور مَدّ میں استعمال کرنا گناہ ہے۔ [1]

سوال: اجتماع کے لیے کیا گیا چندہ بچ گیا تو کیا کریں؟

جواب: چندہ دینے والے اگر معلوم ہوں تو بچی ہوئی رقم اُنہیں کو لوٹانی ضروری ہے، اُن کی اجازت کے بغیر کسی دوسرے مَصْرَف میں استعمال کرنا جائز نہیں اور اگر معلوم نہ ہوں تو جس کام کے لئے چندہ دینے والوں نے دیا تھا اسی میں صَرف کریں (مثلاً سنّتوں بھرے اجتماع کے لئے دیا تھا تو کسی دوسرے سنّتوں بھرے اجتماع پر خرچ کریں) اگر اس طرح کا کوئی دوسرا کام نہ پائیں تو فُقَرا پر تَصَدُّق کریں۔ [2]

سوال: رمضانُ المبارک میں لوگ مسجد میں جو اِفطاری بھجواتے ہیں کیا غیر روزہ دار اُسے کھا سکتا ہے؟

جواب: جو اِفطاری روزہ داروں کے لیے بھیجی جاتی ہے وہ غیر روزہ دار نہیں کھا سکتا، بِالفرض کوئی مریض یا مُسافر ہے یا کسی وجہ سے اُس کا روزہ ٹوٹ چکا ہے تو وہ اُس اِفطاری میں شریک نہ ہو۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: غیر روزہ داروں کو اس کا کھانا حرام ہے۔ [3]

سوال: کیا مُتَوَلّی مسجد کا چندہ کسی کو اُدھار دے سکتا ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: مُتَوَلّی کو رَوا (یعنی جائز) نہیں کہ مالِ وَقْف کسی کو قرض (دے) یا بَطَورِ قرض اپنے تَصَرُّف

1... فتاویٰ امجدیہ، ۳/ ۳۸، ۳۹، چندے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۰۔

2... چندے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۲-۲۳۔

3... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۸۷۔

میں لائے۔[1]

سوال: کیا بچ جانے کی صورت میں مدرسے میں پکایا گیا کھانا محلے میں تقسیم کرسکتے ہیں؟

جواب: وہ کھانا جو مدرسے میں پکایا گیا ہو اور بچ جائے، دوسرے وَقْت طَلَبہ بھی نہ کھائیں، خراب ہوجانے کا اندیشہ ہونے کی صُورت میں محلے یا عام مسلمانوں میں تقسیم کرسکتے ہیں۔[2]

سوال: اپنی دکان پر یا گھر میں پینے کے لیے مسجد یا مدرسے کے کولر سے ٹھنڈا پانی بھر کرلے جانا کیسا؟

جواب: ناجائز ہے، مُؤَذِّن، خادم یا امام بلکہ مُتَوَلّی بھی چندے کی ان چیزوں کو خلافِ شریعت استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔[3]

سوال: کسی سے مدرسے کا ڈیسک ٹوٹ گیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس کی اپنی غَلَطی سے ڈَیسک ٹوٹا یا کوئی سا نقصان ہوا تو تاوان دینا ہوگا اگر اپنی غَلَطی سے ایسا نہیں ہوا تو اِس پر مُؤَاخَذَہ نہیں۔[4]

سوال: مدرسے کے ڈیسک، دروازے اور دیوار وغیرہ پر کچھ لکھنا کیسا؟

جواب: مدرسہ اور مسجد کی چیزوں پر کُجا، کسی دوسرے کے مکان، دُکان دیوار، دروازے یا گاڑی اور بس وغیرہ چیزوں پر بھی بِلا اجازتِ شرعی کچھ لکھنا اسٹیکر یا اِشتہار

---

1. ... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۵۷۴۔
2. ... چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۵۵۔
3. ... چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۵۷۔
4. ... چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۶۱۔

چسپاں کرنا ممنوع ہے۔[1]

زکوٰۃ وفِطرے کا حیلہ کرنے کا آسان طریقہ بتایئے؟

جواب: کسی فقیرِ شَرعی کو یا اس کے وکیل کو مالِ زکوٰۃ وفِطرہ کا مالِک بنادیا جائے مثلاً اُس کو نوٹوں کی گڈّی یہ کہہ کر دیدی کہ یہ آپ کی مِلک ہے۔ وہ اُس کو ہاتھ میں لے کر یا کسی طرح قبضہ کرلے اب یہ اِس کا مالک ہو گیا اور کسی بھی کام (مثلاً مسجد کی تعمیر وغیرہ) میں صَرف کردے۔ یوں زکوٰۃ ادا ہونے کے ساتھ ساتھ دونوں ثواب کے بھی حقدار ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔[2]

مَدَنی قافلے کے اختتام پر اگر مُشترکہ رقم بچ جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: واجِب ہے کہ پائی پائی کا حساب کرکے ہر ایک کو اُس کے حصّے کی رقم لوٹادی جائے۔ ہاں جو مرضی سے اپنے حصّے کی رقم کسی کارِ خیر میں دینا چاہے تو دے سکتا ہے، باہم مشورہ سے مثلاً یہ بھی طے کیا جاسکتا ہے کہ ہم بچی ہوئی رقم اُسی مسجد کے چندے میں پیش کردیتے ہیں۔[3]

مسجد

کونسی عمارت شیطان سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے؟

جواب: مَروی ہے کہ اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ۔ یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔[4]

---

1 . . . چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۶۱۔

2 . . . چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۷۱۔

3 . . . چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۹۲۔

4 . . . مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الزھد، باب ماجاء فی لزوم المساجد، ۸/۱۷۲، حدیث: ۴۔

سوال: رضائے الٰہی کے لیے مسجد بنانے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ایک مسجد بنائے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔[1]

سوال: کسی عمارت کے مسجد ہونے کے لیے کیا ضروری ہے؟

جواب: مسجد ہونے کے لیے یہ ضرور ہے کہ بنانے والا کوئی ایسا فعل کرے یا ایسی بات کہے جس سے مسجد ہونا ثابت ہوتا ہو محض مسجد کی سی عمارت بنا دینا مسجد ہونے کیلئے کافی نہیں۔[2]

سوال: مسجد بنائی اور جماعت کی اجازت دے دی تو کیا یہ مسجد ہونے کیلئے کافی ہے؟

جواب: مسجد بنائی اور جماعت سے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی مسجد ہو گئی اگرچہ جماعت میں دو ہی شخص ہوں مگر یہ جماعت عَلَی الْاِعْلان یعنی اذان و اِقامت کے ساتھ ہو۔[3]

سوال: مسجدیں خوشبودار رکھنے کے متعلق حدیثِ پاک میں کیا حکم ہے؟

جواب: اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَحلّوں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور یہ کہ وہ صاف اور خوشبودار رکھی جائیں۔[4]

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب المساجد، باب من بنی للہ مسجدا، ۱/۴۰۸، حدیث: ۷۳۷۔

2 . . . فتاوی خانیۃ، کتاب الوقف، باب الرجل یجعل دارہ . . . الخ، ۲/۲۹۶۔ بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/۵۵۷۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۵۵۷۔

4 . . . ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب اتخاذ المساجد فی الدور، ۱/۱۹۷، حدیث: ۴۵۵۔

سوال: کونسے صحابی مسجدِ نَبَوی شریف میں خوشبو کی دھونی دیتے تھے؟

جواب: امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جمعۃ المبارک کے دن مسجدِ نَبَوی شریف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں خوشبو کی دھونی دیا کرتے تھے۔[1]

سوال: منہ میں بدبو ہو تو کیا مسجد جاسکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں! مُنہ میں بدبو ہو تو مسجد میں جانا حرام ہے۔[2]

سوال: مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب سے (مسجد میں) داخل ہو باہر آنے تک اعتکاف کی نیت کرلے انتظارِ نماز وادائے نماز کے ساتھ اعتکاف کا بھی ثواب پائے گا۔[3]

سوال: کچا لہسن اور کچی پیاز کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچا لہسن اور کچی پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک کہ بو باقی ہو۔[4]

سوال: مسجد میں کونسی بدبو دار چیزوں کی ممانعت ہے؟

جواب: (1) کچا لہسن (2) کچی پیاز (3) گَندنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) (4) مُولی (5) کچا گوشت (6) مِٹّی کا تیل (7) وہ دِیاسَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو (8) رِیاح خارج کرنا (9) بدبو دار زخم (10) کوئی بدبو دار دوا لگانا۔[5]

---

1. ۔۔۔ مسند ابی یعلی، مسند عمر بن الخطاب، ۱/ ۱۰۳، حدیث: ۱۸۵۔
2. ۔۔۔ فتاوی رضویہ، ۷/ ۳۸۴، ملخصاً۔
3. ۔۔۔ فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۶۷۴۔
4. ۔۔۔ بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۴۸۔
5. ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی الغرس فی المسجد، ۲/ ۵۲۵۔

سوال: مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: مسجد میں دنیا کی باتیں کرنی مکروہ ہیں۔ مسجد میں کلام کرنا نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے، یہ جائز کلام کے متعلق ہے ناجائز کلام کے گناہ کا کیا پوچھنا۔[1]

سوال: مسجد کے کچھ آداب بیان کریں؟

جواب: (1) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دَھمک پیدا ہو منع ہے۔ (2) مسجد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ (3) مسجد میں جھاڑو دینے میں جو گرد اور کُوڑا وغیرہ نکلے وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے اَدَبی ہو۔ (4) مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہِستہ سے رکھ دی جائے۔ (5) وُضُو کرنے کے بعد اَعضائے وُضُو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (6) مسجد میں اگر چھینک یا کھانسی آئے تو کوشش کریں آہِستہ آواز نکلے۔ (7) مَسخَرہ پَن ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔ (8) مسجد میں کسی طرف پاؤں نہ پھیلائے۔[2]

کسب اور تجارت

سوال: سب سے بہتر کمائی کونسی ہے؟

جواب: حضورِ اَنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے بہتر غذا وہ ہے جو

---

1 ... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۹۹۔

2 ... نیکی کی دعوت، ص ۴۱۷-۴۲۰ ملخصاً وملتقطاً۔

انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھائے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنی کمائی سے کھاتے تھے۔[1]

سوال: اِسلام میں حلال کمائی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حلال روزی طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے۔[2]

سوال: جھوٹ سے رزق میں کیا اثر پڑتا ہے؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک عمر میں اضافہ کرتا، جھوٹ رزق میں کمی کرتا اور دعا قضا کو ٹال دیتی ہے۔[3]

سوال: تاجر کو کیسا ہونا چاہئے؟

جواب: حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں، جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت نہ کریں، وعدہ کریں تو خلاف ورزی نہ کریں، جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں برائی نہ نکالیں اور جب کچھ بیچیں تو اس کی بیجا تعریف نہ کریں، جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو دینے میں پس و پیش نہ کریں اور جب انہوں نے کسی سے لینا ہو تو وصولی کے لیے تنگی نہ کریں۔[4]

---

1 . . . بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، ۲/ ۱۱، حدیث: ۲۰۷۲۔

2 . . . شعب الایمان، الستون من شعب الایمان . . . الخ، ۶/ ۴۲۰، حدیث: ۸۷۴۱۔

3 . . . الکامل لابن عدی، ۶۰۰ – خالد بن اسماعیل . . . الخ، ۳/ ۴۷۹۔

4 . . . شعب الایمان، الرابع والثلاثون من شعب الایمان . . . الخ، ۴/ ۲۲۱، حدیث: ۴۸۵۴۔

سوال: کیا کمانے کے لیے بھی علمِ دین ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں کیونکہ حرام روزی سے وہی بچ سکے گا جسے حلال و حرام کا علم ہو گا۔ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حکم فرمادیا تھا کہ ہمارے بازار میں وہی خرید و فروخت کریں جو فقیہ (یعنی علم والے) ہوں۔[1]

سوال: کس تاجر پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرماتا ہے؟

جواب: وہ تاجر جو بہت قسمیں کھا کر اپنا مال بیچتا ہے۔[2]

سوال: عام مسلمانوں کی طرح کس چیز کا حکم پیغمبروں کو بھی دیا گیا؟

جواب: حضور امامُ الْاَنبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا، ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًاؕ-اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌؕ(۵۱)﴾ (پ۱۸، المؤمنون: ۵۱) ترجمۂ کنز الایمان: ”اے پیغمبرو پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اچھا کام کرو میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔“ اور فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو کھاؤ ہماری دی ہوئی ستھری چیزیں۔“[3]

سوال: بھیک مانگنے سے بچنے والوں کے لیے حدیث شریف میں کیا خوشخبری ہے؟

جواب: سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے:

---

1 . . . ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۲۹، حدیث: ۴۸۷۔

2 . . . شعب الایمان، الرابع والثلاثون من شعب الایمان . . . الخ، ۴/ ۲۲۰، حدیث: ۴۸۵۳۔

3 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب قبول الصدقۃ من الکسب . . . الخ، ص ۵۰۶، حدیث: ۱۰۱۵۔

جو کوئی بھیک نہ مانگنے کا ضامن بن جائے میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔[1]

سچا اور امانت دار تاجر قیامت میں کس کے ساتھ ہو گا؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: سچا اور امانت دار تاجر نبیوں، صِدّیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہو گا۔[2]

ابُو البَشر حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے کونسا پیشہ اختیار فرمایا؟

جواب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اولاً کپڑا بُننے کا کام کیا[3] اور بعد میں کھیتی باڑی کو اختیار فرمایا۔[4]

حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا ذریعۂ مَعاش کیا تھا؟

جواب حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا ذریعۂ مَعاش لکڑی کا کام (بڑھئی کا پیشہ) تھا۔[5]

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا مبارک پیشہ کیا تھا؟

جواب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔[6]

قرض دے کر اُس پر نفع لینا کیسا ہے؟

---

1 ... ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، ۲/۱۷۰، حدیث: ۱۶۴۳۔

2 ... ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار... الخ، ۳/۵، حدیث: ۱۲۱۳۔

3 ... فردوس الأخبار، باب اللام والالف، ۲/۴۱۵، حدیث: ۷۵۵۲۔

4 ... مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین... الخ، ذکر حرف الانبیاء علیھم السلام، ۳/۴۹۱، حدیث: ۴۲۲۱۔

5 ... مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین... الخ، ذکر حرف الانبیاء علیھم السلام، ۳/۴۹۱، حدیث: ۴۲۲۱۔

6 ... مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین... الخ، ذکر حرف الانبیاء علیھم السلام، ۳/۴۹۱، حدیث: ۴۲۲۱۔

جواب: امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۷، صفحہ ۷۱۳ پر فرماتے ہیں: قرض دینے والے کو قرض پر جو نفع وفائدہ حاصل ہو وہ سب سود اور نرا حرام ہے۔ حدیث میں ہے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَ رِبًا۔ قرض سے جو فائدہ حاصل کیا جائے وہ سود ہے۔[1]

سوال: قرآنِ کریم میں سود کی مذمت کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: قرآنِ کریم کی سورۂ بقرۃ کی آیت 275 تا 279 میں سود کی بھرپور مذمت فرمائی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سود کھانے والے بروزِ قیامت ایسے کھڑے ہوں گے جیسے آسیب زَدہ شخص سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے گرتے پڑتے چلتا ہے، اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام کیا ہے، سود نہ چھوڑنے والا مدتوں دوزخ میں رہے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سود کو ہلاک (برکت سے محروم) کرتا ہے پس اگر تم سود نہیں چھوڑتے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے لڑائی کے لیے تیار ہو جاؤ۔

سوال: حدیث شریف میں سود کی کیا مذمت بیان ہوئی ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ حضور سیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سود لینے والے، سود دینے والے، اس کی تحریر لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر ہیں۔[2] اور ارشاد فرمایا: سود کا گناہ

---

1 . . . مسند حارث، کتاب البیوع، باب فی القرض یجر المنفعۃ، ۱ / ۵۰۰، حدیث: ۴۳۷۔

2 . . . مسلم، کتاب المساقاۃ، باب لعن آکل الربا وموکلہ، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۸۔

ایسے ستر گناہوں کے برابر ہے جن میں سب سے کم درجہ کا گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی ماں سے بدکاری کرے۔[1]

سوال: بینک میں دُگنا ہونے کے لیے پیسہ جمع کرنا کیسا ہے؟

جواب: بینک میں اس طرح پیسہ جمع کروانا ناجائز و حرام ہے کیونکہ اس پر جو منافع مل رہا ہے یہ سود ہے اور سود کو اللہ جَلَّ مَجْدُہٗ نے قرآنِ مجید میں حرام قرار دیا ہے۔[2]

سوال: دکاندار کو مخصوص رقم پیشگی دینا اور تھوڑا تھوڑا سامان خرید کر پیسے کٹواتے رہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح روپیہ دینا ممنوع ہے کہ اس قرض سے یہ نفع ہوا کہ اپنے پاس رہنے میں پیسے ضائع ہونے کا اِحتمال تھا اب یہ احتمال جاتا رہا اور قرض سے نفع اٹھانا جائز نہیں۔[3]

سوال: کیا موبائل کمپنی سے ایڈوانس بیلنس لینا سودی معاملہ ہے؟

جواب: یہ ہرگز سود نہیں ہے بلکہ ایک جائز طریقہ ہے کیونکہ یہ اجارہ ہے قرض نہیں ہے کیونکہ یہاں کمپنی سے پیسے وصول نہیں کئے جارہے بلکہ ان کی سروس استعمال کی جارہی ہے۔ البتہ اس کو لون (Loan) کا نام نہ دیا جائے کیونکہ اس سے یہ شُبہ ہوتا ہے کہ کمپنی قرض دے کر اس پر نفع وصول کررہی ہے۔[4]

---

1 . . . معجم اوسط، ۵/ ۲۲۷، حدیث: ۷۱۵۱۔

2 . . . دار الافتاء اہلسنت۔

3 . . . درمختار، کتاب الحظر والإباحة، فصل في البیع، ۹/ ۶۴۹۔

4 . . . دار الافتاء اہلسنت۔

سوال: سود سے بچنے کے کوئی دو علاج بیان کیجئے؟

جواب: (1) انسان قناعت اختیار کرے، اس طرح وہ مال کی حرص سے بچے گا اور حرام ذرائع اختیار نہیں کرے گا۔ (2) ہر دَم موت کو یاد رکھا جائے، جب یہ سوچ بن جائے گی کہ مرنا ہے اور موت کا کوئی بھروسا نہیں کب آجائے تو حرام روزی کی طرف بڑھنے سے رُکنا نصیب ہو جائے گا (اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)۔[1]

سوال: کوئی چیز گروی رکھوا کر قرض لیا ہو تو کیا اُس چیز کو استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں، اسے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔[2]

سوال: احادیثِ کریمہ میں قرض دینے کے کیا فضائل آئے ہیں؟

جواب: حضور تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض صدقہ ہے۔[3] اور یوں ہی ارشاد فرمایا: صدقے کا ثواب دس گُنا جبکہ قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گُنا ہے۔[4]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرض کی واپسی کا مطالبہ کرتے تھے نہ قرض کو ہِبہ کرتے اس کی کیا وجہ تھی؟

جواب: امامِ اہلسنّت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: میرے پندرہ سو روپے لوگوں پر قرض ہیں، جب قرض دیا یہ خیال کر لیا کہ دے دے تو

---

1. ...حرص، ص۵۸- ۶۵ ماخوذاً۔
2. ...فتاوی ھندیۃ، کتاب البیوع، الباب التاسع عشر فی القرض...الخ، ۳/ ۲۰۴، ۲۰۳۔
3. ...معجم اوسط، ۲/ ۳۴۵، حدیث: ۳۴۹۸۔
4. ...ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، ۳/ ۱۵۴، حدیث: ۲۴۳۱۔

خیر ورنہ طلب نہ کروں گا۔ جن صاحبوں نے قرض لیا دینے کا نام نہ لیا۔ (پھر فرمایا) جب یوں قرض دیتا ہوں تو ہِبہ کیوں نہیں کر دیتا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوسرے پر دَین (یعنی قرض) ہو اور اس کی میعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی خیرات کا ثواب ملتا ہے جتنا دَین ہے۔[1] اِس ثوابِ عظیم کے لئے میں نے قرض دیئے، ہِبہ نہ کئے کہ پندرہ سو روپے روز میں کہاں سے خیرات کرتا۔[2]

سوال: مقروض اگر تنگدَست ہو تو اسے مہلت دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: رسولُ الله صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے نجات بخشے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔[3]

سوال: قرض لیتے وقت چیز کی قیمت کم تھی مگر لوٹاتے وقت زیادہ ہو جائے تو کیا اب وہی چیز دینی ہو گی یا کم قیمت شے بھی دے سکتے ہیں؟

جواب: قرض کی ادائیگی میں چیز کے سَستے اور مہنگے ہونے کا اعتبار نہیں ہوتا، وہی چیز واپس کرنی ہوتی ہے۔ لہٰذا چیز مہنگی ہو جائے یا سَستی وہی چیز لوٹائی جائے گی۔[4]

---

1 ... مسند امام احمد، مسند عمران بن حسین، ۷/۲۲۴، حدیث: ۱۹۹۹۷۔

2 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۹۱۔

3 ... مسلم، کتاب المساقاۃ ... الخ، باب فضل انظار المعسر، ص ۸۴۵، حدیث: ۱۵۶۳۔

4 ... درمختار، کتاب البیوع، باب المرابحۃ والتولیۃ، فصل فی القرض، ۷/۴۰۸۔

کس صورت میں کھانا کھانا فرض ہے؟

جواب اگر بھوک کا اتنا غلبہ ہو کہ جانتا ہو کہ نہ کھانے سے مر جائے گا تو اتنا کھالینا جس سے جان بچ جائے فرض ہے اور اس صورت میں اگر نہیں کھایا یہاں تک کہ مر گیا تو گُنہگار ہوا۔ (1)

"پیٹ کا قُفْلِ مدینہ" کسے کہتے ہیں؟

جواب اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا "پیٹ کا قُفْلِ مدینہ" لگانا ہے۔ (2)

اِمام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی نے تندرستی کے لیے کیا رہنما اصول بتایا ہے؟

جواب حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: "کھانے سے پہلے بھوک لگی ہونا ضروری ہے، جو کوئی کھانا شروع کرتے وقت بھی بھوکا ہو اور ابھی بھوک باقی ہو اور ہاتھ کھینچ لے وہ ہرگز طبیب کا محتاج نہ ہو گا۔" (3)

قیامت کے دن کون لوگ بھوکے ہوں گے؟

جواب حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں پیٹ بھر کے کھانے والے کل آخرت میں بھوکے ہوں گے۔ (4)

---

1 . . . درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/۵۵۹۔

2 . . . فیضانِ سنت، ص ۶۴۳۔

3 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، ۲/۵۔

4 . . . معجم کبیر، ۱۱/۲۱۳، حدیث: ۱۱۶۹۳۔

سوال: پیٹ بھر کر کھانا کس صورت میں مُستحب ہے؟

جواب: اس لیے سیر ہو کر کھانا کہ نَوافِل کثرت سے پڑھ سکے گا اور پڑھنے پڑھانے میں کمزوری پیدا نہ ہوگی، اچھی طرح اس کام کو انجام دے سکے گا یہ مَنْدُوب ہے۔[1]

سوال: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ کتنی بار کھانا کھاتے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور تاجدارِ نبوّت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اگر صبح کو کھانا کھالیتے تو رات کو نہ کھاتے اور اگر رات کو کھانا کھاتے تو صبح کو تناوُل نہ فرماتے۔[2]

سوال: کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے کا مَسْنُون طریقہ بیان کریں؟

جواب: سنت یہ ہے کہ قبلِ طعام اور بعدِ طعام دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے جائیں، بعض لوگ صرف ایک ہاتھ یا فقط انگلیاں دھولیتے ہیں بلکہ صرف چٹکی دھونے پر کِفایَت کرتے ہیں اس سے سنت ادا نہیں ہوتی۔[3]

سوال: سب سے پہلی بدعت کونسی ظاہر ہوئی؟

جواب: حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: سلطانِ مدینہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد سب سے پہلی بدعت(4) پیٹ بھر کر کھانے کی پیدا ہوئی جب لوگوں کے پیٹ بھر جاتے ہیں تو ان کے نفس دنیا کی طرف سَرکش ہو جاتے ہیں۔"[5]

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/ ۵۶۰۔

2 . . . مسند الشامیین، الوضین عن عطا بن ابی رباح، ۱/ ۳۷۴، حدیث: ۶۵۰۔

3 . . . بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۳۷۶۔

4 . . . اس بدعت سے مراد مباح یعنی جائز بدعت ہے۔ 5 . . . قوت القلوب، الفصل التاسع والثلاثون، ۲/ ۲۸۳۔

برتن کھانا کھانے والے کے لئے کب استغفار کرتا ہے؟

جواب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔[1]

بروزِ قیامت کس شخص پر حساب کی شِدّت نہ ہو گی؟

جواب حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اُس بھوکے پر حساب کی شدّت نہ ہو گی جس نے (دنیا میں) فاقہ اور بھوک پر صَبر کیا ہو گا۔[2]

حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کتنے لقمے کھایا کرتے تھے؟

جواب امیر المومنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سات یا نو لقموں سے زیادہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔[3]

مومن اور کافر و منافق کے کھانے میں کیا فرق ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا مُنافق سات آنتوں میں کھاتا ہے۔[4]

حدیثِ پاک میں مہمان کے اِکرام کی اہمیت کس طرح بیان ہوئی ہے؟

---

1 ... ترمذی، کتاب الاطعمہ، باب ماجاء فی اللقمۃ تسقط، ۳/۳۱۵، حدیث: ۱۸۱۱۔

2 ... البدور السافرۃ، ص: ۲۱۲۔

3 ... احیاء العلوم، کتاب کسر الشھوتین، ۳/۱۱۱۔

4 ... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب المؤمن یأکل فی معی واحد، ۳/۵۲۶، حدیث: ۵۳۹۳۔

جواب: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ (1) وہ مہمان کا اِکرام کرے (2) اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور (3) وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔[1]

سوال: مہمان کے لیے کونسی چار باتیں ضروری ہیں؟

جواب: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خوش ہو (3) صاحبِ خانہ کی اجازت کے بغیر وہاں سے نہ اٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دعا کرے۔[2]

سوال: اگر ہماری مہمان نوازی نہ کرنے والا ہمارے ہاں آئے تو ہم کیا کریں؟

جواب: ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا، اس نے میری مہمانی نہیں کی، اب وہ میرے یہاں آئے تو میں اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں؟ ارشاد فرمایا: ”بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔“[3]

سوال: کیا مہمان میزبان کے گناہ معاف ہونے کا سبب بھی بنتا ہے؟

جواب: جی ہاں، حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب کوئی مہمان کسی کے یہاں آتا ہے تو اپنا رزق لے کر آتا ہے اور جب اس کے یہاں سے جاتا ہے تو صاحبِ خانہ کے گناہ بخشے جانے کا سبب ہوتا ہے۔[4]

---

1 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار۔۔۔الخ، ص ۴۴، حدیث: ۷۷۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۳۹۴۔

3 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الاحسان والعفو، ۳/ ۴۰۵، حدیث: ۲۰۱۳۔

4 . . . کشف الخفاء، حرف الضاد المعجمۃ، ۲/ ۳۳، حدیث: ۱۶۴۱۔

سوال: مہمان کو رخصت کرنے کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[1]

سوال: جس کو دعوتِ ولیمہ دی گئی اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا سنتِ مُؤَکَّدہ ہے جبکہ وہاں کوئی گناہ مثلاً گانے باجے کا کام اور کوئی اور شرعی رکاوٹ نہ ہو، قبول کرنے کا معنی وہاں جانا ہے، کھانے نہ کھانے میں اختیار ہے۔[2]

سوال: سب سے بُرا کھانا کونسا ہے؟

جواب: حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے برا کھانا ولیمے کا وہ کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جائیں اور غریب محتاج لوگوں کو نہ پوچھا جائے۔[3]

سوال: دعوتِ ولیمہ کتنے دن ہو سکتی ہے؟

جواب: دعوتِ ولیمہ پہلے دن یا اس کے بعد دوسرے دن بس ان ہی دو دن تک ہو سکتی ہے۔ اس کے بعد کی تو وہ سنت نہیں بلکہ رِیا و سُمْعَہ (یعنی لوگوں کو دکھانا سنانا ہے)۔[4]

سوال: حضرتِ صفیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے ولیمہ میں کیا کھلایا گیا تھا؟

---

1 ... ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الضیافۃ، ۴/ ۵۲، حدیث: ۳۳۵۸۔

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۵۵ ماخوذاً۔

3 ... بخاری، کتاب النکاح، باب من ترک الدعوۃ ... الخ، ۳/ ۴۵۵، حدیث: ۵۱۷۷۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۳۷۶۔

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے ولیمے میں ستو اور کھجوریں تھیں۔[1]

سوال: بِن بلائے دعوت میں جانے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

جواب: ایسے شخص کے متعلق حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان ہے: جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری (یعنی لوٹ مار) کر کے نکلا۔[2]

سوال: دعوت میں بوڑھے اور جوان دونوں ہوں تو پہلے کس کے ہاتھ دُھلائے جائیں؟

جواب: کھانے سے قبل جوانوں کے ہاتھ پہلے دھلائے جائیں اور کھانے کے بعد پہلے بوڑھوں کے ہاتھ دھلائے جائیں، اس کے بعد جوانوں کے۔[3]

سوال: کس صورت میں میزبان کو مہمانوں کے ساتھ کھانے پر بیٹھنا چاہئے؟

جواب: اگر مہمان تھوڑے ہوں تو میزبان ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جائے کہ یہی تقاضائے مُرَوَّت ہے اور بہت سے مہمان ہوں تو ان کے ساتھ نہ بیٹھے بلکہ ان کی خدمت اور کِھلانے میں مشغول ہو۔[4]

لباس انگوٹھی اور زیور

سوال: کتنا لباس فرض ہے؟

جواب: اتنا لباس جس سے سَتْرِ عورت[5] ہو جائے اور گرمی سردی کی تکلیف سے بچے

---

1 ... ترمذی، کتاب النکاح، باب ماجاء فی الولیمة، ۲/۳۴۹، حدیث: ۱۰۹۷۔

2 ... ابوداود، کتاب الاطعمة، باب ماجاء فی اجابة الدعوة، ۳/۴۷۹، حدیث: ۳۷۴۱۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۳۷۶۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۳۹۴۔

5 ... بدن کا جو حصہ چُھپانا فرض ہے اُسے چھپانے کو "سَتْرِ عورت" کہتے ہیں، مرد کے لیے اس کی مقدار ناف کے نیچے سے

فرض ہے۔[1]

سوال ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے کی کیا وعید ہے؟

جواب حضور نبیِّ مُحْتَشَم، شفیعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کپڑا ٹخنے سے نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔[2]

سوال کپڑوں میں دامن اور آستین کی لمبائی کتنی ہونی چاہیے؟

جواب سنت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور آستین کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔[3]

سوال نابالغ لڑکوں کو ریشمی کپڑے پہنانے کا حکم بیان کریں؟

جواب نابالغ لڑکوں کو بھی ریشم کے کپڑے پہنانا حرام ہے اور گناہ پہنانے والے پر ہے۔[4]

سوال کیا ریشم کا لحاف اوڑھ سکتے ہیں؟

جواب ریشم کا لحاف اوڑھنا ناجائز ہے کہ یہ بھی لُبس (پہننے) میں داخل ہے۔[5]

سوال اُون اور بالوں کے کپڑے سب سے پہلے کس نے پہنے؟

گھٹنوں کے نیچے تک ہے جبکہ عورت کے لیے سارا بدن چھپانا ضروری ہے سوائے منہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے نیز سر کے لٹکتے بالوں، گردن اور کلائیوں کا چھپانا بھی فرض ہے۔(بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۸۱ ملخصا)

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۰۹۔

2 ... ابو داود، کتاب اللباس، باب فی قدر موضع الازار، ۴/ ۸۲، حدیث: ۴۰۹۳۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۰۹۔

4 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۵۔

5 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۱۔

جواب: اُون اور بالوں سے بنے کپڑے سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہنے۔(1)

سوال: رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگوٹھی کا نگینہ کس طرف ہوتا تھا؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی انگوٹھی کا مُقدّس نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا تھا۔(2)

سوال: انگوٹھی کس کے لیے سنت ہے؟

جواب: جن کو مُہر کرنے کی حاجت ہوتی ہے جیسے سلطان، قاضی اور علماء جو فتویٰ پر مُہر کرتے ہیں۔(3)

سوال: کس رنگ کے لباس کو حدیثِ پاک میں بہتر کہا گیا ہے؟

جواب: سفید رنگ کے لباس کو۔ نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنو کہ وہ زیادہ پاک وستھرے ہیں اور انہیں میں اپنے مُردے کَفناؤ۔(4)

سوال: مرد کو کیسی انگوٹھی پہننا جائز ہے؟

جواب: صرف چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگینے والی جائز ہے جو وزن میں ساڑھے چار ماشہ سے کم ہو۔ بغیر نگینے کی یا ایک سے زیادہ نگینے کی انگوٹھی اگرچہ چاندی کی ہو مرد کے لیے ناجائز ہے۔(5)

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۱۶۔

2 . . . مسلم، کتاب اللباس، باب في خاتم الورق فصه حبشي، ص ۱۱۶۰، حدیث: ۲۰۹۴۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۷۔

4 . . . مسند احمد، حدیث سمرۃ بن جندب، ۷/ ۲۶۰، حدیث: ۲۰۱۷۴۔

5 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۲۶-۴۲۸، ملخصاً وملتقطاً۔

سوال: کیا لڑکوں کے کان چھِدوانا اور اس میں بالی پہننا جائز ہے؟

جواب: لڑکوں کے کان چھدوانا اور اس میں بالی پہنانا ناجائز ہے۔[1]

سوال: گُھنگرو کے متعلق حدیث شریف میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ہر گُھنگرو کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔"[2]

زینت

سوال: کیا چھوٹے لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگا سکتے ہیں؟

جواب: چھوٹے لڑکوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔[3]

سوال: کیا مرد اپنے کان چِھدوا کر اس میں زیور پہن سکتا ہے؟

جواب: مَردوں کا اپنے کان چِھدوانا اور اس میں زیور پہننا دونوں ناجائز ہیں۔[4]

سوال: عورتوں کا ناک، کان چھدوانا فرض ہے واجب ہے یا سنت؟

جواب: نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت صرف مُباح (یعنی جائز) ہے۔ ہاں اچھی نیت ہو تو کارِ ثواب ہے۔[5]

سوال: عورت کو زیبائش و آرائش کے لئے مِسّی سیاہ (دنداسہ) لگانا کیسا ہے؟

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۹۳۔

2 . . . ابوداود، کتاب الخاتم، باب ماجاء فی خاتم الذہب، ۴/۱۲۱، حدیث: ۴۲۲۲۔

3 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۹/۵۹۹۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۹۳۔

5 . . . فتاوی رضویہ، ۲۳/۴۸۳، ملخصاً۔

جواب: مِسّی کسی رنگ کی ہو عورتوں کو علاجِ دَنداں (دانتوں کے علاج کے لئے) یا شوہر کے واسطے آرائش کے لئے مُطلَقاً جائز بلکہ مُستَحَب ہے۔ صرف حالتِ روزہ میں لگانا منع ہے۔[1]

سوال: کیا عورت جُوڑا باندھ سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں باندھ سکتی ہے۔[2]

سوال: عورت کا اپنے شوہر کے لئے بناؤ سنگار کرنا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: عورت کا اپنے شوہر کے لئے گہنا (زیور) پہننا، بناؤ سنگار کرنا باعثِ اجرِ عظیم اور اس کے حق میں نمازِ نفل سے افضل ہے۔[3]

سوال: مَرد کا اپنی بیوی کے لئے جمال اختیار کرنا کیسا؟

جواب: حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه فرماتے ہیں: بلاشُبہ میں اپنی بیوی کے لئے زینت اختیار کرتا ہوں جس طرح وہ میرے لئے بناؤ سنگھار کرتی ہے اور مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں وہ تمام حُقُوق اچھی طرح حاصل کروں جو میرے اُس پر ہیں اور وہ بھی اپنے حُقُوق حاصل کرے جو اس کے مجھ پر ہیں۔[4]

سوال: کیا مَرد زَنانہ یا عورتیں مَردانہ کپڑے یا جوتے پہن سکتے ہیں؟

1... فتاوی رضویہ، ۲۳/ ۴۸۹۔

2... فتاوی رضویہ، ۷/ ۲۹۸ ماخوذاً۔

3... فتاوی رضویہ، ۲۲/ ۱۲۶۔

4... تفسیر قرطبی، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۲۸، ۲/ ۹۶۔

جواب: جی نہیں۔ حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں کی مُشابہت اختیار کرنے والے زَنانے مَردوں اور مَردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی مَردانی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔[1]

سوال: سُرمہ کب لگانا سنت ہے؟

جواب: حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہی ہے کہ رات کو سوتے وقت سرمہ لگائے۔ دن میں سرمہ لگانا جمعہ کی نماز کے لئے، عِیدَین کے لئے سنت ہے، یوں ہی عاشورہ کے دن اور روزانہ شب کو سنت ہے۔[2]

سوال: مرد اور عورت کی خوشبو میں کیا فرق ہونا چاہیے؟

جواب: حدیثِ مبارکہ میں ہے: مردانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کی خوشبو تو ظاہر ہو مگر رنگ ظاہر نہ ہو اور زنانہ خوشبو وہ ہے کہ اس کا رنگ تو ظاہر ہو مگر خوشبو ظاہر نہ ہو۔[3]

سوال: کیا مکان میں جاندار کی تصویر آویزاں کر سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں، مکان میں جاندار کی تصویر آویزاں کرنا ناجائز ہے۔[4]

سوال: میلاد شریف کی خوشی میں نیز اجتماعِ میلاد کیلئے زیب و زینت اختیار کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز زینت اختیار کرنا از خود جائز ہے اور اگر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

---

1 ... مسند امام احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۳/۱۳۳، حدیث: ۷۸۶۰۔

2 ... مراۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰۔

3 ... ترمذی، کتاب الادب، باب ماجآء فی طیب الرجال والنساء، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۶۔

4 ... فتاوی ھندیۃ، کتاب الکراہیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ، ۵/ ۳۵۹۔

وَسَلَّم کی ولادت باسعادت کی خوشی اور آپ کے مبارک ذکر کی تعظیم کی نیت سے ہو پھر تو اس عمل کا مُستحب ہونا واضح ہے۔[1] علما فرماتے ہیں: بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اِسراف نہیں۔ جس چیز کے ذریعے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذکر کی تعظیم مقصود ہو وہ ہرگز ممنوع نہیں ہو سکتی۔[2]

بیٹھنے سونے اور چلنے کے آداب

سوال: کسی کے آنے پر اُسکے بیٹھنے کیلئے جگہ کشادہ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضرت ابوموسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص کسی قوم کے پاس آئے اور اس کی خوشنودی کے لیے وہ لوگ جگہ میں وسعت کر دیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ ان کو راضی کرے۔[3]

سوال: کس طرح کی چھت پر سونے کی ممانعت ہے؟

جواب: حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مَروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا جس پر مُنڈیر (دیوار کی آڑ) نہ ہو۔[4]

سوال: قَیلُولَہ کرنا کس کے لیے مُستحب ہے؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: غالبًا یہ ان

1... فتاویٰ رضویہ ۲۶/ ۵۵۳، ملخصًا۔

2... ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص ۱۷۴، ملخصًا۔

3... کنز العمال، الجزء التاسع، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، حق المجالس والجلوس، ۵/ ۵۸، حدیث: ۲۵۳۷۰۔

4... ترمذی، کتاب الادب، باب ۴، ۴/ ۳۸۸، حدیث: ۲۸۶۳۔

لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے، ذِکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتب بینی میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تکان ہوا قَیلُولہ سے دفع ہو جائے گا۔[1]

سوال کس طرح لیٹنا جہنمیوں کا طریقہ ہے؟

جواب حدیث شریف میں ہے: پیٹ کے بَل لیٹنا جہنمیوں کا طریقہ ہے۔[2]

سوال سونے کا مُستحب طریقہ بیان کیجئے؟

جواب سونے میں مُستَحَب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور کچھ دیر دہنی کروٹ پر دہنے ہاتھ کو رُخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر۔[3]

سوال سوتے وقت کیا دُعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا۔[4]

سوال جاگنے کے بعد کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَحْيَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ۔[5]

سوال صبح اٹھ کر کس بات کا پکا ارادہ کرنا چاہیئے؟

جواب صبح اٹھنے، دعا پڑھنے اور یادِ خدا کرنے کے بعد اس بات کا پکا ارادہ کرے کہ تقویٰ و پرہیز گاری کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں۔[6]

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۵۔
2 . . . ابن ماجه، كتاب الادب، باب النهي عن الاضطجاع على الوجه، ۴/ ۲۱۴، حديث: ۳۷۲۴۔
3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۶۔
4 . . . بخاری، كتاب الدعوات، باب وضع اليد اليمنى تحت الخد الايمن، ۴/ ۱۹۲، حديث: ۶۳۱۴۔
5 . . . ابوداود، كتاب الدعا، باب مايقول عند النوم، ۴/ ۴۰۵، حديث: ۵۰۴۹۔
6 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۶، ملخصاً۔

سوال کون کون سے اَوقات میں سونا مکروہ ہے؟

جواب دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب اور عشاء کے درمیان سونا مکروہ ہے۔[1]

سوال عصر کے بعد سونے والے کو حدیثِ پاک میں کیا تنبیہ کی گئی ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل چلی جائے تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے۔[2]

سوال کیا نمازِ عشاء کے بعد باتیں کر سکتے ہیں؟

جواب بعد نمازِ عشاء علمی گفتگو، مسئلہ پوچھنا یا جواب دینا یا مسئلہ کی تحقیق و تفتیش کرنا ایسی گفتگو سونے سے افضل ہے جبکہ جھوٹے قصے کہانی کہنا، مَسْخَرہ پَن اور ہنسی مذاق کی باتیں مکروہ ہیں البتہ میاں بیوی کا باہم یا مہمان سے اُنْسِیَّت کے لیے کلام کرنا جائز ہے اس قسم کی باتیں کرے تو آخر میں ذِکرِ الٰہی کرے اور تسبیح و اِستغفار پر کلام کا خاتمہ ہونا چاہیے۔[3]

سوال راہ چلنے کے آداب بیان کیجئے؟

جواب راہ چلنے میں تمام تر اُمور کو ملحوظ رکھنا ہوتا ہے، بیچ راہ میں چلنے سے بچنا چاہیے، پریشان نظری (اِدھر اُدھر دیکھنے) سے بچتے ہوئے، نگاہیں نیچی کئے پُروقار طریقے سے چلنا چاہیے، نیز راستے میں خلافِ تہذیب اور ناپسندیدہ کام کرنے سے بھی بچنا چاہیے۔[4]

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۶۔

2 . . . مسند ابی یعلی، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، ۴/ ۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۶ ملخصاً۔

4 . . . 163 مدنی پھول، ص ۶، ملخصاً۔

سلام اور مُصافحہ

وہ کون سا عمل ہے جس سے مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے؟

جواب: وہ سلام ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو! وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔[1]

سلام کرنے میں کیا نیت ہونی چاہئے؟

جواب: سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔[2]

کیا سلام اُسی مسلمان کو کرے جسے پہچانتا ہے؟

جواب: نہیں! بلکہ ہر مسلمان کو سلام کرے چاہے پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔[3]

سلام کے جواب میں تاخیر کرنا کیسا؟

جواب: سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر کی تو گناہگار ہو گا، جواب کے ساتھ ساتھ توبہ بھی کرنی ہو گی صرف جواب سے گناہ معاف نہ ہو گا۔[4]

کیا خط میں لکھے سلام کا جواب بھی واجب ہے اور وہ کس طرح دیا جائے؟

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان أنہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ... الخ، ص ۴۷، حدیث: ۹۳۔

2 ... درمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۲۔

3 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۵۹۔

4 ... درمختار وردالمحتار، کتاب الحظر والإباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۳۔

جواب: خط میں لکھے ہوئے سلام کا بھی جواب دینا واجب ہے اور اس کے جواب کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ زبان سے جواب دے، دوسری صورت یہ ہے کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیجے مگر چونکہ سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے اور خط کا جواب فوراً ہی نہیں لکھا جاتا عموماً کچھ تاخیر ہو جاتی ہے لہٰذا زبان سے جواب فوراً دے دے تاکہ تاخیر کا گناہ نہ ہو۔[1]

سوال: کونسے اوقات میں سلام کرنا سنت ہے؟

جواب: حکیمُ الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: تین وقت سلام کرنا سنت ہے: گھر میں آنے کی اجازت چاہتے وقت، ملاقات کے وقت اور رخصت کے وقت۔[2]

سوال: اگر خالی گھر میں جانا ہو تو کس طرح سلام کرنا چاہیے؟

جواب: حضرت عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن۔ حضرت علامہ علی قاری حنفی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: یہ اس لیے کہ مسلمانوں کے گھروں میں حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روحِ مبارک تشریف فرما ہوتی ہے۔[3]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۶۳، ملخصاً۔

2 ... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۰۴۔

3 ... شفا، فصل فی المواطن التی یستحب ... الخ، الجزء الثانی، ص ۶۷۔

شرح الشفاء، فصل فی المواطن التی یستحب ... الخ، ۲/ ۱۱۸۔

سوال: سلام کے جواب میں "وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ" کہنے پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُم۔ حضورِ اکرم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سلام کا جواب عطا فرمایا۔ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا: "دس نیکیاں ہیں۔" پھر دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ۔ آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اسے بھی سلام کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا تو ارشاد فرمایا: "بیس نیکیاں ہیں۔" پھر ایک اور شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُه۔ پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "تیس نیکیاں ہیں۔"[1]

سوال: انگلی یا ہتھیلی کے اشارے سے سلام کرنا کیسا ہے؟

جواب: انگلی یا ہتھیلی سے سلام کرنا ممنوع ہے۔ حدیث میں فرمایا کہ انگلیوں سے سلام کرنا یہودیوں کا اور ہتھیلیوں کے اشارے سے سلام کرنا نصاریٰ کا طریقہ ہے۔[2]

سوال: مُصافحہ کا سنت طریقہ کیا ہے؟

جواب: اس طرح مُصافحہ کرنا سنت ہے کہ دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا جائے اور دونوں کے ہاتھوں کے مابَین کپڑا وغیرہ کوئی چیز حائل نہ ہو۔[3]

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب کیف السلام، ۴/۴۴۹، حدیث: ۵۱۹۵۔

2 ... ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید بالسلام، ۴/۳۱۹، حدیث: ۲۷۰۴۔

3 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۹۔

سوال: ملاقات کے وقت کیا جانے والا کونسا عمل مغفرت کا سبب بنتا ہے؟

جواب: فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: "جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مُصافحہ کرتے ہیں تو اُن دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اُن کی مغفرت کردی جاتی ہے۔"[1]

سوال: ایک مؤمن کے دوسرے مؤمن پر کتنے حقوق ہیں؟

جواب: حضور نبیِّ مُکَرَّم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں: (1) جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے (2) جب وہ مر جائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو (3) جب وہ دعوت دے تو قبول کرے (4) جب اس سے ملے تو سلام کرے (5) جب وہ چھینکے تو جواب دے اور (6) حاضر و غائب اس کی خیر خواہی کرے۔[2]

چھینک اور جماھی

سوال: حدیث شریف میں چھینک کی کیا فضیلت اور جماہی کی کیا مذمت آئی ہے؟

جواب: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالٰی کو چھینک پسند اور جماہی ناپسند ہے۔[3]

سوال: دنیا میں سب سے پہلے چھینک کس کو آئی؟

---

1 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی المصافحۃ، ۴/۴۵۳، حدیث: ۵۲۱۲۔

2 . . . نسائی، کتاب الجنائز، باب النھی عن سب الاموات، ص۳۲۸، حدیث: ۱۹۳۵۔

3 . . . بخاری، کتاب الادب، باب اذا تثاوب فلیضع یدہ علی فیہ، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶۔

جواب: حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے چھینک آئی۔[1]

سوال: چھینک آنے کے بعد حمد کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: چھینک آنے کے بعد حمد کرنا سنت ہے۔[2]

سوال: چھینک کا جواب دینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: چھینک کا جواب دینا واجب ہے جبکہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور اس کا جواب بھی فوراً دینا ہوتا ہے اور اتنا آواز میں جواب دے کہ وہ سن لے واجب ہے جس طرح سلام کے جواب میں ہے یہاں بھی ہے۔[3]

سوال: ایک مجلس میں اگر کئی بار چھینک آجائے تو کیا ہر مرتبہ جواب دینا ہوتا ہے؟

جواب: ایک مجلس میں اگر کسی کو کئی بار چھینک آئے تو صرف تین مرتبہ جواب دینا ہے، ایک مرتبہ واجب، دوبارہ مُستَحَب ہے، اس کے بعد اختیار ہے جواب دے یا نہ دے۔[4]

سوال: چھینکنے والے سے پہلے سننے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ دے تو کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ ایسا شخص دانتوں اور کانوں کے درد اور بدہضمی سے محفوظ رہے گا اور ایک حدیث میں ہے کہ کمر کے درد سے محفوظ رہے گا۔[5]

---

1 . . . ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب: ۱، ۵/ ۲۴۱، حدیث: ۳۳۷۹۔

2 . . . حاشیۃ طحطاوی، مقدمۃ، ص۷، ملفوظاتِ اعلٰی حضرت، ص۳۱۹۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۶۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل في البیع، ۹/ ۶۸۳۔

4 . . . فتاوی بزازیۃ، کتاب الکراھیۃ، نوع في السلام، ۶/ ۳۵۵۔

5 . . . معجم اوسط، ۶/ ۲۲۴، حدیث: ۱۴۱۷۔ المقاصد الحسنۃ، حرف المیم، ص ۴۲۰، حدیث: ۱۱۳۰۔

سوال: چھینکتے وقت کیا کرنا چاہئے؟

جواب: چھینک کے وقت سر جھکالے اور مونھ چھپالے اور آواز کو پَست کرے، چھینک کی آواز بلند کرنا حماقت ہے۔(1)

سوال: جہاں ایک سے زائد افراد ہوں تو کتنے لوگ چھینک کا جواب دیں؟

جواب: چھینک کا جواب بعض حاضرین نے دیدیا تو سب کی طرف سے ہو گیا اور بہتر یہ ہے کہ سب حاضرین جواب دیں۔(2)

سوال: جماہی شیطان کو کیوں پسند ہے؟

جواب: کیونکہ جماہی کی وجہ سے عبادات میں چستی نہیں رہتی اور غفلت آتی ہے اسی لیے شیطان کو یہ پسند ہے۔(3)

سوال: جب کسی کو جماہی آئے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: منہ پر ہاتھ رکھ لینا چاہیئے، حدیثِ پاک میں ہے: جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گُھس جاتا ہے۔(4)

سوال: جماہی کو روکنے کا طریقہ بیان کیجیے؟

جواب: جماہی آئے تو منہ بند کیے رہے اور نہ رُکے تو ہونٹ دانت کے نیچے دبائے۔ جماہی روکنے کا مُجرَّب طریقہ یہ ہے کہ دل میں خیال کرے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام

---

1 ... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۸۔

2 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۷۷۔

3 ... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الآداب، باب العطاس والتثاؤب، ۸/ ۴۹۴، تحت الحدیث: ۴۷۳۲۔

4 ... مسلم، کتاب الزھد، باب تشمیت العاطس... الخ، ص۱۵۹۷، حدیث: ۲۹۹۵۔

کو جماہی نہیں آتی تھی۔[1]

سوال: اگر نماز میں کسی کو جماہی آئے اور ہاتھ کے ذریعے روکے بغیر کوئی چارۂ کار نہ رہے تو کیا کرے؟

جواب: قیام میں داہنے ہاتھ کی پُشت سے مونھ ڈھانک لے اور غیرِ قیام میں بائیں کی پُشت سے یا دونوں میں آستین سے۔[2]

زیارتِ قبور

سوال: عزیز و اَقارب کی قبروں پر جانے کے لئے بہتر اَیّام کون سے ہیں؟

جواب: جمعہ یا جمعرات یا ہفتہ یا پیر کے دن مناسب ہے، سب میں افضل روزِ جمعہ وقتِ صبح ہے۔[3]

سوال: قبر والوں کو سلام کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: قبر والوں کے چہروں کی طرف منہ کرکے اس طرح سلام کہئے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔[4]

سوال: اگر قبرستان کا راستہ قبریں مسمار کرکے بنایا گیا ہو تو اس پر چلنا کیسا؟

جواب: (قبرستان میں قبریں مٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اس پر چلنا حرام ہے[5] بلکہ نئے

---

1. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۵۳۸۔
2. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۵۳۸۔
3. . . . بہارِ شریعت، حصہ ۴، ۱/۸۴۸۔
4. . . . ترمذی، کتاب الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، ۲/۳۲۹، حدیث: ۱۰۵۵۔
5. . . . ردالمحتار، کتاب الطهارة، مطلب: القول مرجح علی الفعل، ۱/۶۱۲۔

راستے کا صرف گمان ہو تب بھی اس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔[1]

سوال: گھر سے فاتحہ پڑھ کر ایصال کرنے میں زیادہ ثواب ہے یا قبرستان جا کر؟

جواب: قبرستان میں جا کے پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے کہ زیارتِ قبور بھی سنّت ہے اور وہاں پڑھنے میں اَموات (مُردوں) کا دل بھی بہلتا ہے اور جہاں قرآنِ مجید پڑھا جائے رحمتِ الٰہی اترتی ہے۔[2]

سوال: قبر کو سجدہ کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: قبر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نیت ہو تو کفر ہے۔[3]

سوال: کیا قبر پر اگر بتی یا موم بتی جلا سکتے ہیں؟

جواب: قبر پر اگر بتی یا موم بتی نہ جلائی جائے کہ یہ آگ ہے اور قبر پر آگ رکھنے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے۔ہاں اگر حاضرین کو خوشبو پہنچانا مقصود ہو تو قبر کے پاس خالی جگہ پر اگر بتی لگا سکتے ہیں۔[4]

سوال: مزار پر کس طرح حاضری دی جائے؟

جواب: مزار شریف پر قدموں کی طرف سے حاضر ہو اور چہرے کے سامنے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر کھڑا ہو اور درمیانی آواز میں سلام عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاسَيِّدِیْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ پھر درودِ غوثیہ[5] تین بار، سورۂ فاتحہ

---

1 . . . درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنائز، ۳/۱۸۳۔

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ٦٠٩۔

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۴۲۳، ماخوذاً۔

4 . . . فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۵، ۴۸۲، ماخوذاً۔

5 . . . درودِ غوثیہ یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

وآیتُ الکرسی ایک ایک بار، سورۂ اخلاص اور درودِ غوثیہ سات سات بار پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرے کہ الٰہی! اس پڑھائی پر مجھے اپنے کرم کے مطابق ثواب دے اور اِسے میری طرف سے صاحبِ مزار کو نذر پہنچا، پھر اپنی جائز طلب کے لیے صاحبِ مزار کی روح کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر سلام کر کے واپس آجائے۔[1]

کیا مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے کے ارادے سے سفر کرنا جائز ہے؟

جواب: بالکل جائز ہے کیونکہ وہ اپنے زائر کو نفع پہنچاتے ہیں۔[2] زیارتِ قبور کا حکم تو حدیثِ پاک میں دیا گیا ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو۔[3] اور حضور نبیٔ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود بھی ہر سال شہدائے غزوۂ اُحد کے مزارات پر تشریف لے جاتے تھے۔[4]

مزارات پر غلط کام ہوتے ہوں تو کیا حاضری ترک کر دی جائے؟

جواب: علامہ سَیِّد محمد امین ابنِ عابدین شامی نے امام ابنِ حجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے حوالے سے لکھا ہے: مزار پر کوئی مُنْکَرِ شرعی (ناپسندیدہ کام) ہو مثلاً عورتوں سے اِختلاط (ٹکراؤ، میل جول) وغیرہ ہو تو اس کی وجہ سے زیارت ترک نہ کی جائے کہ ایسی باتوں سے نیک کام ترک نہیں کیا جاتا بلکہ اسے بُرا جانے اور ممکن ہو تو

---

1 ... فتاوی رضویہ، ۹/ ۵۲۲، ملخصًا۔

2 ... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/ ۱۷۸۔

3 ... مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ... الخ، ص۴۸۶، حدیث: ۹۷۷۔

4 ... مصنف عبدالرزاق، کتاب الجنائز، باب فی زیارۃ القبور، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۶۷۴۵۔

بُری بات کو ختم کرے۔[1]

مزار پر پھول ڈالنا اور مزار کو بوسہ دینا کیسا ہے؟

جواب: قبر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور میت کا دل بہلے گا۔[2] اور امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مزار کو نہ ہاتھ لگائے نہ بوسہ دے۔[3]

کیا اسلامی بہنیں مزارات پر حاضری دے سکتی ہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں مزارات پر نہ جائیں بلکہ گھر سے ہی ایصالِ ثواب کر دیا کریں۔ عورت جب گھر سے قبور کی طرف چلنے کا ارادہ کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں کی لعنت میں ہوتی ہے اور جب واپس آتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت میں ہوتی ہے۔[4]

دعوتِ اسلامی کی "مجلس مزاراتِ اولیا" کس مقصد سے بنائی گئی ہے؟

جواب: یہ مجلس حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کرتی ہے۔ مزار شریف کے اِحاطے میں (بالخصوص عرس کے دنوں میں) سنتوں بھرے مدنی حلقے لگاتی ہے جن میں وضو، غسل، تَیَمُّم اور نماز کا طریقہ نیز سنتیں سکھائی جاتی ہیں اور عاشقانِ رسول کو باجماعت نماز کی ادائیگی، دعوتِ اسلامی

---

1 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/۱۷۸۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی وضع الجرید ونحو الآس علی القبور، ۳/۱۸۴، ماخوذا۔

3 . . . فتاوی رضویہ، ۹/۵۲۲۔

4 . . . غنیۃ المتملی، فصل فی الجنائز، ص ۵۹۴، ملتقطا۔

کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، درسِ فیضان سنت دینے یا سننے کی ترغیب دی جاتی ہے۔[1]

قرآن کریم (فضائل و معلومات)

سوال: قرآنِ پاک کے کتنے اور کونسے مشہور نام ہیں؟

جواب: قرآنِ عظیم کے کثیر اَسماء ہیں جو کہ اس کتاب کی عظمت و شرف کی دلیل ہیں، ان میں سے چھ مشہور اَسماء یہ ہیں: (1) قرآن (2) بُرہان (3) فُرقان (4) کتاب (5) مُصحَف (6) نور۔[2]

سوال: قرآنِ پاک کی تلاوت کی کوئی فضیلت بیان کریں؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا، اُسے میں اُس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں۔ اور کلامُ اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہی ہے جیسی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی فضیلت اسکی مخلوق پر ہے۔[3]

سوال: قرآن کے ایک حرف کی تلاوت کے بدلے کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

جواب: جس نے قرآنِ مجید سے ایک حرف پڑھا اس کیلئے دس نیکیاں ہیں۔[4]

سوال: وہ کونسا خوش نصیب ہے جو اپنے گھر کے دس افراد کی شفاعت کرے گا؟

---

1. ... مزاراتِ اولیاء کی حکایات، ص ۱۳۱، ملخصاً۔
2. ... صراط الجنان، ۱/ ۱۱۔
3. ... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب: ۲۵، ۴/ ۴۲۵، حدیث: ۲۹۳۵۔
4. ... مستدرک حاکم، کتاب فضائل القرآن، باب القرآن مأدبة اللہ ... الخ، ۲/ ۲۵۶، حدیث: ۲۰۸۴۔

جواب جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا۔ اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔[1]

سوال حدیثِ پاک میں کس سینے کو ویران مکان کی طرح قرار دیا گیا ہے؟

جواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے سینے میں کچھ قرآن نہیں وہ ویران مکان کی طرح ہے۔[2]

سوال زبان آسانی سے نہ چلنے کے باعث رُک رُک کر تکلیف کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کو کتنا اجر ملتا ہے؟

جواب ایسے شخص کو دو گُنا ثواب ملتا ہے۔[3]

سوال امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تیار کردہ مَصاحِف (یعنی قرآنِ پاک) کی تعداد کتنی تھی؟

جواب امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان فتاویٰ رضویہ، جلد26، صفحہ 449 پر نقل فرماتے ہیں کہ حضرتِ عثمان نے سات مُصْحَف تحریر فرمائے۔ ایک مکہ مکرمہ، ایک شام، ایک یمن، ایک بَحْرَیْن، ایک بصرہ اور ایک کوفہ میں بھیج دیا جبکہ ایک مدینہ مُنَوَّرہ میں رکھ لیا۔[4]

---

1 . . . ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قارئ القرآن، ۴/۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۴۔

2 . . . ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۱۸، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۲۔

3 . . . مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماھر بالقرآن . . . الخ، ص ۴۰۰، حدیث: ۷۹۸۔

4 . . . اتقان فی علوم القرآن، النوع الثامن عشر، ۱/۱۸۹۔

سوال قرآنِ کریم میں کتنے نبیوں اور رسولوں کے نام موجود ہیں؟

جواب قرآنِ کریم میں 26 نبیوں اور رسولوں کے نام موجود ہیں۔[1]

سوال قرآنِ پاک میں کس واقعے کو اَحْسَنُ الْقَصَص سب سے اچھا بیان کہا گیا؟

جواب سورۂ یوسف میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے واقعے کو اَحْسَنُ الْقَصَص (سب سے اچھا بیان) کہا گیا۔[2]

سوال قرآنِ پاک میں مبارک درخت کس درخت کو کہا گیا ہے؟

جواب زیتون کے درخت کو۔[3]

سوال ان سواریوں کی تعداد اور نام بتائیں جن کی صَراحَت قرآنِ پاک میں خاص طور پر موجود ہے؟

جواب وہ چار ہیں: (1) اُونٹ[4] (2) گھوڑا (3) خچر اور (4) گدھا۔[5]

سوال قرآنِ کریم میں کن لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی عجیب نشانی فرمایا ہے؟

جواب اصحابِ کہف کو۔[6]

آیات اور سورتوں کی معلومات

سوال قرآنِ پاک کی کون سی آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں؟

---

1 ... روح البیان، پ ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۷۸، ۸/۲۱۶۔

2 ... پ ۱۲، یوسف: ۳۔

3 ... پ ۱۸، النور: ۳۵۔

4 ... پ ۳۰، الغاشیۃ: ۱۷۔

5 ... پ ۱۴، النحل: ۸۔

6 ... پ ۱۵، الکہف: ۹۔

جواب: سب سے پہلے سورۃُ العَلَق کی ابتدائی پانچ آیات نازل ہوئیں۔[1]

سوال: قرآنِ پاک کی کونسی آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی؟

جواب: سب سے آخر میں سورۃُ البَقرہ کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ۠(۲۸۱)﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔[2]

سوال: سورۂ رحمٰن میں ﴿فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ کتنی مرتبہ آیا ہے؟

جواب: اکتیس (31) بار آیا ہے۔

سوال: کس آیت میں امتِ محمدیہ کو سب سے بہتر اُمت فرمایا گیا ہے؟

جواب: ﴿كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ﴾ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۱۰) ترجمۂ کنز الایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

سوال: وہ کونسی سورت ہے جو ایک ہی رات میں مکمل نازل ہوئی تھی؟

جواب: سورۂ اَنعام جو مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔[3]

سوال: وہ کونسی پہلی سورت ہے جس کا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلان

---

1 ... بخاری، کتاب التفسیر، باب سورۃ اقرأ باسم ربک الذی خلق، ۳/ ۳۸۴، حدیث: ۴۹۵۳۔

2 ... تفسیر خازن، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۸۱، ۱/ ۲۱۹۔

3 ... تفسیر خازن، سورۃ الانعام، ۲/ ۲۔

فرمایا اور حرم شریف میں مُشرکین کے رُوبرو پڑھی؟

جواب: سورۃُ النَّجم۔ (1)

وہ کون سی سورت ہے جس کی ہر آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام آیا ہے؟

جواب: سورۃُ المُجادلہ۔

کس سورت کو ایک بار پڑھنے سے دس مرتبہ قرآنِ پاک پڑھنے کا ثواب ملتا ہے؟

جواب: سورۂ یٰسین شریف۔ (2)

کس سورت کی تلاوت کرنے کی فضیلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآنِ مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔ (3)

رات کے وقت سورۂ مُلک کی تلاوت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیثِ مبارکہ کا خلاصہ ہے کہ جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں، سینے، پیٹ یا پھر اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو یہ سب اَعضاء کہیں گے تیرے لئے ہماری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔ (4)

حدیثِ پاک میں کس سورت کو ہر مرض کے لئے شِفا کہا گیا ہے؟

---

1 ... تفسیر قرطبی، سورۃ النجم، ۹/ ۶۱۔

2 ... ترمذی، ابواب فضائل القراٰن، باب ماجاء فی فضل یٰس، ۴/ ۴۰۶، حدیث: ۲۸۹۶۔

3 ... معجم صغیر، باب الالف، من اسمہ احمد، ص ۶۱، الجزء الاول، حدیث: ۱۶۵۔

4 ... مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، ۳/ ۳۲۲، حدیث: ۳۸۹۲۔

جواب سورۂ فاتحہ، حدیثِ پاک میں ہے: سورۂ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے۔[1]

سوال ہر بُری چیز سے حفاظت کیلئے کونسی سورتوں کی تعلیم فرمائی گئی ہے؟

جواب نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبح شام تین تین بار ''قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس'' پڑھو! ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بُری چیز سے بچائے گا۔[2]

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

سوال حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چار خاص فضیلتیں بتایئے؟

جواب (1) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا (2) ان میں اپنی طرف کی خاص مُعَزَّز روح پھونکی (3) فرشتوں کو ان کے حضور سجدہ کرنے کا حکم دیا (4) انہیں دنیا کی تمام چیزوں کے نام سکھائے۔[3]

سوال حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر شریف ایک ہزار سال تھی۔[4]

سوال حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام کیا ہے؟

جواب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام اَخْنُوخ ہے اور کُتُبِ اِلٰہِیَّہ کی کثرتِ درس کے باعث

---

1. . . . دارمی، کتاب فضائل القران، باب فضل فاتحۃ الکتاب، ۲/۵۳۸، حدیث: ۳۳۷۰۔
2. . . . نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب، ص ۸۶۲، حدیث: ۵۴۳۸۔
3. . . . پ ۱۴، الحجر: ۲۹، بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ البقرۃ، باب قول اللہ: وعلم ادم . . . الخ، ۳/۱۶۴، حدیث: ۴۴۷۶۔
4. . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب المعوذتین، باب منہ، ۵/۲۴۱، حدیث: ۳۳۷۹۔

آپ کا نام ادریس ہوا۔[1]

سوال: حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کتنے سال تک قوم کو تبلیغ فرماتے رہے؟

جواب: حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ساڑھے نو سو سال تک اپنی قوم کو دعوت و تبلیغ فرماتے رہے۔[2]

سوال: سر مبارک کٹ جانے کے باوجود کونسے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق بیان کرتے رہے؟

جواب: حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔[3]

سوال: سب سے پہلے زِرَہ کس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنائی؟

جواب: حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے۔[4]

سوال: حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کا کس طرح پتہ چلا؟

جواب: آپ عَلَیْہِ السَّلَام حسبِ عادت نماز کے لئے اپنے عصا پر تکیہ لگا کر کھڑے ہوئے اور اسی حالت میں آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جِنّات آپ کی وفات پر مُطَّلع نہ ہوئے اور اپنی خدمتوں میں مشغول رہے یہاں تک کہ بحکمِ الٰہی دیمک نے آپ کا عصا کھالیا اور آپ کا جسمِ مبارک جو لاٹھی کے سہارے سے قائم تھا زمین پر آیا، اس وقت جِنّات کو آپ کی وفات کا علم ہوا۔[5]

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۱۶، مریم، تحت الآیۃ:۵۶، ص۵۷۷، ملتقطاً۔

2 . . . خزائن العرفان، ہود، تحت الآیۃ:۲۶، ص۴۲۱۔

3 . . . تاریخ ابن عساکر، حرف الیاء، ذکر من اسمہ یحیی، ۸۱۳۵-یحیی بن زکریا . . . الخ، ۶۴/۲۱۵۔

4 . . . تفسیر مدارک، پ۲۲، سبا، تحت الآیۃ:۱۱، ص۹۵۷۔

5 . . . تفسیر خازن، پ۲۲، سبا، تحت الآیۃ:۱۴، ۳/۵۱۹، خزائن العرفان، پ۲۲، سبا، تحت الآیۃ:۱۴، ص۷۹۵۔

سوال: وہ کونسے میزبان ہیں جو بغیر مہمان کے کھانا تناوُل نہیں فرماتے تھے؟

جواب: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام۔[1]

سوال: "اُولُو الْعَزْم" رُسُل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کونسے ہیں؟

جواب: وہ پانچ ہیں: (1) حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام (2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام (3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام (4) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور (5) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔[2] سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کا ہے، پھر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام، پھر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام کا، یہ پانچوں حضرات باقی تمام اَنبیا و مُرسَلینِ اِنس و مَلَک و جن و جمیع مخلوقاتِ الٰہی سے افضل ہیں۔[3]

سوال: کس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ان کے بھائی کو نبوّت ملی۔

جواب: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللّٰہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آپ کی دعا سے نبی کیا۔[4]

---

1 . . . تفسیر خازن، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۶۹، ۳/ ۳۶۱۔

2 . . . تفسیر طبری، پ ۲۶، الاحقاف، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱۱/ ۳۰۳۔

3 . . . بہارِ شریعت حصہ ۱، ۱/ ۵۲-۵۴۔

4 . . . خزائن العرفان، پ ۱۶، مریم، تحت الآیۃ: ۵۳، ص ۵۷۷۔

سوال: وہ کونسے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں جنہوں نے ماں کی گود میں اپنے نبی ہونے کی خبر دی؟

جواب: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (1)

سوال: حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کچھ معجزات بتائیں؟

جواب: مُردے زندہ کرنا، اندھے اور بَرَص والے کو اچھا کرنا، پرند پیدا کرنا، غیب کی خبر دینا وغیرہ۔ (2)

حُسنِ اخلاق

سوال: کن باتوں کو دنیا و آخرت کے بہتر اَخلاق فرمایا گیا ہے؟

جواب: حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے اچھے اخلاق نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: "جو تم سے تَعَلُّق توڑے اس سے تعلق جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔" (3)

سوال: اَخلاقِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق حدیث شریف میں کیا آیا ہے؟

جواب: ایک مرتبہ کسی نے اُمُّ المومنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے حضور نبیِّ

---

1 . . . پ۱۶، مریم: ۳۰۔

2 . . . خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۸۷، ص۳۰۔

3 . . . شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۲۱۲، حدیث: ۸۳۰۰۔

پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں پوچھا تو ارشاد فرمایا: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خُلق قرآن ہے(1)۔ کیا تم نے قرآن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں پڑھا: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ﴾(پ ۲۹، القلم:۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُوبو بڑی شان کی ہے۔“(2)

سوال: حُسنِ اَخلاق کا سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: اُمُّ المومنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا فرمان ہے: رَأْسُ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ الْحَيَاءُ یعنی حُسنِ اَخلاق کا سرچشمہ حیا ہے۔(3)

سوال: اچھے اخلاق گناہوں پر کیا اثر ڈالتے ہیں؟

جواب: رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اچھے اخلاق گناہوں کو ایسے پگھلا دیتے ہیں جیسے سورج کی حرارت برف کو پگھلا دیتی ہے۔“(4)

سوال: حُسنِ اخلاق والا مؤمن کس کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: ”مؤمن اچھے اخلاق کی بدولت دن کو روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔“(5)

سوال: خادموں کو روزانہ کتنی بار معاف کر دینا چاہیے؟

---

(1) ... یعنی حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قرآنِ کریم میں بیان کردہ تمام آداب واحکام اور اخلاق واچھائیوں کے پیکر تھے۔(النھایۃ فی غریب الحدیث والاثر، باب الخاء مع اللام، ۲/۶۷)

(2) ... مسند احمد، مسند عائشۃ، ۹/۳۸۰، حدیث: ۲۴۶۵۵۔

(3) ... مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا، باب ذکر الحیاء وماجاء فیہ، ص ۶۲۔

(4) ... شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/۲۴۷، حدیث: ۸۰۳۶۔

(5) ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۴/۳۳۲، حدیث: ۴۷۹۸۔

جواب بار گاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم خادم کو کتنی بار معاف کر دیا کریں تو حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دن میں 70 مرتبہ معاف کر دیا کرو (یعنی ہر دن اسے بہت دفعہ معافی دو)۔[1]

کیا اخلاق کے اچھا ہونے کے لیے کوئی دعا بھی ہے؟

جواب جی ہاں، حُسنِ اَخلاق کے پیکر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ اَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے میری صورت کو اچھا کیا پس میرے اخلاق کو بھی اچھا فرما۔[2]

انسان کو دی گئی سب سے بہترین چیز کیا ہے؟

جواب بار گاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! انسان کو دی گئی سب سے بہترین چیز کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اچھے اَخلاق۔"[3]

سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والا عمل کون سا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والا عمل تقویٰ اور حُسنِ اخلاق ہے۔[4]

کونسی چار خوبیاں ہوں تو کسی دنیاوی محرومی کا نقصان نہیں پہنچتا؟

جواب حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا **عبداللہ** بن عَمْرو

---

1 ... ابوداود، کتاب الادب، باب ماجاء فی حق المملوک، ۴/۴۳۹، حدیث: ۵۱۶۴۔

2 ... مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، ۲/۶۲، حدیث: ۳۸۲۳۔

3 ... معجم اوسط، ۱/۱۱۷، حدیث: ۳۶۷۔

4 ... ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب ذکر الذنوب، ۴/۴۸۹، حدیث: ۴۲۴۶۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: "اگر تم میں چار خوبیاں ہوں تو دنیا کی کسی شے کا فوت ہونا تمہیں نقصان نہیں دے گا: (1) امانت کی حفاظت (2) سچ بولنا (3) حسنِ اخلاق اور (4) پاکیزہ کھانا۔"[1]

سوال: حدیثِ پاک میں میزانِ عمل میں سب سے وزنی عمل کسے کہا گیا ہے؟

جواب: حُسنِ اَخلاق۔[2]

سوال: حُسنِ اخلاق کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟

جواب: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے حُسنِ اخلاق کا زیادہ حق دار کون ہے؟ ارشاد فرمایا: "تمہاری ماں۔" دوبارہ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: "تمہاری ماں۔" تیسری بار عرض کرنے پر بھی یہی ارشاد فرمایا۔ چوتھی مرتبہ عرض کی: پھر کون؟ تو ارشاد فرمایا: "تمہارا باپ، پھر قریب والے کا زیادہ حق ہے پھر جو اس کے بعد قریبی ہو۔"[3]

خوفِ خدا

سوال: خوفِ خدا کا مطلب کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبرا جائے تو اُسے خوفِ خدا کہتے ہیں۔[4]

---

1 . . . مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۵۹۲، حدیث: ۶۶۶۴۔

2 . . . الادب المفرد، باب حسن الخلق، ص ۹۱، رقم: ۲۷۳۔

3 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبة، ۴/ ۹۳، حدیث: ۵۹۷۱۔

4 . . . خوفِ خدا، ص ۱۴۔ احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۱۹۱ ماخوذاً۔

سوال: جو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا ہونے سے ڈرے اُس کے لیے کیا اِنعام ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾ ﴾ (پ ۲۷، الرحمٰن: ۴۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔

سوال: حکمت کا سرچشمہ کیا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: "حکمت کا سرچشمہ خوفِ خدا ہے۔"(1)

سوال: خوف کا کم سے کم درجہ کون سا ہے؟

جواب: خوف کا کم سے کم درجہ جس کا اثر اعمال میں ظاہر ہو یہ ہے کہ بندہ اُن تمام کاموں سے باز آجائے جو شَرعاً ممنوع ہیں۔(2)

سوال: سب سے کامل عقل والا کون ہے؟

جواب: حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سب سے کامل عقلمند وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھنے والا ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جن چیزوں کے کرنے کا اور جن سے بچنے کا حکم دیا ہے ان میں سب سے اچھی طرح غور کرنے والا ہو۔"(3)

سوال: جو دنیا میں بے خوف رہا آخرت میں اس کے ساتھ کیا ہو گا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے دل

---

1 . . . شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/ ۴۷۰، حدیث: ۷۴۳۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۱۹۲۔

3 . . . مسند حارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۲/ ۸۰۴، حدیث: ۸۲۰۔

میں دو خوف اور دو اَمن جمع نہیں کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اُسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اُسے قیامت کے دن بے خوف کر دوں گا۔[1]

سوال: خوفِ خدا سے رونگٹے کھڑے ہونے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے بندے کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں تو اُس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔[2]

سوال: وہ کون ہیں کہ خوفِ خدا کے سبب اُن کے سینے کی گڑگڑاہٹ ایک میل سے سنائی دیتی تھی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا کے سبب گریہ وزاری سے سینے میں ہونے والی گڑگڑاہٹ ایک میل کے فاصلے سے سنائی دیتی۔[3]

سوال: وہ کون ہیں کہ خوفِ خدا میں بکثرت رونے کے سبب اُن کا لقب ہی اُن کا نام ہو گیا؟

جواب: حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام۔ حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اپنے گناہوں پر نُوحہ کرنا (رونا) عَین عبادت ہے، حضرت نوح عَلَیْہِ السَّلَام خوفِ

---

1 . . . زھد لابن مبارک، باب ماجاء فی الخشوع والخوف، ص ۵۰، حدیث: ۱۵۷۔

2 . . . شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالٰی، ۱/ ۴۹۱، حدیث: ۸۰۳۔

3 . . . احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، ۴/ ۲۲۴۔

خدا میں اتنا روتے تھے کہ آپ کا لقب ہی نُوح ہو گیا ورنہ آپ کا نام یَشْکُر ہے۔[1]

سوال: خوفِ خدا کے سبب رونے کی کیا فضیلت بیان ہوئی ہے؟

جواب: حضور سَرْوَرِ کَوْنَین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس مؤمن بندے کی آنکھ سے خوفِ خدا کے باعث مکھی کے پَر برابر آنسو چہرے پر بہہ نکلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو دوزخ پر حرام فرما دیتا ہے۔“[2]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کون سے دو قطرے سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خوفِ خدا میں بہنے والے آنسو کا قطرہ اور راہِ خدا میں بہنے والے خون کا قطرہ سب سے زیادہ پسند ہے۔“[3]

سوال: قیامت میں کونسی چار آنکھیں نہیں روئیں گی؟

جواب: مَروی ہے کہ قیامت میں چار آنکھوں کے سوا تمام آنکھیں روئیں گی: (1) وہ آنکھ جو دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئی (2) وہ آنکھ جو جہاد میں زخمی ہوئی۔ (3) وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں سے جھکی رہی اور (4) وہ آنکھ جو (عبادت میں) راتوں کو جاگتی رہی۔[4]

صِلۂ رحمی

سوال: صِلۂ رحمی کیا ہے؟

---

1 . . . مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۵۔

2 . . . ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن والبکاء، ۴/۴۶۷، حدیث: ۴۱۹۷۔

3 . . . ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، ۳/۲۵۳، حدیث: ۱۶۷۵۔

4 . . . کنز العمال، کتاب المواعظ . . . الخ، الباب الاول، الفصل الرابع، ۸/۳۶۸، الجزء: ۱۵، حدیث: ۴۳۴۶۱۔

جواب: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔[1]

سوال: قرآنِ کریم میں صلۂ رحمی سے متعلق کیا ارشاد ہوا؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ﴾ (پ۴، النساء: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

سوال: صلۂ رحمی اور قطعِ رحمی کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے۔[2]

سوال: صلۂ رحمی کرنے کی بعض صورتیں بیان کیجئے؟

جواب: رشتہ داروں کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اِعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔[3]

سوال: رشتہ داری توڑنے والے کی کیا سزا ہے؟

جواب: رشتہ داری کو کاٹنے والا جنت میں (ابتداءً) داخل نہیں ہو گا۔[4]

سوال: حدیثِ قُدسی میں صلۂ رحمی کے متعلق کیا آیا ہے؟

جواب: حدیثِ قُدسی میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے رحم (یعنی رشتہ داری) سے فرمایا: جو تجھے

---

1 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۵۸۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۵۸۔

3 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۵۸۔

4 . . . بخاری، کتاب الادب، باب اثم القاطع، ۴/۹۷، حدیث: ۵۹۸۴۔

ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔[1]

سوال: حدیث پاک میں صلۂ رحمی کی کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: حضور تاجدارِ نبوّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی عمر دراز کرے، اُس کے رزق میں اضافہ کرے اور اُس سے بُری موت کو دور فرمائے تو اُسے چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرے اور صلۂ رحمی (رشتہ داروں سے حُسنِ سلوک) کرے۔[2]

سوال: رشتہ دار کو صدقہ دینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: رشتہ دار پر کئے جانے والے صدقے کا ثواب دوگُنا کر دیا جاتا ہے۔[3]

سوال: صلۂ رحمی کے فائدے بیان کیجئے؟

جواب: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل ہوتی ہے (2) لوگوں کی خوشی کا سبب ہے (3) مسلمان اس شخص کی تعریف کرتے ہیں (4) شیطان کو اس سے رنج پہنچتا ہے (5) عمر بڑھتی ہے (6) رزق میں برکت ہوتی ہے اور (7) آپس میں محبت بڑھتی ہے۔[4]

سوال: کیا بدلے کے طور پر حُسنِ سلوک کرنے والا بھی صلۂ رحمی کرنے والا ہے؟

جواب: جی نہیں، حدیثِ پاک میں ہے: بدلہ دینے والا صلۂ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلۂ

---

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب من وصل وصله الله، ۹۸/۴، حدیث: ۵۹۸۸۔

2 . . . مستدرک، کتاب البر والصلة، باب من سره ان یدفع عنه میتة السوء . . . الخ، ۲۲۲/۵، حدیث: ۷۳۶۲۔

3 . . . معجم کبیر، یحیی بن ایوب المصری . . . الخ، ۲۰۷/۸، حدیث: ۷۸۳۴۔

4 . . . پھوپھی سے ہاتھوں ہاتھ صلح کر لی، ص ۶ ماخوذاً۔

رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔[1]

کیا قطعِ رحمی کرنے والا قوم کے لئے بھی نقصان دِہ ہوتا ہے؟

جواب جی ہاں، مَروی ہے: اس قوم پر رحمتِ الٰہی کا نزول نہیں ہوتا جس میں قاطعِ رحم ہو۔[2]

جن رشتہ داروں کے ساتھ صلۂ رحمی واجب ہے وہ کون ہیں؟

جواب بعض علما نے فرمایا: وہ ذُو رحم مَحرم ہیں اور بعض نے فرمایا: "اس سے مراد ذو رحم[3] ہیں، محرم ہوں یا نہ ہوں۔" اور ظاہر یہی قولِ دوم ہے۔[4]

صبر و شکر

صبر کسے کہتے ہے؟

جواب نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو صبر کہلاتا ہے۔[5]

صبر کی کتنی اَقسام ہیں؟

---

1 . . . بخاری، کتاب الادب، باب لیس الواصل بالمکافئ، ۴/۹۸، حدیث: ۵۹۹۱۔

2 . . . معجم کبیر، خطبۃ ابن مسعود ومن کلامہ، ۹/۱۵۸، حدیث: ۸۷۹۳۔

3 . . . جن کا رشتہ بذریعہ ماں باپ کے ہو اُسے "ذِی رِحم" کہتے ہیں، یہ تین طرح کے ہیں: ایک باپ کے قرابت دار جیسے دادا، دادی، چچا، پھوپھی وغیرہ، دوسرے ماں کے جیسے نانا، نانی، ماموں، خالہ، اَخیافی بھائی (یعنی جن کا باپ الگ الگ ہو اور ماں ایک ہو) وغیرہ، تیسرے دونوں کے قرابت دار جیسے حقیقی بھائی بہن۔ (تفسیر نعیمی، ۱/۴۹۷)

4 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۵۵۸۔

5 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۵۳، ۱/۲۴۶۔

جواب: بنیادی طور پر صبر کی دو قسمیں ہیں: (1) بدنی صبر جیسے بدنی مشقتیں برداشت کرنا اور ان پر ثابت قدم رہنا۔ (2) طبعی خواہشات اور اُن کے تقاضوں سے صبر کرنا۔ پہلی قسم کا صبر جب شریعت کے موافق ہو تو قابلِ تعریف ہوتا ہے لیکن مکمل طور پر تعریف کے قابل صبر کی دوسری قسم ہے۔[1]

کس صبر کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے؟

جواب: تکلیف دِہ فعل جو شرعاً ممنوع ہے اس پر صبر کی ممانعت ہے۔ مثلاً کسی شخص یا اس کے بیٹے کا ہاتھ ناحق کاٹا جائے تو اس شخص کا خاموش رہنا اور صبر کرنا، یونہی کوئی شخص شہوت سے مغلوب ہو کر بُرے ارادے سے اس کے گھر والوں کی طرف بڑھے تو اس کی غیرت بھڑک اٹھے لیکن غیرت کا اظہار نہ کرے اور گھر والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس پر صبر کرے، شریعت نے اس صبر کو حرام قرار دیا ہے۔[2]

کس چیز سے صبر کرنا ہر آدمی پر فرض ہے؟

جواب: ممنوعاتِ شَرْعِیَّہ سے صبر کرنا (رُکنا) ہر آدمی پر فرض ہے۔[3]

شُکر کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی کے احسان و نعمت کی وجہ سے زبان، دل یا اَعضاء کے ساتھ اس کی تعظیم کرنا شکر کہلاتا ہے۔[4]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۸۲۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۸۵۔

3 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۸۵۔

4 . . . تفسیر صراط الجنان، پ۱، الفاتحہ: تحت الآیۃ:۱، ۱/ ۴۳۔

سوال: نعمتوں پر شکر ادا کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔[1]

سوال: شکر کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بندوں سے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے بندوں کے شکر پر نعمت میں اضافے کا وعدہ فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَىٕنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ﴾ (پ۱۳، ابراھیم:۷) ترجمۂ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔

سوال: اہلِ جنت اپنی گفتگو کا آغاز کس بات سے کریں گے؟

جواب: حجۃ الاسلام امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت والوں کی گفتگو کے آغاز میں "شکر" کو رکھا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ﴾ (پ۲۴، الزمر:۷۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔[2]

سوال: نعمت کا اظہار کرنا کیسا ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا اِظہار اِخلاص کے ساتھ ہو تو یہ بھی شکر ہے۔ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ کو پسند ہے کہ بندے پر اُس کی نعمت ظاہر ہو۔[3]

سوال: کیا عیدِ میلاد النبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منانا بھی شکر گُزاری ہے؟

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۷۲۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/ ۹۹۔

3 . . . ترمذی، کتاب الادب، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۲۸۲۸۔

جواب جی ہاں، صدرُ الْاَفاضِل نعیم الدین مرادی آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: عیدِ میلاد منانا جائز ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت کی یادگار و شکر گزاری ہے۔(1)

بندے کو کب "شکر کرنے والا" کہا جائے گا؟

جواب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا استعمال فرمانبرداری میں کرے تو شکر کرنے والا ہو گا کیونکہ اپنے مالک و مولا عَزَّوَجَلَّ کی مرضی کے مُوافق کام کیا اور اگر اس کی نافرمانی میں استعمال کرے تو ناشُکرا کہلائے گا۔(2)

حدیثِ پاک میں کھا کر شکر ادا کرنے والے کے لئے کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے: کھا کر شکر ادا کرنے والا صبر کرنے والے روزہ دار کی طرح ہے۔(3)

توبہ و اِستغفار

توبہ کس چیز کا نام ہے؟

جواب توبہ گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رُجوع کا نام ہے۔(4)

توبہ کا کیا حکم ہے؟

---

1 ... خزائن العرفان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ:۳، ص۲۰۸ ماخوذاً۔

2 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر والشکر، ۴/۱۰۹۔

3 ... ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب:۴۳، ۴/۲۱۹، حدیث:۲۴۹۴۔

4 ... احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، ۴/۳۔

جواب: جُوں ہی گناہ صادِر ہو فوراً توبہ کرلیناواجِب ہے خواہ صغیرہ گُناہ ہی کیوں نہ ہو۔[1]

کفر سے توبہ کب تک قبول ہے؟

جواب: جب تک روح گلے تک نہ آجائے قبول ہے۔[2]

توبہ کے ارکان کتنے ہیں؟اُن کی وضاحت کیجئے؟

جواب: توبہ کے تین رکن ہیں:(1)اعتِرافِ جرم(2)نَدامت(3)عزمِ ترک (یعنی اِس گناہ کو ترک کر دینے کا پکّا ارادہ) اگر گُناہ قابلِ تلافی ہو تو اُس کی تلافی (یعنی نقصان کا بدلہ) بھی لازِم مثلاً تارِکُ الصَّلٰوۃ(یعنی بے نَمازی) کیلئے پچھلی نَمازوں کی قضا بھی لازِم ہے۔[3]

توبہ میں تاخیر کا کیا نقصان ہے؟

جواب: آدمی گناہ کو مُقدّم کرتا ہے اور توبہ کو مُوئَخَّر، یہی کہتا رہتا ہے: اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا، یہاں تک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔[4]

حضرتِ لُقمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیٹے کو توبہ کے متعلق کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا لُقمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے جانِ پِدَر! توبہ میں تاخیر نہ کرنا کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے جو توبہ کی طرف سبقت نہیں کرتا اور آج کل پر ٹالتا رہا وہ بڑے خطرات میں مبتلا ہو گا۔[5]

---

1 . . . شرح نووی، جز:١٧، ٩/ ٥٩۔

2 . . . ابن ماجه، ٤/ ٤٩٢، حدیث: ٤٢٥٣۔ مرقاة المفاتیح، ٥/ ١٧٤، تحت الحدیث: ٢٣٤٣۔

3 . . . غیبت کی تباہ کاریاں، ص٢٩٩۔ خزائن العرفان، پ١، البقرة، تحت الآیۃ:٣٧، ص١٦۔

4 . . . خزائن العرفان، پ٢٩، القیامۃ، تحت الآیۃ:٥، ص١٠٧٠۔

5 . . . احیاء العلوم، کتاب التوبة، ٤/ ١٥۔

سوال: توبہ کس پر لازم ہے؟

جواب: توبہ ہر فردِ بشر پر لازم ہے۔[1]

سوال: ہر فردِ بشر کو توبہ کا حکم کیوں ہے؟

جواب: کیونکہ کوئی آدمی قصور سے خالی نہیں، جب آدمی اَعضاء کے گناہ سے محفوظ رہے تو دل کے ارادے سے نہیں بچتا، اگر دل میں بھی ارادہ نہ ہو تو وَسْوَسَۂ شیطان سے نہیں بچ پاتا کہ وہ خیالات دل میں ڈالتا رہتا ہے جن سے یادِ الٰہی میں غفلت ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ یہ سب نقصان ہی ہیں، اصلِ نقصان کسی طریقے سے ہو ہر ایک میں موجود ہے، البتہ مقدارِ نقصان میں فرق ہے۔[2]

سوال: بابرکت جگہوں میں جا کر توبہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: مقاماتِ مُتَبَرَّکہ جو رحمتِ الٰہی کے مُورِد (اترنے کی جگہ) ہوں وہاں توبہ کرنا اور طاعت بجالانا ثَمراتِ نیک (اچھا نتیجہ) اور سُرعَتِ قبول (جلدی قبول ہونے) کا سبب ہوتا ہے۔[3]

سوال: کیا توبہ سے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، جب بندہ ان سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارَک وتعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان سب کو معاف فرماتا ہے۔[4]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، ۴/ ۱۱-۱۲۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب التوبۃ، ۴/ ۱۲۔

3 . . . خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۵۸، ص ۲۱۔

4 . . . خزائن العرفان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۵۳، ص ۳۱۹۔

سوال: کیا توبہ و اِستِغفار سے عمر بڑھتی اور رزق وسیع ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اخلاص کے ساتھ توبہ و اِستِغفار کرنا درازئ عمر (لمبی زندگی) و کشائشِ رزق (رزق میں وسعت) کے لئے بہتر عمل ہے۔[1]

سوال: سچی توبہ کی علامت کیا ہے؟

جواب: سچی توبہ وہ ہے جس کا اثر توبہ کرنے والے کے اعمال میں ظاہر ہو اور اس کی زندگی طاعتوں اور عبادتوں سے معمور ہو جائے اور وہ گناہوں سے مُجْتَنِب (بچا) رہے۔[2]

علم کے فضائل

سوال: حدیث شریف میں علم کی کیا اہمیت بیان ہوئی ہے؟

جواب: حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔[3]

سوال: ہر مسلمان پر کتنا علم سیکھنا فرض ہے؟

جواب: ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ علمِ قَلْب یعنی فرائضِ قَلْبِیَہ (باطنی فرائض) مثلاً عاجزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی

---

1 ... خزائن العرفان، پ۱۱، ہود، ص۴۱۵، تحت الآیۃ:۳۔

2 ... خزائن العرفان، پ۲۸، التحریم، ص۱۰۳۸، تحت الآیۃ:۸۔

3 ... ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/۱۴۶، حدیث: ۲۲۴۔

گناہ مثلاً تکبُّر، ریاکاری، حسد وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔[1]

سوال: علم حاصل کرنے کی بہترین عمر کیا ہے؟

جواب: علم حاصل کرنے کی بہترین عمر جوانی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی نبی کو نہیں بھیجتا مگر اس حال میں کہ وہ جوان ہوتا ہے اور کسی کو جو علم دیا جاتا ہے اس کے لئے بہتر زمانہ یہ ہے کہ وہ جوان ہو۔[2]

سوال: علم کی طلب میں نکلنے والے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو علم کی تلاش میں نکلا وہ اپنے لَوٹنے تک راہِ خدا میں ہے۔[3]

سوال: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث کیا ہے اور اُن کے وارث کون ہیں؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: بے شک علما حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے وارث ہیں اور حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام درہم و دینار کا نہیں علم کا وارث بناتے ہیں تو جس نے اسے لیا اُس نے بہت بڑا حصہ پالیا۔[4]

سوال: عالمِ دین کی توہین کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۲۴ ملخصاً۔

2 . . . الفقیہ والمتفقہ، باب التفقہ فی الحداثۃ . . . الخ، ۲/ ۱۷۷، رقم: ۸۱۴۔

3 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴/ ۲۹۴، حدیث: ۲۶۵۶۔

4 . . . ابوداود، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم، ۳/ ۴۴۴، حدیث: ۳۶۴۱۔

جواب اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بَوَجہِ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیَوی خُصُومَت کے باعث برا کہتا ہے گالی دیتا تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریضُ الْقَلْب خبیثُ الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔[1]

سوال حدیثِ پاک میں عالم کی گستاخی پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب حضور مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ مَوجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین آدمیوں کی تحقیر نہیں کرتا مگر منافق: ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا علم والا اور تیسرا عادل بادشاہِ اسلام۔[2]

سوال کس کی تعظیم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم ہے؟

جواب حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے مسلمان، قرآن میں تَجاوُز نہ کرنے والے عالم اور انصاف کرنے والے بادشاہِ اسلام کی تعظیم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم کا ایک حصہ ہے۔[3]

سوال کس علم کی آرزو کرنی چاہیے؟

جواب حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: علمِ نافع کی آرزو کرو اور بے فائدہ علم سے پناہ مانگو۔[4]

---

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۹۔

2 . . . معجم کبیر، عبیداللہ بن زحر . . . الخ، ۸/۲۰۲، حدیث: ۷۸۱۹۔

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلہم، ۴/۳۴۴، حدیث: ۴۸۴۳۔

4 . . . ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ماتعوذ منہ رسول اللہ، ۴/۲۷۰، حدیث: ۳۸۴۳۔

سوال: عالم کی عابد پر فضیلت کے بارے میں کوئی روایت بیان کریں؟

جواب: نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر ہے۔ [1]

سوال: کونسا علم مرنے کے بعد فائدہ دیتا ہے؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ مُنْقَطِع ہو جاتا ہے لیکن تین عمل مُنْقَطِع نہیں ہوتے صدقۂ جارِیہ، علمِ نافع اور نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرتی ہے۔ [2]

سوال: عالم کی زیارت کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عالم کی زیارت کرنا، اس کے پاس بیٹھنا، اس سے باتیں کرنا اور اس کے ساتھ کھانا عبادت ہے۔ [3]

والدین اور ان کے حقوق

سوال: حدیث شریف میں والدین سے حُسنِ سلوک کی اہمیت کیا بیان ہوئی ہے؟

جواب: مَروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں۔ [4] یعنی ان کو راضی رکھنے

---

1 . . . ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴/۳۱۳، حدیث: ۲۶۹۴۔

2 . . . مسلم، کتاب الوصیہ، باب مایلحق الانسان . . . الخ، ص۸۸۶، حدیث: ۱۶۳۱۔

3 . . . فردوس الاخبار ۲/۳۷۵، حدیث: ۷۱۱۹۔

4 . . . ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین، ۴/۱۸۶، حدیث: ۳۶۶۲۔

سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مُستَحِق ہو گے۔[1]

سوال: باپ کی نافرمانی کرنے کی کیا وعید ہے؟

جواب: باپ کی نافرمانی کرنا ایسا ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرنا۔ حدیثِ پاک میں ہے: "مَعْصِيَةُ اللهِ مَعْصِيَةُ الْوَالِدِ یعنی باپ کی نافرمانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی ہے۔"[2]

سوال: اولاد پر ماں باپ میں سے کس کا حق زیادہ ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: باپ کا حق نہایت عظیم ہے اور ماں کا حق اس سے بھی عظیم۔ ماں باپ کے حق کے حوالے سے علمائے کرام نے یوں تقسیم بیان فرمائی ہے کہ "خدمت میں ماں کو ترجیح حاصل ہے اور تعظیم میں باپ کو۔"[3]

سوال: ماں باپ میں اگر جھگڑا ہو تو اولاد کس کا ساتھ دے؟

جواب: ماں باپ میں اگر لڑائی ہو تو نہ ماں کا ساتھ دے نہ باپ کا، ان دونوں میں سے جو مَعْصِيَت (یعنی گناہ و خطا) پر ہو اسے سمجھائے اگر وہ مان لیں تو ٹھیک ورنہ سُکوت (یعنی خاموشی اختیار) کرے اور ان کے لیے دعا کرے۔[4]

سوال: والدین کے وصال کے بعد اولاد پر اُن کے کیا حقوق ہیں؟

---

1 ... بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۵۳۔

2 ... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/ ۶۱۴، حدیث: ۲۲۵۵۔

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۳۸۷-۳۹۰، ماخوذاً۔

4 ... ردالمحتار، کتاب الحدود، مطلب فی تعزیر المتهم، ۶/ ۱۲۵۔

جواب (1)سب سے پہلا حق ان کا غسل وکفن اور نمازِ جنازہ ودفن ہے (2) اُن کے لیے ہمیشہ دعاواِستغفار کرنا (3)صدقہ وخیرات واَعمالِ صالحہ کا ثواب انہیں پہنچاتے رہنا (4) ان پر کسی کا قرض ہو تو ادا میں انتہائی جلدی کرنا اور اس کام کو اپنے دین ودنیا کیلئے باعثِ سعادت سمجھنا (5) اُن کا کوئی فرض رہ گیا ہو توبقدرِ اِستطاعت اس کی ادائیگی کی کوشش کرنا (6) اُن کی طرف سے کی گئی ایسی وصیت جو شرعاً جائز ہو اور اسے پورا کرنا اس پر لازم نہ ہو اگرچہ اس پر گراں ہو پھر بھی اسے پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرنا (7)اگر کوئی شرعی ممانعت نہ ہو تو ان کے انتقال کے بعد بھی ان کی مرضی اور خوشی کا خیال رکھنا (8) ہر جمعہ کو ان کی قبر پر جاکر اتنی آواز سے یٰسٓ شریف کی تلاوت کرنا کہ وہ سنیں پھر انہیں ایصالِ ثواب کرنا جمعہ کے علاوہ بھی جب ان کی قبر کے پاس سے گزرے تو انہیں سلام کرنا اور ان کے لئے فاتحہ خوانی کرنا (9)اُن کے رشتہ داروں کے ساتھ عمر بھر نیک سلوک کرتے رہنا (10) اُن کے دوستوں کے ساتھ دوستی نباہنا اور ان کے ساتھ ہمیشہ عزت وتکریم سے پیش آنا(11) کسی کے والدین کو بُرا کہہ کر جواباً اُنہیں بُرا نہ کہلاوانا (12) سب سے اہم حق جس کی ہر ایک کو ہمیشہ سختی کے ساتھ تاکید ہے وہ یہ ہے کہ کبھی کوئی گناہ کرکے انہیں قبر میں ایذا نہ پہنچانا کیونکہ والدین کو اس کے تمام اعمال کی خبر پہنچتی ہے۔[1]

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۳۹۱-۳۹۲ملخصاً۔

والدین سے لڑنے، انہیں مارنے اور بُرا بھلا کہنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص بہت بڑا فاسق، بڑا ہی بد بخت اور اللہ ربُّ العالَمین کے سخت غضب اور بڑے عذاب کا مُستَحِق اور دوزخ کی آگ کا حقدار ہے۔[1]

اگر بیٹا ملک سے باہر ہو اور والدین اسے بُلائیں تو اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بیٹا ملک سے باہر ہو اور والدین اسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہو گا، صرف خط لکھنا کافی نہ ہو گا، اسی طرح اگر والدین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے۔[2]

والدہ کے پاؤں چومنے کی حدیث میں کیا فضیلت آئی ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: ”جس نے اپنی والدہ کا پاؤں چوما تو ایسا ہے جیسے جنت کی چَوکھٹ کو بوسہ دیا۔“[3]

والدین کو نظرِ رحمت سے دیکھنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظرِ رحمت کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حجِ مَبْرُور کا ثواب لکھتا ہے۔[4]

کیا کافر والدین کے ساتھ بھی صلہ رحمی کی جائے گی؟

---

1 . . . فتاوی رضویہ، ۲۴/ ۴۰۲ ملخصاً۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۷۸۔

3 . . . درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ۹/ ۶۰۶۔

4 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب البر والصلۃ، الفصل الثالث، ۲/ ۲۰۹، حدیث: ۴۹۴۴۔

جواب: جی ہاں! حضرت سَیِّدَتُنا اَسماء بنتِ ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا فرماتی ہیں کہ زمانۂ نَبَوی میں میرے پاس میری والدہ آئی جبکہ وہ مُشرِکہ تھی۔ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میری ماں آئی ہے حالانکہ وہ مسلمان نہیں تو کیا پھر بھی میں اس سے صلۂ رحمی کروں؟ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی ماں سے صلۂ رحمی کرو۔ (1)

سوال: کیا والدین کا خلافِ شرع دیا گیا حکم ماننا پڑے گا؟

جواب: نہیں۔ حضور نبیِّ مُحتَرَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”لَا طَاعَةَ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ“ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ (2)

سوال: اگر والدین ناراضی کی حالت میں فوت ہو جائیں تو اولاد کیا کرے؟

جواب: ان کے لیے بکثرت دعائے مغفرت کرے، اولاد کی طرف سے مسلسل نیکیوں کے تحائف پہنچیں گے تو امید ہے کہ مرحوم والدین راضی ہو جائیں۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا تو اب ان کے لیے ہمیشہ دعا و اِستغفار کرتا رہتا ہے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو (والدین کے ساتھ) حسنِ سلوک کرنے والا لکھ دیتا ہے۔ (3)

---

1 ... بخاری، کتاب الھبۃ وفضلھا... الخ، باب الھدیۃ للمشرکین، ۲/۱۸۲، حدیث: ۲۶۲۰۔

2 ... مسلم، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء... الخ، ص۱۰۲۴، حدیث: ۱۸۴۰۔

3 ... شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتھما، ۶/۲۰۲، حدیث: ۷۹۰۲۔

اولاد اور ان کے حقوق

سوال: لڑکی پیدا ہونے پر غم و رنج کا اظہار کرنا کس کا طریقہ ہے؟

جواب: قرآنِ کریم میں اِس کو کُفار کا طریقہ قرار دیا گیا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ كَظِیْمٌ﴾ (پ ۱۴، النحل: ۵۸) ترجمۂ کنز الایمان: اور جب ان میں کسی کو بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ غصہ کھاتا ہے۔

سوال: اہلِ ایمان کے لیے کس طرح کی بیویاں اور اولاد دشمن ہیں؟

جواب: وہ جو انہیں نیک کاموں سے روکیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ﴾ (پ ۲۸، التغابن: ۱۴) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو تمہاری کچھ بیبیاں اور بچے تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو" اس آیت کے تحت صدرُ الْاَفاضِل مفتی نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: (اس لئے) کہ (وہ) تمہیں نیکی سے روکتے ہیں اور ان کے کہنے میں آکر نیکی سے باز نہ رہو۔[1]

سوال: عورت کی پہلی اولاد لڑکی ہونے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عورت کے لیے یہ بہت ہی مبارک ہے کہ اس کی پہلی اولاد لڑکی ہو۔[2]

---

1 . . . خزائن العرفان، پ ۲۸، التغابن، تحت الآیۃ: ۱۴، ص ۱۰۳۰۔

2 . . . تاریخ ابن عساکر، العلاء بن کثیر، ۴۷/ ۲۲۵۔

سوال: کونسے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی صرف بیٹیاں ہی تھیں؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا لُوط اور حضرت سَیِّدُنا شعیب عَلَیْہِمَا السَّلَام۔[1]

سوال: امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیان کردہ اولاد کے حقوق میں سے کوئی پانچ بیان کیجئے؟

جواب: (1)بچہ کو پاک کمائی سے پاک روزی کھلائے (2)اولاد کو چھوڑ کر اکیلے نہ کھائے بلکہ اپنی خواہش کو ان کی خواہش کے تابع رکھے (3)چند بچے ہوں تو سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر دینی فضیلت کے علاوہ ترجیح نہ دے (4) بہلانے کیلئے جھوٹا وعدہ نہ کرے اور (5)وہ بیمار ہوں تو ان کا علاج کروائے۔[2]

سوال: اولاد کو کتنی عمر میں نماز کا حکم دیا جائے؟

جواب: حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہوں اور انہیں نماز پر مارو جب وہ دس سال کے ہوں۔[3]

سوال: کتنی عمر میں بچوں کے بستر الگ کر دینے کا حکم ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: دس سال کی عمر میں بچوں کے بستر الگ کر دو۔[4]

سوال: بچوں کو خوش کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جنابِ صادق و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنت

---

1 . . . تفسیر مدارک، پ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ۵۰، ص۱۰۹۳۔

2 . . . اولاد کے حقوق، ص۱۹-۲۰، ملخصاً۔

3 . . . ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، ۱/۲۰۸، حدیث: ۴۹۴۔

4 . . . ابوداود، کتاب الصلاۃ، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، ۱/۲۰۸، حدیث: ۴۹۵۔

میں ایک گھر ہے جسے دارُالفَرَح (خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خوش کرتے ہیں۔[1]

سوال: اپنے بچے کو قرآن پاک سکھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا بروزِ قیامت اُسے جنت میں ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کے سبب اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو قرآنِ کریم کی تعلیم دی تھی۔[2]

سوال: اولاد کو ادب سکھانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: انسان کا اپنے بچے کو ادب سکھانا ایک صاع (تقریباً چار کلو اور سو گرام) صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔[3]

سوال: بیٹے کے نکاح میں تاخیر کرنے پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حضور نبیٔ مُحْتَرَم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اور لڑکا گناہ میں مبتلا ہوا تو اس کا گناہ والد کے سر ہو گا۔[4]

سوال: اپنی بیٹی کا نکاح فاسق سے کرنا کیسا ہے؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح

---

1 . . . جامع صغیر، حرف الہمزۃ، ص ۱۴۰، حدیث: ۲۳۲۱۔

2 . . . معجم اوسط، باب الالف، باب من اسمہ احمد، ۱/۴۰، حدیث: ۹۶۔

3 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ادب الولد، ۳/۳۸۲، حدیث: ۱۹۵۸۔

4 . . . شعب الایمان، الستون من شعب الایمان . . . الخ، ۶/۴۰۱، حدیث: ۸۶۶۶۔

کسی فاسق سے کیا اس نے قطعِ رحمی کی۔[1]

سوال: غیبت کی تعریف کیا ہے؟

جواب: صدرُ الشَّریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے غیبت کی تعریف یہ فرمائی ہے کہ "کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔"[2]

سوال: قرآنِ کریم میں غیبت سے کس طرح روکا گیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًاؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُؕ﴾ (پ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی پسند رکھے گا کہ اپنے مَرے بھائی کا گوشت کھائے تو یہ تمہیں گوارا نہ ہو گا۔

سوال: شبِ معراج پیٹھ پیچھے برائی کرنے والوں کا کیا عذاب دکھایا گیا؟

جواب: شبِ اِسراء کے دولہا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: معراج کی رات میرا گزر ایسی عورتوں اور مَردوں کے پاس سے ہوا جو اپنی چھاتیوں کے ساتھ لٹک رہے تھے۔ میں نے کہا: جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ منہ پر عیب لگانے والے اور پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے لوگ ہیں۔[3]

---

1 . . . الکامل لابن عدی، الحسن بن محمد ابو محمد البلخی . . . الخ، ۳/۱۶۵۔

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۳۲۔

3 . . . شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، ۵/۳۰۹، حدیث: ۶۷۵۰۔

سوال: غیبت اور بہتان میں کیا فرق ہے؟

جواب: حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (غیبت یہ ہے کہ) تم اپنے بھائی کا اِس طرح ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ عرض کی گئی: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ ارشاد فرمایا: جو بات تم کہہ رہے ہو اگر وہ اُس میں موجود ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں نہ ہو تو تم نے اُس پر بہتان باندھا۔ [1]

سوال: کونسا دوزخی ہے جسے جہنم میں مُردار کھانا پڑے گا؟

جواب: حدیثِ پاک کے مطابق غیبت کرنے والے کو جہنم میں مُردار کھانا پڑے گا۔ [2]

سوال: غیبت کرنے والا قیامت میں کس شکل میں اُٹھے گا؟

جواب: غیبت کرنے والا روزِ محشر کتے کی شکل میں اُٹھایا جائے گا۔ [3]

سوال: لوگوں کی عزت خراب کرنے والوں کی کیا سزا ہے؟

جواب: حضور نبیِّ غیب داں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شبِ معراج ایسے لوگوں کے پاس سے گزرے جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں سے نوچ رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی غیبت کرتے) تھے اور اُن کی عزّت خراب کرتے تھے۔ [4]

---

1 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، ص ۱۳۹۷، حدیث: ۲۵۸۹۔

2 . . . مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ۱/ ۵۵۳، حدیث: ۲۳۲۴۔

3 . . . التوبیخ والتنبیہ، باب البھتان وما جاء فیہ، ص ۲۳۷، حدیث: ۲۱۶۔

4 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ۴/ ۳۵۳، حدیث: ۴۸۷۸۔

کسی مسلمان کی بے عزّتی کرنا کیسا؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: بے شک کسی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ (1)

حدیث شریف میں کامل مسلمان کسے فرمایا گیا ہے؟

جواب: حضور تاجدارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (2)

کونسے تین لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: تین لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی: (1) حرام کھانے والا (2) بکثرت غیبت کرنے والا اور (3) مسلمانوں سے حسد رکھنے والا۔ (3)

کیا غیبت کی کوئی جائز صورت بھی ہے؟

جواب: جی ہاں! غیبت کی مُباح (جائز) صورت یہ ہے کہ فاسقِ مُعْلِن (عَلانِیَہ گناہ کرنے والا) یا بدمذہب (بُرے عقائد رکھنے والے) کی برائی بیان کرے جبکہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (4)

کیا غیبت سے بچنے کا کوئی وظیفہ بھی ہے؟

---

(1) ... ابوداود، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، ۴/۳۵۳، حدیث: ۴۸۷۷۔

(2) ... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون... الخ، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰۔

(3) ... تنبیہ الغافلین، باب الحسد، ص ۹۵۔

(4) ... تنبیہ الغافلین، باب الغیبۃ، ص ۹۰۔

جواب: جی ہاں !وہ آسان ترین وِرد یہ ہے: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔[1]

بدشگونی

سوال: شُگُون کی اَقسام بتایئے اور ان کی وضاحت کیجئے؟

جواب: شگون کی دو قسمیں ہیں:(1)اچھاشگون (2)براشگون۔ اچھا یہ ہے کہ جس کام کا ارادہ کیا ہو اس کے بارے میں کوئی اچھاکلام سن کر دلیل پکڑنا، اگر براکلام ہو تو بدشگونی ہے۔ حکمِ شرع یہ ہے کہ انسان اچھاشگون لے کر خوش ہو اور اپنا کام خوشی خوشی مکمل کرے اور بُراکلام سن کر اس کی طرف توجہ نہ کرے اور نہ ہی اس کے سبب اپنے کام سے رکے۔[2]

سوال: کسی کام سے نکلتے وقت حضور نبیِّ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کیا سننا پسند تھا؟

جواب: کسی کام سے نکلتے وقت حضور نبیِّ مُحتَرَم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو "یَا رَاشِدُ(اے ہدایت یافتہ)، یانَجِیْحُ(اے کامیاب)" سننا پسند تھا۔[3]

سوال: کسی شے کو منحوس جاننے کے بارے میں اسلام کیا فرماتا ہے؟

جواب: کسی شخص، جگہ، چیز یا وقت کو منحوس جاننے کا اسلام میں کوئی تَصَوُّر نہیں یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔[4]

---

1 . . . القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلوۃ۔۔۔الخ، ص ۲۷۸۔

2 . . . تفسیر قرطبی، پ۲۶، الاحقاف، ۱۳۲/۸، تحت الآیۃ: ۴۔

3 . . . ترمذی، کتاب السیر، باب ماجاء فی الطیرۃ، ۲۲۸/۳، حدیث: ۱۶۲۲۔

4 . . . بدشگونی، ص۸۔

سوال: اچھا شگون لینے اور بد شگونی کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: مفسرِ شہیر حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

اسلام میں نیک فال لینا جائز ہے۔ بد فالی بد شگونی لینا حرام ہے۔[1]

سوال: نجومیوں، کاہنوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا؟

جواب: کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا اگر بَطَورِ اِعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفرِ خالص ہے اور اگر بطورِ اعتقاد وتَیَقُّن (یعنی بطورِ یقین) نہ ہو مگر میل ورغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے اور اگر بطورِ ہَزل واِستہزاء (یعنی ہنسی مذاق کے طور پر) ہو تو عَبَث (یعنی بے کار) و مکروہ و حماقت ہے، ہاں! اگر بقصدِ تَعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حَرَج نہیں۔[2]

سوال: مکان کی تبدیلی سے بد شگونی لینا کیسا؟

جواب: ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم ایک مکان میں رہتے تھے، اس میں ہمارے اہل و عیال کثیر اور مال کثرت سے تھا پھر ہم نے مکان بدلا تو ہمارے مال اور اہل و عیال کم ہو گئے۔ حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: چھوڑو! ایسا کہنا بُری بات ہے۔[3]

سوال: چھینک سے بد شگونی لینا کس کا طریقہ ہے؟

1... تفسیر نعیمی، ۹/۱۱۹۔

2... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۵۵۔

3... ادب الدنیا والدین، الفصل السادس فی الطیرۃ والفال، الطیرۃ مفزع الیائسین، ص ۴۹۹۔

جواب: مجدّدِ اعظم، امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: چھینک اچھی چیز ہے، اسے بد شگونی جاننا مُشرکینِ ہند کا ناپاک عقیدہ ہے۔[1]

فال کھولنا یا فال کھولنے پر اُجرت لینے کا کیا حکم ہے؟

جواب: حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: فال کھولنا یا فال کھولنے پر اُجرت لینا یا دینا سب حرام ہے۔[2]

شریعت میں استخارے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ارشاد فرماتے ہیں: رسولِ اکرم نورِ مُجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کو تمام اُمور میں اِستخارہ تعلیم فرماتے جیسے قرآن کی سورت تعلیم فرماتے تھے۔[3]

اِستخارہ کے کیا معنی ہیں؟

جواب: مُحدِّثِ کبیر، حکیمُ الاُمت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اِستخارہ کے معنی ہیں: خیر مانگنا یا کسی سے بھلائی کا مشورہ کرنا، چونکہ اس دعا و نماز میں بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گویا مشورہ کرتا ہے کہ فلاں کام کروں یا نہ کروں اسی لئے اسے استخارہ کہتے ہیں۔[4]

حدیثِ پاک میں استخارے کی کیا فضیلت آئی ہے؟

---

1 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۳۱۹۔

2 . . . تفسیر نور العرفان، پ۷، المائدہ، تحت الآیۃ: ۹۰، ص ۱۹۴۔

3 . . . بخاری، کتاب التہجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۱۱۶۲۔

4 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/ ۳۰۱۔

جواب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو اِستخارہ کرے وہ نقصان میں نہ رہے گا، جو مُشاوَرت سے کام کرے وہ پشیمان نہ ہو گا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ محتاج نہ ہو گا۔[1]

سوال اِستخارہ چھوڑنے کا کیا نقصان ہے؟

جواب نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بندے کی بد بختی میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالٰی سے استخارہ کرنا چھوڑ دے۔[2]

سوال بنیادی طور پر گُمان کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب بنیادی اعتبار سے گمان کی دو اَقسام ہیں: (1) حُسنِ ظن (2) سوءِ ظن (یعنی بد گمانی)۔

سوال بد گمانی کی تعریف کیا ہے؟

جواب بد گمانی سے مراد یہ ہے کہ بلا دلیل دوسرے کے بُرے ہونے کا دل سے پختہ یقین کرنا۔[3]

سوال بد گمانی کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب مسلمان کے ساتھ بد گمانی حرام ہے۔[4]

سوال قرآنِ پاک میں بکثرت گمان کی ممانعت کس مقام پر فرمائی گئی ہے؟

---

1 . . . مسند شہاب، باب ما خاب من استخار، ۲/۷، حدیث: ۷۷۴۔

2 . . . ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء فی الرضا بالقضاء، ۴/۶۰، حدیث: ۲۱۵۸۔

3 . . . فیض القدیر، ۳/۱۵۷، ماخوذاً۔

4 . . . احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الخامسۃ العشرۃ الغیبۃ، بیان تحریم الغیبۃ بالقلب، ۳/۱۸۶۔

جواب کثرتِ گمان کی ممانعت قرآن پاک کے پارہ 26، سورۂ حُجرات کی آیت نمبر 12 میں فرمائی ہے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

سوال ظن یعنی گمان کسے کہتے ہیں؟

جواب جس بات کی طرف نفس جھکے اور دل اس کی طرف مائل ہو اسے ظن (یعنی گمان) کہتے ہیں۔[1]

سوال بد گمانی کے حرام ہونے کی صورتیں کونسی ہیں؟

جواب بد گمانی کے حرام ہونے کی دو صورتیں: (1) **بدگمانی کو دل پر جمالینا۔** علامہ بدرالدین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گمان وہ حرام ہے جس پر اِصرار کیا جائے اور اُسے اپنے دل پر جمالیا جائے۔[2] (2) **بدگمانی کو زبان پر لے آنا یا اس کے تقاضے پر عمل کرلینا۔** علامہ عبد الغنی نابلسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بد گمانی اس صورت میں حرام ہے جب اس کا اثر اعضاء پر ظاہر ہو، یوں کہ اس کے تقاضے پر عمل کیا جائے۔[3]

سوال بُرے گمان کے دل میں جم جانے کی پہچان کیا ہے؟

جواب جس کے بارے میں اسے بد گمانی ہے اس کے متعلق پہلے جیسی قلبی کَیفِیَّت نہ

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الخامسۃ العشرۃ الغیبۃ، بیان تحریم الغیبۃ بالقلب، ۳/۱۸۶۔

2 . . . عمدۃ القاری، کتاب البر والصلۃ، باب ما ینھی . . . الخ، ۱۵/ ۲۱۸، تحت الحدیث: ۶۰۶۵۔

3 . . . حدیقۃ ندیۃ، الخلق الرابع والعشرون، ۲/ ۱۳۔

رہے، اس سے بہت نفرت کرنے لگے، اسے بوجھ تَصَوُّر کرے، اس کے احوال کی رعایت اور اس کی عزت کرنا چھوڑ دے۔[1]

سوال: بدگمانی سے کونسے باطنی اَمراض پیدا ہوتے ہیں؟

جواب: بدگمانی سے بُغض اور حسد جیسے باطنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔[2]

سوال: بدگمانی کو دور کرنے کا علاج کیا ہے؟

جواب: بدگمانی سے تَوَجُّہ ہٹادی جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جب تم بدگمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو۔[3]

سوال: حدیثِ پاک میں اچھے گمان کے بارے میں کیا فرمایا گیا ہے؟

جواب: حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اچھا گمان اچھی عبادت سے ہے۔[4]

سوال: بدترین جھوٹ کیا ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں بدگمانی کو بدترین جھوٹ فرمایا گیا ہے۔[5]

سوال: مسلمان سے بدگمانی پر حدیث شریف میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حضور تاجدارِ رسالت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے

---

1. ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفة الخامسة العشرة الغيبة، بیان تحریم الغیبة بالقلب، ۳/۱۸۶۔
2. ۔۔۔ فتح الباری، کتاب الادب، باب ماینہی عن التحاسد والتدابر، ۱۱/۴۱۰، تحت الحدیث: ۶۰۶۶۔
3. ۔۔۔ معجم کبیر، باب من اسمه الحارث، حارثة بن النعمان ۔۔۔ الخ، ۳/۲۲۸، حدیث: ۳۲۲۷۔
4. ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب فی حسن الظن، ۴/۳۸۷، حدیث ۴۹۹۳۔
5. ۔۔۔ بخاری، کتاب الادب، باب یاایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ۔۔۔ الخ، ۴/۱۱۷، حدیث: ۶۰۶۶۔

مسلمان بھائی سے بُرا گمان رکھا، بے شک اس نے اپنے ربّ عَزَّ وَجَلَّ سے برا گُمان رکھا۔[1]

حرص

سوال: حرص کسے کہتے ہیں؟

جواب: ارادے میں خواہش کی زیادتی حرص کہلاتی ہے۔[2] دوسرے لفظوں میں "کسی چیز سے جی نہ بھرنا اور ہمیشہ زیادتی کی خواہش کرنا حرص ہے۔"[3]

سوال: حدیث شریف میں حرص کی کس طرح مذمت فرمائی گئی ہے؟

جواب: حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر انسان کے پاس سونے کی دو وادیاں ہوں تو وہ تیسری وادی کی خواہش کرے گا اور انسان کے پیٹ کو مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔[4]

سوال: کیا کبھی حرص اچھی بھی ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: دنیاوی حرص بُری ہے دینی حرص اچھی ہے۔[5]

---

1 . . . درمنثور، پ۲۶، الحجرات، تحت الآیۃ: ۱۲، ۷/۵۶۲۔

2 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الامل والحرص، ۹/۱۱۹۔

3 . . . مرآۃ المناجیح، ۷/۸۶۔

4 . . . مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لو ان لابن آدم... الخ، ص۵۲۱، حدیث: ۱۰۴۸۔

5 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۲۔

سوال بُری حرص کی وضاحت کیجئے؟

جواب بُری حرص یہ ہے کہ اپنا حصہ حاصل کر لینے کے باوجود دوسرے کے حصے کی لالچ رکھے۔[1]

سوال کیا حرص کا معاملہ صرف دولت ہی میں ہوا کرتا ہے؟

جواب ایسا نہیں ہے۔ لالچ اور حرص کا جذبہ خوراک، لباس، مکان، سامان، دولت، عزت، شہرت اَلْغَرَض ہر نعمت میں ہوا کرتا ہے۔[2]

سوال کونسے دو حریص کبھی سیر نہیں ہوتے؟

جواب (1) علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور (2) دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہو گا۔[3]

سوال کون سی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں؟

جواب رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ ابنِ آدم بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن اس کی دو خصلتیں ہمیشہ جوان رہتی ہیں ایک مال کی حرص اور دوسری عمر کی حرص۔[4]

سوال علمِ دین کے حریص کے لیے کیا کیا انعامات ہیں؟

جواب صوفیاء فرماتے ہیں: اِنْ شَآءَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) علمِ دین کا مُتلاشی مرتے ہی جنتی ہے۔

---

1 . . . مرقاۃ المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الامل والحرص، ۹/۱۱۹۔

2 . . . جنتی زیور، ص ۱۱۱۔

3 . . . دارمی، باب فی فضل العلم والعالم، ۱/۱۰۸، حدیث: ۳۳۱۔

4 . . . مسلم، کتاب الزکوۃ، باب کراھۃ الحرص علی الدنیا، ص ۵۲۱، حدیث: ۱۰۴۷۔

علما فرماتے ہیں کہ کسی کو اپنے خاتمے کی خبر نہیں سوا عالمِ دین کے کہ ان کے لیے حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے وعدہ فرمالیا کہ **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) جس کی بھلائی چاہتا ہے اسے علمِ دین دیتا ہے۔ (1)

سوال: کس معاملے میں بے صبری اور حرص اعلیٰ ہے؟

جواب: حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”دنیاوی چیزوں میں قناعت اور صبر اچھا ہے مگر آخرت کی چیزوں میں حرص اور بے صبری اعلیٰ ہے۔“ (2)

سوال: مال و مرتبے کی حرص کا کیا نقصان ہے؟

جواب: حضور پُر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص کرنے والا اپنے دین کے لئے نقصان دِہ ہے۔“ (3)

سوال: کن لوگوں کو زندہ رہنے کی سب سے زیادہ حرص ہے؟

جواب: قرآنِ کریم کی سورۂ بقرہ، آیت 96 کے تحت صدرُ الْاَفاضِل مفتی نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: مشرکین کا ایک گروہ مجوسی ہے آپس میں تَحِیَّت و سلام کے موقع پر کہتے ہیں ”زِہ ہزار سال“ یعنی ہزار برس جیو۔ مطلب یہ ہے کہ مجوسی مشرک ہزار برس جینے کی تمنّا رکھتے ہیں یہودی

1... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۰۴۔

2... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۱۲۔

3... ترمذی، کتاب الزھد، ۴۳- باب، ۴/ ۱۶۶، حدیث: ۲۳۸۳۔

ان سے بھی بڑھ گئے کہ انہیں حرصِ زندگانی سب سے زیادہ ہے۔ (1)

سوال: حرص کے علاج کے لئے کن چیزوں کی ضرورت ہے؟

جواب: صبر، علم اور عمل۔ (2)

جھوٹ

سوال: جھوٹ کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی چیز کو اس کی حقیقت کے برعکس بیان کرنا۔ (3)

سوال: جھوٹوں کے لیے قرآن پاک میں کیا وعید آئی ہے؟

جواب: قرآن پاک میں جھوٹوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت کا مُستحِق قرار دیا گیا ہے۔ (4)

سوال: جھوٹ انسان کو کہاں لے جاتا ہے؟

جواب: حضور نبی مُکَرَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹ انسان کو برائی کی طرف لے جاتا اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔ (5)

سوال: جھوٹ انسان کی شخصیت پر کیا اثر ڈالتا ہے؟

جواب: حضور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جھوٹ انسان کو رُسوا کر دیتا ہے۔ (6)

---

1 ... خزائن العرفان، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۹۶، ص ۳۳۔

2 ... احیاء العلوم، کتاب ذم البخل... الخ، بیان علاج البخل، ۳/۲۹۷۔

3 ... حدیقۃ ندیۃ، الصنف الثانی، المبحث الاول، النوع الرابع، ۲/۲۰۰۔

4 ... پ۳، آل عمران: ۶۱۔

5 ... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب... الخ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷۔

6 ... الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، الترغیب فی الصدق الترہیب من الکذب، ۳/۳۶۸، حدیث: ۲۸۔

سوال: جھوٹ چھوڑنے والے کو حدیثِ پاک میں کیا خوشخبری دی گئی ہے؟

جواب: حضور شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنت نشان ہے: جس نے باطل جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اُس کے لیے جنت کے کنارے پر مکان بنایا جائے گا۔[1]

سوال: حدیث پاک میں منافق کی کیا نشانیاں آئی ہیں؟

جواب: (1)جب بات کرے جھوٹ بولے (2) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے خیانت کرے۔[2] (4)ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔[3]

سوال: سچا انسان کس رتبے کا اور جھوٹا کس وعید کا مُستحق ہوتا ہے؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سچائی کو لازم کر لو، کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک "صِدّیق" لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ فجور (برائیوں) کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے، یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک "کذّاب" لکھ دیا جاتا ہے۔[4]

---

1 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، ۳/۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۰۔

2 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/۲۴، حدیث: ۳۳۔

3 . . . بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/۲۷، حدیث: ۳۴۔

4 . . . مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب قبح الکذب . . . الخ، ص ۱۴۰۵، حدیث: ۲۶۰۷۔

جھوٹ کی بدبو سے فرشتہ کتنا دور ہو جاتا ہے؟

جواب حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اُس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔[1]

جھوٹ، حسد، چغلی اور غیبت والے دوزخ میں کس شکل کے ہوں گے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا حاتم اَصَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: جہنم میں جھوٹا کتے کی شکل میں، حسد کرنے والا سور کی شکل میں، چغل خور اور غیبت کرنے والا بندر کی شکل میں بدل جائے گا۔[2]

حدیثِ مبارکہ میں کن مواقع پر جھوٹ بولنے کی اجازت آئی ہے؟

جواب (1) جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے (2) دو مسلمانوں کے درمیان صلح کرانے اور (3) اپنی بیوی کو راضی کرنے کیلئے۔[3]

جھوٹی گواہی دینے والے کے لئے کیا وعید (سزا دیئے جانے کا فرمان) ہے؟

جواب حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جہنم واجب کر دے گا۔[4]

جھوٹا خواب سنانے کی کیا وعید ہے؟

جواب جنابِ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جھوٹا خواب سنانے والے

---

1 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في الصدق والکذب، ۳/۳۹۲، حدیث: ۱۹۷۹۔

2 . . . تنبیہ المغترین، الباب الثالث، ومنہا سد باب الغیبۃ فی الناس فی مجالسہم، ص ۱۹۴۔

3 . . . ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء في إصلاح ذات البین، ۳/۳۷۷، حدیث: ۱۹۴۵۔

4 . . . ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب شہادۃ الزور، ۳/۱۲۳، حدیث: ۲۳۷۳۔

کو جَو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جو وہ نہیں کر سکے گا۔[1] اور ایک حدیث پاک میں جھوٹا خواب گھڑ کر سنانے والے کو جنت کی خوشبو سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے۔[2]

بغض وکینہ

سوال: کینہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: کینہ یہ ہے کہ انسان اپنے دل میں کسی کو بوجھ جانے، اس سے غیر شرعی دشمنی وبغض رکھے، نفرت کرے اور یہ کیفیت ہمیشہ ہمیشہ باقی رہے۔[3]

سوال: بغض وکینہ رکھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بھی مسلمان کے متعلق بِلاوَجہِ شرعی اپنے دل میں بغض وکینہ رکھنا ناجائز وگناہ ہے۔ عارِف بِاللہ علامہ عبد الغنی نابلسی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اگر حق وانصاف کی بات کرنے کے سبب کسی سے بغض وکینہ رکھے تو حرام ہے اور اگر کسی سے اُس کے ظلم کے سبب بغض رکھے تو جائز ہے۔[4]

سوال: اَحادیثِ کریمہ میں بغض وکینہ کا کیا نقصان بیان ہوا ہے؟

جواب: بغض وکینہ کے نقصانات پر مشتمل دو اَحادیثِ مبارکہ یہ بھی ہیں: (1) جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ کینہ پَرْوَر ہے تو وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا۔[5] (2)

---

1 . . . بخاری، کتاب التعبیر، باب من کذب فی حلمہ، ۴/۴۲۲، حدیث: ۷۰۴۲۔

2 . . . جامع صغیر، ص ۲۱۴، حدیث: ۳۵۳۲۔

3 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی معنی الحقد . . . الخ، ۳/۲۲۳۔

4 . . . حدیقۃ ندیۃ، السادس عشر من الاخلاق۔۔۔ الخ، ۱/۶۲۹۔

5 . . . حلیۃ الاولیاء، ۸/۱۰۸، حدیث: ۱۱۵۳۶۔

بغض و دشمنی رکھنے سے بچو! کیونکہ بغض دین کو مونڈ ڈالتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔[1]

صحابۂ کرام سے بغض و کینہ رکھنا کیسا؟

جواب: سخت حرام ہے۔ صدرُ الْاَفاضِل مفتی نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی فرماتے ہیں: جو بدنصیب صحابہ کی شان میں بے ادبی کے ساتھ زبان کھولے وہ دشمنِ خدا اور رسول ہے۔ مسلمان ایسے شخص کے پاس نہ بیٹھیں۔[2]

ساداتِ کرام سے بغض رکھنے کا کیا نقصان ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: جو شخص ہم سے بغض یا حسد کرے گا اسے قیامت کے دن حوضِ کوثر سے آگ کے چابکوں کے ساتھ دور کیا جائے گا۔[3]

علمائے کرام سے بغض رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟

جواب: (عالمِ دین سے) اگر بے سبب رنج (یعنی بغض) رکھتا ہے تو مریضُ الْقَلْب، خبیثُ الْبَاطِن اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔[4]

اولیائے کرام سے بغض رکھنے پر کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حدیث شریف میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی ولی سے دشمنی رکھے تحقیق اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ اعلانِ جنگ کر دیا۔[5]

---

1 ... کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، جزء: ۳، ۲/ ۲۸، حدیث: ۵۴۸۶۔

2 ... سوانح کربلا، ص ۳۱۔

3 ... معجم اوسط، ۲/ ۳۳، حدیث: ۲۴۰۵۔

4 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۱۲۹۔

5 ... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ سلامۃ الفتن، ۴/ ۳۵۰، حدیث: ۳۹۸۹۔

سوال: کیامال ودولت کی فراوانی بغض وکینہ کا سبب بنتی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ بھی آپس میں بغض وکینہ کا ایک سبب ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''لَا تُفْتَحُ الدُّنْیَا عَلٰی اَحَدٍ اِلَّا اَلْقَی اللهُ بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ'' یعنی دنیا کسی پر کشادہ نہیں کی جاتی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تاقیامت ان کے درمیان بغض وعداوت رکھ دیتا ہے۔[1]

سوال: بغض وکینہ سے بچنے کے کوئی دو علاج بتائیے؟

جواب: (1) ایمان والوں کے کینے سے بچنے کی دعا کیجئے، پارہ 28 سورۂ حشر، آیت نمبر 10 کو یاد کرلینا اور وقتاً فوقتاً پڑھتے رہنا بھی مفید ہے: ﴿وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ۠﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے رب ہمارے بیشک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (2) مسلمانوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے محبت کرنا کیونکہ محبت کینے کی ضد ہے۔[2]

سوال: کیا شبِ براءت میں بغض وکینہ رکھنے والے کی مغفرت ہوجاتی ہے؟

جواب: جی نہیں! حضور نبیِّ مُحْتَرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر خاص تجلّی فرماتا ہے، مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے جبکہ کینہ

---

1 . . . مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب، ۱/۴۵، حدیث: ۹۳۔

2 . . . باطنی بیماریوں کی معلومات، ص۵۵-۵۶۔

رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔ [1]

دوسروں کو اپنے کینے سے کیسے بچایا جاسکتا ہے؟

جواب: اس کے لیے پانچ مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں: (1) کسی کی بات کاٹنے سے بچیے (2) تعزِیَت کے دوران مسکرانے سے بچیے (3) کسی کی غلطی نکالنے میں احتیاط کیجیے (4) موقع محل کے مطابق عمل کیجیے (5) خوامخواہ حوصلہ شکنی نہ کیجیے۔ [2]

کیا اہلِ جنت کے درمیان بھی بغض و کینہ ہو گا؟

جواب: جی نہیں۔ حدیث شریف میں ہے: اہلِ جنت میں آپس میں اختلاف نہ ہو گا، نہ بغض و کدُورت۔ سب کے دل ایک ہوں گے، صبح و شام اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کریں گے۔ [3]

حسد کسے کہتے ہیں؟

جواب: کسی کی دینی یا دُنیاوی نعمت کے چھن جانے کی تمنّا کرنا یا یہ خواہش کرنا کہ فُلاں شخص کو یہ نعمت نہ ملے، اسے "حسد" کہتے ہیں۔ [4]

حسد کرنے والے اور جس سے حسد کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

جواب: حسد کرنے والے کو "حاسِد" اور جس سے حسد کیا جائے اُسے "مَحسُود" کہتے ہیں۔

---

1 ...شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۲، حدیث: ۳۸۳۵۔

2 ...بغض و کینہ، ص ۶۲۔

3 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ...الخ، ۲/۳۹۱، حدیث: ۳۲۴۵۔

4 ...طریقۃ محمدیۃ مع حدیقۃ ندیۃ، الخلق الخامس عشر من الاخلاق السّتین المذمومۃ... الخ، ۱/۶۰۰-۶۰۱۔

غِبطَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب غِبطَہ یعنی رشک کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے۔[1]

آپس میں بھائی بھائی ہونے کا کیا نسخہ ہے؟

جواب حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بدگمانی، حسد، بغض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے محبت ٹوٹتی ہے اور اِسلامی بھائی چارہ محبت چاہتا ہے لہٰذا یہ عیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔[2]

کونسی خطا سب سے پہلے واقع ہوئی؟

جواب جو خطا سب سے پہلے کی گئی وہ حسد ہے۔[3]

سب سے پہلے حسد کس نے کیا تھا؟

جواب سب سے پہلے حسد شیطان نے کیا۔[4]

شیطان نے کس سے کس معاملے میں حسد کیا تھا؟

جواب اِبلیس ملعون نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنے کے معاملے میں اُن سے حسد کیا۔[5]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی ذم الحسد وفی حقیقتہ . . . الخ، ۳/۲۳۴۔

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۶۰۸۔

3 . . . درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/۱۲۵۔

4 . . . درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/۱۲۵۔

5 . . . درمنثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۳۴، ۱/۱۲۵۔

سوال: حدیثِ پاک میں حسد کی کس طرح مذمت فرمائی گئی ہے؟

جواب: حضور جانِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حسد کرنے والا، چُغلی کھانے والا اور کاہِن (نجومی، فال نکالنے والا) مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقہ پر نہیں) اور میں اُن سے نہیں۔ (1)

سوال: حسد کرنے والا اللہ تعالٰی کی ناراضی کس طرح مول لیتا ہے؟

جواب: اللہ تعالٰی نے بندوں پر نعمتوں کی جو تقسیم فرمائی ہے حسد کرنے والا اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے اور اس کے عدل وانصاف پر انگلی اٹھاتا ہے۔ (2) اس طرح وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی مول لیتا ہے۔

سوال: حسد سے نیکیوں کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

جواب: حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے۔ (3)

سوال: پچھلی اُمت سے اِس اُمت میں آنے والی باطنی بیماریاں کونسی ہیں؟

جواب: حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگلی اُمت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد وبغض ہے۔ (4)

---

1 . . . مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی الغیبۃ والنمیمۃ، ۸/۱۷۲، حدیث: ۱۳۱۲۶۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی ذمّ الحسد وفی حقیقتہ۔۔۔الخ، ۳/۲۴۲۔

3 . . . ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحسد، ۴/۴۷۳، حدیث: ۴۲۱۰۔

4 . . . ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ۔۔۔الخ، ۵۶-باب، ۴/۲۲۸، حدیث: ۲۵۱۸۔

سوال: حسد و بغض انسان کے دین پر کیا اثرات ڈالتے ہیں؟

جواب: یہ باطنی اَمراض انسان کے دین کو تباہ کر دیتے ہیں۔(1)

غصّہ

سوال: غصہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: غضب یعنی غصّہ نفس کے اس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دفع کرنے پر ابھارے۔(2)

سوال: غصہ پینے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جو غصہ پی جائے گا حالانکہ وہ نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے معمور فرمادے گا۔(3)

سوال: کیا غصہ حرام ہے؟

جواب: عوام میں یہ غلط مشہور ہے کہ غصہ حرام ہے۔ غصہ ایک غیر اختیاری اَمر ہے، انسان کو آہی جاتا ہے، اس میں اس کا قصور نہیں، ہاں غصہ کا بے جا استعمال برا ہے۔(4)

سوال: غصے کے سبب جنم لینے والی کوئی چھ بُرائیاں بیان کیجئے؟

---

1 . . . ترمذی، کتاب صفة القیامة . . . الخ، ۵۶-باب، ۴/۲۲۸، حدیث: ۲۵۱۸۔

2 . . . مرآۃ المناجیح، ۶/۶۵۵۔

3 . . . کنز العمال، کتاب الاخلاق، قسم الاقوال، ۳/۱۶۳، حدیث: ۷۱۶۰۔

4 . . . غصے کا علاج، ص ۲۷۔

جواب غصے سے تقریباً ۱۶ برائیاں جنم لیتی ہیں جن میں سے چھ یہ ہیں :(1)حسد (2) غیبت (3) چغلی (4) قطعِ تعلق (5) جھوٹ اور (6) گالی گلوچ۔[1]

سوال اگر غصہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی پر ختم ہو تو کیا وعید ہے؟

جواب رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جہنم کا ایک دروازہ ہے جس سے وہی لوگ داخل ہوں گے جن کا غصہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی پر ہی ختم ہوتا ہے۔[2]

سوال حضرتِ حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی غصیلے شخص کے لئے کیا فرماتے ہیں؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے آدمی! غصے میں تو خوب اُچھلتا ہے، کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزخ میں نہ ڈال دے۔[3]

سوال اگر غصے کے سبب گناہ سَرزَد ہو جاتا ہو تو کیا علاج کیا جائے؟

جواب ایسے شخص کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم 21 بار پڑھ کر اپنے اوپر دَم کرلے۔[4]

سوال کس خوش نصیب کا دل سکون وایمان سے بھر دیا جاتا ہے؟

جواب حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس شخص نے غُصّہ ضَبط کرلیا باوُجود اس کے کہ وہ غُصّہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر

---

1 . . . غصے کا علاج، ص ۷-۸۔

2 . . . کنزالعمال، کتاب الاخلاق، ۳/ ۲۰۸، حدیث: ۷۷۰۳۔

3 . . . احیاء العلوم، ۳/ ۲۰۵۔

4 . . . غصے کا علاج، ص ۳۰۔

دے گا۔“[1]

سوال: کیا غصے کا علاج کرنا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، حجۃ الاسلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: غصے کا علاج کرنا واجب ہے کیونکہ بہت سارے لوگ غصے کے باعث جہنم میں جائیں گے۔[2]

سوال: حدیثِ مبارکہ میں غصے کی آگ بُجھانے کا کیا طریقہ بیان کیا گیا ہے؟

جواب: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: بیشک غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ کی پیدائش ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے لہٰذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے۔[3]

سوال: کیا غصے کی عادت نکالنے کے لئے کوئی روحانی علاج بھی ہے؟

جواب: جی ہاں، غصے کی عادت ختم کرنے کے لیے یہ دو وِرد کیے جاسکتے ہیں: (1) چلتے پھرتے کبھی کبھی یَااَللہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ کہہ لیا کرے۔ (2) چلتے پھرتے یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن پڑھتا رہے۔[4]

سوال: جب غصے میں اپنے آپ پر قابو نہ ہو رہا ہو تو خود کو کیسے سمجھائیں؟

جواب: ایسے وقت میں خود کو یوں سمجھائیں کہ مجھے دوسروں پر اگر کچھ قدرت حاصل

---

1 . . . جامع صغیر، ص ۵۴۱، حدیث: ۸۹۹۷۔

2 . . . کیمیائے سعادت، ۲/ ۶۰۱۔

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب مایقال عند الغضب، ۴/ ۳۲۷، حدیث: ۴۷۸۴۔

4 . . . غصے کا علاج، ص ۳۰۔

بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر قادر ہے، اگر میں نے غُصّے میں آکر کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کرڈالی تو قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب سے میں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا۔[1]

تکبُّر

سوال: تکبُّر کسے کہتے ہیں؟

جواب: حق کی مخالفت اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام تکبر ہے۔[2]

سوال: تکبر سے بچنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر، خِیانت اور دَین (یعنی قرض وغیرہ) سے بَری ہو کر مرے گا وہ جنّت میں داخل ہو گا۔[3]

سوال: تکبر کی کتنی اَقسام ہیں؟

جواب: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں تکبر (2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسولوں کے مقابلے میں تکبر (3) بندوں کے مقابلے میں تکبر۔[4]

سوال: "تکبر" کے اسباب بیان کریں؟

جواب: (1) علم (2) عمل (3) حَسب ونَسب (4) حسن وجمال (5) طاقت وقوت (6) مال

---

1 . . . غصے کا علاج، ص ۱۵۔

2 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانه، ص ۶۰، حدیث: ۹۱۔

3 . . . ابن ماجه، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، ۳/ ۱۴۴، حدیث: ۲۴۱۲۔

4 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، الشطر الاول، بیان المتکبر علیه ودرجاته . . . الخ، ۳/ ۴۲۴۔

و دولت اور (7) پَیرو کاروں کی کثرت۔[1]

کیا علم کی بھی کوئی آفت ہے؟

جواب: جی ہاں، ایک روایت میں "تکبر" کو علم کی آفت قرار دیا گیا ہے۔[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں تکبر کرنے والے فرعون کا کیا انجام ہوا؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اور اس کی قوم کو دریائے قُلزم میں غَرق کر دیا اور پھر مرے ہوئے بیل کی طرح دریا کے کنارے پر پھینک دیا تاکہ وہ بعد والوں کے لیے نشانِ عبرت بن جائے۔[3]

بندوں کے مقابلے میں تکبر سے کیا مراد ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے کو حقیر جان کر اُس پر بڑائی چاہنا اور مُساوات (یعنی باہم برابری) کو ناپسند کرنا۔[4]

حَسَب و نَسَب تکبّر کا سبب کس طرح بنتا ہے؟

جواب: اِس طرح کہ اعلیٰ نسب اِنسان اپنے خاندان کے بَل بوتے پر اَکڑتا اور دوسروں کو حقیر جانتا ہے۔[5]

وہ کونسے لوگ ہیں جو بغیر حساب کے جہنم میں داخل ہوں گے؟

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، الشطر الاول، بیان مابہ التکبر، ۳/ ۴۲۶۔

2 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، الشطر الاول، بیان مابہ التکبر، ۳/ ۴۲۶۔

3 . . . حدیقۃ ندیۃ، الصنف الاول، والخلق الثانی عشر . . . الخ، المبحث الثانی، ۱/ ۵۴۹۔
الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الاولی، ۱/ ۷۱، ملتقطاً۔

4 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، الشطر الاول، بیان المتکبر علیہ ودرجاتہ . . . الخ، ۳/ ۴۲۵۔

5 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الکبر والعجب، الشطر الاول، بیان المتکبر علیہ . . . الخ، ۳/ ۴۳۱۔

جواب (1) اُمراء ظلم کی وجہ سے (2) عَرَب عَصَبِیَّت کی وجہ سے (3) رئیس اور سردار تکبّر کی وجہ سے (4) تجارت کرنے والے جھوٹ کی وجہ سے (5) اہلِ علم حسد کی وجہ سے (6) مالدار بُخل کی وجہ سے۔[1]

سوال پائینچے ٹخنوں سے نیچے رکھنا کس صورت میں حرام ہے؟

جواب امامِ اہلسنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پائچوں کا کَعْبَیْن (یعنی ٹخنوں) سے نیچا ہونا اگر براہِ عُجب و تکبُّر (یعنی خود پسندی اور تکبر کی وجہ سے) ہے تو قَطْعاً ممنوع و حرام ہے۔[2]

سوال کیا تھوڑے سے تکبر کی بھی معافی نہیں؟

جواب حضور نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے دل میں ذرہ برابر تکبّر ہوگا وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔[3]

سوال کیا اچھے کپڑے اور اچھے جوتے پسند ہونا بھی تکبر ہے؟

جواب کسی نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں، جوتے اچھے ہوں تو کیا یہ بھی تکبّر ہے؟ تو حضور جانِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے اور تکبر حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔[4]

---

1 . . . کنز العمال، کتاب المواعظ . . . الخ، الفصل الخامس، الجزء السادس عشر، ۸/ ۳۷، حدیث: ۴۴۰۲۳۔

2 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۱۶۴۔

3 . . . مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۱، حدیث: ۹۱۔

4 . . . مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، ص ۶۰، حدیث: ۹۱۔

ریاکاری

سوال: رِیاکاری کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے علاوہ کسی اور نیّت یا اِرادے سے عبادت کرنا ریاکاری ہے۔ مثلاً لوگوں پر اپنی عبادت گُزاری کی دھاک بٹھانا مقصود ہو کہ لوگ اس کی تعریف کریں، اسے عزت دیں اور اس کی خدمت میں مال پیش کریں۔[1]

سوال: حدیثِ پاک میں کس برائی کو شرکِ اَصغر فرمایا گیا ہے؟

جواب: حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف شرکِ اصغر کا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: شرکِ اصغر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: رِیاکاری۔[2]

سوال: رِیاکاری کے درجات کون کونسے ہیں؟

جواب: حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: رِیا کے بہت درجے ہیں، ہر درجے کا حکم علیحدہ ہے، بعض رِیا شرکِ اَصغر ہیں، بعض رِیا حرام، بعض رِیا مکروہ، بعض ثواب۔[3]

سوال: ریاکاری کی اَقسام بیان کریں؟

جواب: ریا کی دو قسمیں ہیں: (1) جَلی (یعنی وہ ریاکاری جو بالکل واضح ہو) (2) خَفی (یعنی وہ

1... الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الثانیۃ، ۱/۸۶۔

2... مسند امام احمد، حدیث محمود بن لبید رضی اللہ عنہ، ۹/۱۶۰، حدیث: ۲۳۶۹۲۔

3... مرآۃ المناجیح، ۷/۱۲۷۔

ریاکاری جو پوشیدہ ہو)۔ (1)

سوال: ریاکاری کی صورتیں اور ان کے احکام بیان کریں؟

جواب: ریا کی دو صورتیں ہیں، کبھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے کہ مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا تو پڑھتا ہی نہیں یہ ریائے کامل ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا۔ یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے اخلاص سے نہیں۔ (2)

سوال: قیامت کے دن رِیاکار کو کن ناموں سے پکارا جائے گا؟

جواب: حضور نبیٔ غیب دان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزِ قیامت ریا کاروں کو تمام لوگوں کے سامنے ان چار ناموں سے پکارا جائے گا: اے کافر! اے بدکار! اے دھوکے باز! اے خسارہ پانے والے۔ (3)

سوال: جہنم کی جس وادی سے جہنم بھی 400 مرتبہ روزانہ پناہ مانگتا ہے اُس میں کون جائے گا؟

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الثانی، بیان ریاء الخفی الذی ہو اخفی من دبیب النمل، ۳/۳۷۴۔

2 . . . ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۷۰۱-۷۰۲۔ بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۶۳۷، ملتقطاً۔

3 . . . الزواجر، الباب الاول، الکبیرۃ الثانیۃ، ۱/۸۵۔

جواب: یہ وادی اِس اُمت میں سے قرآنِ کریم کے رِیاکار حافظ، غیرُ اللہ کے لیے صدقہ کرنے والے رِیاکار، بَیْتُ اللہ کے رِیاکار حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے رِیاکار کے لیے بنائی گئی ہے۔[1]

سوال: رِیاکار کو کس بڑی نعمت سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے؟

جواب: رِیاکار کو جنت سے محرومی کی وعید سنائی گئی ہے، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر "رِیاکار" پر جنت کو حرام کردیا ہے۔[2]

سوال: کیا ذرہ بھر ریاکاری بھی نقصان دِہ ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اُس عمل کو قبول نہیں فرماتا جس میں ایک ذرّہ برابر بھی رِیاکاری ہو۔[3]

سوال: چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفیف عمل کونسا ہوتا ہے؟

جواب: ریاکاری۔[4]

سوال: دکھاوے کے لیے عمل کرنے والوں سے بروزِ قیامت کیا ارشاد ہوگا؟

جواب: حدیث شریف میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت میں جب لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے کیے گئے عمل میں کسی کو شریک کیا (یعنی ریاکاری کی) تو وہ اپنا ثواب اسی غیرُ اللہ سے لے۔[5]

---

1 . . . معجم کبیر، ۱۳۶/۱۲، حدیث: ۱۲۸۰۳۔

2 . . . جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة، الهمزة مع النون، ۲۴۲/۲، حدیث: ۵۳۲۹۔

3 . . . الترغیب والترھیب، الترھیب من الریاء . . . الخ، ۳۶/۱، حدیث: ۲۷۔

4 . . . الزواجر، الباب الاول، الکبیرة الثانیة، ۹۲/۱۔

5 . . . ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورة الکہف، ۱۰۵/۵، حدیث: ۳۱۶۵۔

ریاکاری کے خوف سے کسی نیک کام کو چھوڑ دینا کیسا ہے؟

جواب ریاکاری کے خوف سے اس کام کو چھوڑ دینا یہ بہت غلط سوچ ہے اور شیطان کی ماننا ہے۔[1]

سیرت

حضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس تاریخ کو دنیا میں تشریف لائے؟

جواب ۱۲ ربیع الاول۔[2] مطابق 20 اپریل 571 عیسوی کو تشریف لائے۔[3]

حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعلق عرب کے کس خاندان سے تھا؟

جواب نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا تعلق عرب کے مشہور و معروف اور مُعَزَّز و مُحْتَشَم خاندانِ قریش سے تھا۔[4]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پر دادا کا نام کیا ہے؟

جواب حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پر دادا جان کا نام ہاشم ہے۔[5]

رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس نبی کی اولاد میں سے ہیں؟

جواب حضورِ اکرم، نبیِّ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔[6]

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب ذم الجاہ والریاء، الشطر الثانی، بیان ترک الطاعات خوفاً من الریاء . . . الخ، ۳/۳۹۵۔

2 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، باب الشھر الذی ولد فیہ رسول اللّٰہ، ۱/۹، حدیث: ۴۔

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۱۴۔

4 . . . مسلم، کتاب الفضائل، فضل نسب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم . . . الخ، ص ۱۲۴۹، حدیث: ۲۲۷۶۔

5 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مبعث النبی، ۲/ ۵۷۳۔

6 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم، ۵/۳۵۰، حدیث: ۳۶۲۵۔

سوال: حضرتِ آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات کب ہوئی؟

جواب: حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عمر شریف جب چھ برس کی تھی تو آپ کی والدہ ماجدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا وصال ہو گیا۔(1)

سوال: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی والدہ کا نام بتائیے؟

جواب: رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضاعی والدہ کا نام حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔(2)

سوال: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے کتنے تھے؟

جواب: حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چار شہزادے ہوئے جن کے اَسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سَیِّدُنا قاسم (2) حضرت سَیِّدُنا طیب (3) حضرت سَیِّدُنا طاہر اور (4) حضرت سَیِّدُنا ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔ ان میں سے پہلے تین شہزادے اُمُّ المؤمنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہیں اور یہ ظہورِ اسلام سے پہلے انتقال فرماگئے تھے اور چوتھے شہزادے حضرت سَیِّدَتُنا ماریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہیں۔(3)

سوال: پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادیاں کتنی تھیں؟

جواب: رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چار شہزادیاں تھیں اور ان کے اَسمائے مبارکہ یہ ہیں: (1) حضرت سَیِّدَتُنا زینب (2) حضرت سَیِّدَتُنا رُقیہ

---

1 . . . المواہب اللدنیہ، المقصد الاول، ذکر رضاعتہ، ۱/۸۸، ملخصاً۔

2 . . . مسند ابو یعلی، حدیث حلیمۃ بنت الحارث، ۶/۱۷۱، حدیث: ۷۱۲۷۔

3 . . . بشیر القاری، ص ۱۰۶۔

(3) حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم اور (4) خاتونِ جنت حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُن۔[1]

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھیوں کی تعداد بیان کریں؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پھوپھیوں کی تعداد 6 ہے۔[2]

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چاند کے جو دو ٹکڑے کر کے دکھائے تھے وہ کس کس پہاڑ پر دیکھے گئے تھے؟

جواب: ایک ٹکڑا "جَبَلِ اَبُو قُبَیْس" اور دوسرا ٹکڑا "جبلِ قُعَیْقِعَان" پر دیکھا گیا۔[3]

سوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ کریمہ کے بارے میں کچھ بتایئے؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ حَسَنہ کے بارے میں خود خالقِ اَخلاق عَزَّوَجَلَّ نے یہ فرمادیا: ﴿وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝۴﴾ (پ۲۹، القلم:۴) ترجمۂ کنز الایمان: "اور بے شک تمہاری خُوبو بڑی شان کی ہے۔" حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَحَاسِنِ اخلاق کے تمام گوشوں کے جامع تھے۔ یعنی حِلم و عَفْو، رحم و کرم، عدل و انصاف، جُود و سَخا، اِیثار و قربانی، مہمان نوازی، عدمِ تَشَدُّد، شُجاعت، اِیفاءِ عَہد، حسنِ معاملہ، صبر و قناعت، نرم گُفتاری، خوش رُوئی، مِلنساری، مُساوات، غمخواری، سادگی و بے تکلُّفی، تواضُع واِنکساری، حیاداری کی

1 . . . فقہ الاکبر، ابناء رسول اللہ وبناتہ، ص ۱۹۹۔

2 . . . مواھب اللدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الرابع، ۱/ ۴۲۵۔

3 . . . خصائص کبری، باب انشقاق القمر، ۱/ ۲۱۰۔

اتنی بلند منزلوں پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فائز و سرفراز ہیں کہ حضرتِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے ایک جملے میں اس کی صحیح تصویر کھینچتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰن یعنی تعلیماتِ قرآن پر پورا پورا عمل یہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاق تھے۔[1]

سوال: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصالِ ظاہری کس سنِ ہجری میں ہوا؟

جواب: گیارہ سنِ ہجری۔[2]

سیدنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوال: قرآنِ پاک میں کسے سب سے بڑا پرہیز گار کہا گیا؟

جواب: قرآن پاک میں حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سب سے بڑا پرہیز گار کہا گیا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ﴾ (پ۳۰، اللیل:۱۷) ترجمۂ کنز الایمان: اور بہت جلد اس (جہنم) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔ اس آیت میں اَتْقٰی (سب سے بڑا پرہیز گار) سے مراد سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تفسیرِ کبیر میں ارشاد فرماتے ہیں: "مفسرینِ کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیتِ مبارکہ امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں نازل ہوئی۔[3]

---

1 . . . سیرت مصطفٰی، ص۵۹۹-۶۰۰، ملتقطاً۔

2 . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابوب مرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم . . . الخ، باب ماجاء فی الوقت . . . الخ، ۷/۲۳۴۔

3 . . . تفسیر کبیر، پ۳۰، اللیل: ۱۷، ۱۱/۱۸۷۔

سوال: شانِ صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بارے میں کچھ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیان فرمائیں؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شان میں تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1)"فرشتے ابو بکر صدیق کو روزِ قیامت لائیں گے اور انبیا و صِدّیقین کے ساتھ جنت میں جگہ دیں گے۔"[1] (2)"مجھ پر جس کسی کا احسان تھا میں نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے مگر ابو بکر کے مجھ پر وہ اِحسانات ہیں جن کا بدلہ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت انہیں عطا فرمائے گا۔"[2] (3)"میری امت کے لیے سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں۔"[3]

سوال: انبیا و مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ السَّلَام کے بعد سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: "بعدِ انبیاء و مُرسَلین (اِنس و مَلَک) تمام مخلوقاتِ الٰہی اِنس و جن و مَلَک (فرشتوں) سے افضل صدیقِ اکبر ہیں، پھر عمر فاروق، پھر عثمانِ غنی، پھر مولیٰ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔"[4]

سوال: خلیفۂ اول کا نام، کُنیت اور لَقب کیا ہے، نیز آپ کب پیدا ہوئے؟

جواب: خلیفۂ اول جانشینِ پیغمبر امیر المؤمنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا نامِ نامی "عبد اللہ"، کنیت "ابو بکر" اور لقب "صدیق و عتیق" ہے، آپ عامُ الفِیل

---

1 . . . کنز العمال، فضل ابی بکر الصدیق، ۶/ ۲۵۵، حدیث: ۳۲۶۲۴۔

2 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، ۵/ ۳۷۴، حدیث: ۳۶۸۱۔

3 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، ۵/ ۴۳۵، حدیث: ۳۸۱۵۔

4 . . . بہار شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۴۱۔

کے دو سال چھ ماہ بعد پیدا ہوئے۔ [1]

سوال: آپ کے لقب "صدیق" اور "عتیق" کی وجہ بیان کریں نیز یہ اَلقاب آپ کو کس نے دیئے؟

جواب: دونوں اَلقابات آپ کو بارگاہِ رسالت سے عطا ہوئے۔ واقعۂ معراج کی تصدیق کرنے کے سبب آپ کو صدّیق کہا گیا جبکہ عتیق کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مرتبہ آپ کو فرمایا: "اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تم جہنم سے آزاد ہو۔" تب سے آپ کو عتیق کہا جانے لگا۔ [2]

سوال: ان شخصیت کا نام بتایئے جنھوں نے آزاد مَردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ [3]

سوال: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عقیدت و محبت اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی جانثاری کی کچھ جھلک بتایئے؟

جواب: جس وقت کُفّار آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن تھے اُس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دفاع کرنا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنا، غارِ ثور میں

---

1 ... ابن حبان، کتاب اخبارہ عن مناقب... الخ، ذکر السبب... الخ، ۹/۶، حدیث: ۶۸۲۵۔ سیرت حلبیہ، ذکر اول الناس ایمانا بہ، ۱/۳۹۰۔ ریاض النضرۃ، ۱/۷۷، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ۴/۱۴۵۔ فیضان صدیق اکبر، ص۳۳۔

2 ... ابن حبان، کتاب اخبار عن مناقب الصحابۃ، ۹/۶۔
الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ۸/۳۳۲۔ مستدرک، ۴/۲۵، حدیث: ۴۵۱۵۔

3 ... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/۴۱۱، حدیث: ۳۷۵۵۔

سانپ کے ڈَسنے پر صبر کرنا یونہی تمام غزوات میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جدا نہ ہونا اور اپنے گھر کا سارا مال حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کرنا یہ سب باتیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے والہانہ عقیدت و محبت اور آپ کی جانثاری کی ایک بڑی جھلک ہیں۔[1]

سوال: صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کب مَنصبِ خلافت پر مُتَمَکِّن ہوئے اور کتنا عرصہ خلیفہ رہے؟

جواب: صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے دن 12 ربیع الاول بروز پیر 11 سن ہجری کو منصبِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ آپ کی مدتِ خلافت دو سال، تین ماہ اور کچھ ایّام تھی۔[2]

سوال: خلیفہ بننے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سب سے پہلا کام کیا فرمایا؟

جواب: خلیفہ بننے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرتِ اُسامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سَرکَرد َگی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھیجے گئے اُس لشکر کو روانہ کیا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے سبب مقامِ جُرُف پر ٹھہرا ہوا تھا۔[3]

سوال: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دورِ خلافت میں جو نمایاں کارنامے سر انجام دیئے ان میں سے کچھ بیان کریں؟

---

1 . . . فیضان صدیق اکبر، ص ۱۰۷-۱۹۸-۲۵۱-۲۰۹-۲۶۹۔

2 . . . صفة الصفوة، ذکر خلافة ابی بکر، ۱/ ۱۳۲۔ طبقات ابن سعد، ذکر وصیة ابی بکر، ۳/ ۱۵۱۔

3 . . . تاریخ ابن عساکر، اسامة بن زید بن حارثة، ۲۶۹۲/۲ ۵۸۔ طبقات ابن سعد، ۴/ ۵۰۔

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے دورِ خلافت میں بہت سے نمایاں کارنامے سر انجام دیئے جن میں سے چند یہ ہیں: (1) مُنکرینِ زکوٰۃ کی سَرکُوبی (2) مُرتَدین کی سَرکُوبی (3) جھوٹے مُدّعیٔ نُبُوّت مُسَیلمہ کذّاب کی سَرکُوبی (4) عراق وشام اور اس کے مُلحقہ علاقوں میں فُتوحات کا آغاز اور (5) جمعِ قرآن جو سب سے اہم کارنامہ ہے۔ (1)

سوال آپ کی خلافت کے دور میں مسلمانوں کو کیا کیا فتوحات ملیں؟

جواب آپ کی خلافت کے دور میں مسلمانوں کو بہت سی فتوحات حاصل ہوئیں جن میں سے چند یہ ہیں: (1) فتحِ حِیرہ (2) فتحِ اَنبار (3) فتحِ عَینُ التَّمر (4) فتحِ دُومَۃُ الجَندَل (5) فتحِ اُرْدُن اور (6) فتحِ اَجنادَین وغیرہ۔ مُنکرینِ زکوٰۃ اور مُرتَدین کے خلاف فتوحات اس کے علاوہ ہیں۔ (2)

سوال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال کب ہوا اور آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ۲۲ جمادی الاُخریٰ ۱۳ سن ہجری مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ عیسوی بروز منگل ہوا اور آپ کی نمازِ جنازہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی۔ (3)

---

1 . . . فیضان صدیق اکبر، ص۳۶۴-۴۰۴-۳۷۸-۴۰۹۔

2 . . . فیضان صدیق اکبر، ص۴۰۴ - ۴۱۳۔

3 . . . فیضان صدیق اکبر، ص۴۶۸۔ سنن کبری، ۳/۵۵۷، حدیث: ۶۶۶۳۔

طبقات ابن سعد، ۳/۱۵۴۔ ریاض النضرۃ، ۱/۲۵۸۔

سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

کس صحابی کی رائے کے مُوافق قرآنِ پاک کی کئی آیتیں نازل ہوئیں؟

جواب وہ صحابی حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں جن کی رائے کے موافق تقریباً 20 آیاتِ طَیِّبہ نازل ہوئیں۔ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: بے شک قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رائے کے موافق احکام موجود ہیں۔[1]

حدیثِ پاک میں شانِ فاروق اعظم کس طرح بیان کی گئی ہے؟

جواب اَحادیثِ طَیِّبہ میں حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کثیر فضائل وارِد ہیں جن میں ایک عظیم فضیلت حضور نبیِّ کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں بیان فرمائی: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔"[2]

حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنْیَت ولَقَب کیا ہے اور آپ کب پیدا ہوئے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت "ابو حَفْص" اور لقب "فاروق" ہے۔ آپ عامُ الفیل کے تیرہ سال بعد مطابق ۵۸۳ عیسوی پیدا ہوئے۔[3]

حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُرادِ رسول کیوں کہتے ہیں؟

جواب حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عزتِ اسلام کے لیے آپ

---

1. . . سیرۃ حلبیۃ، باب الهجرۃ الاولی الی ارض الحبشۃ . . . الخ، ۱/۴۷۴۔
2. . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص . . . الخ، ۵/۳۸۵، حدیث: ۳۸۰۶۔
3. . . تاریخ الخلفاء، ص۱۰۸-۱۱۴۔

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بارگاہِ الٰہی سے مانگا تھا اور یوں دعا فرمائی تھی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! خصوصاً عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔"[1]

حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام اور مسلمانوں کو کیسے تَقْوِیَت پہنچائی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اسلام لانے کے بعد حضور نبیِّ مُکَرَّم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسلمانوں کے ساتھ مل کر حرمِ مکہ میں عَلانِیَہ نماز ادا فرمائی، یوں آپ کے قبولِ اسلام سے اسلام و مسلمانوں کو تَقْوِیَت حاصل ہوئی۔[2]

حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مُتَمِّمُ الْاَرْبَعِیْن کا مطلب ہے کہ 40 کا عدد پورا کرنے والے چونکہ حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ چالیسویں مسلمان تھے لہٰذا آپ کو اس لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔[3]

سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خلیفہ کب بنے اور کتنا عرصہ خلیفہ رہے؟

جواب: امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۲۲ جمادی الاُخریٰ 13 سنِ ہجری بروز منگل مَنصبِ خلافت پر فائز ہوئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خلافت دس سال، پانچ ماہ اور اکیس دن رہی۔[4]

---

1 . . . ابن ماجہ، کتاب السنۃ، فضل عمر بن الخطاب، ۱/۷۷، حدیث: ۱۰۵۔

2 . . . طبقات ابن سعد، ومن بنی عدی بن کعب بن لؤی، عمر بن الخطاب، ۳/۲۰۴۔

3 . . . نوادر الاصول، الاصل الحادی والاربعون والمائتان، ۲/۹۱۵، تحت رقم: ۱۲۰۹۔

4 . . . طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ۳/۲۰۸ - ۲۷۸، رقم: ۵۶۔

سوال: سب سے پہلے "امیر المومنین" کس خلیفہ کو کہا گیا؟

جواب: سب سے پہلے حضرت سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو امیر المومنین کہا گیا۔[1]

سوال: حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رعایا کے ساتھ کیسا برتاؤ فرماتے؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ اپنی رعایا کی ہر وقت خبر گیری فرماتے رہتے، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ رات کے وقت مدینہ مُنَوَّرہ کا دورہ فرماتے اگر کوئی حاجت مند دکھائی دیتا تو اس کی مدد کرتے۔[2]

سوال: دورِ فاروقی میں کتنے شہر فتح ہوئے اور کتنی مَساجِد تعمیر ہوئیں؟

جواب: رَوْضَۃُ الْاَحباب میں ہے کہ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں ایک ہزار چھتیس (1036) شہر مع مُضافات فتح ہوئے، چار ہزار (4000) مساجد کی تعمیر ہوئی۔[3]

سوال: دورِ فاروقی کی کثیر فتوحات کا اندازہ کس چیز سے لگایا جا سکتا ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مبارک دور میں مسلمانوں کی کثیر فتوحات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کے عہدِ خلافت میں سلطنتِ اسلامیہ میں 13 لاکھ نو ہزار پانچ سو ایک مُرَبَّع میل کا اضافہ ہوا۔[4]

---

1 . . . الادب المفرد، باب التسلیم علی الامیر، ص ۲۶۴، رقم: ۱۰۲۳۔

2 . . . فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۱۲۰-۱۲۴۔

3 . . . فتاویٰ رضویہ، ۵/ ۵۶۰۔

4 . . . فیضان فاروق اعظم، ۲/ ۶۸۶۔

سوال: حضرت سَیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کب ہوئی اور آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: نمازِ فجر میں ابولُؤلُؤ فیروز مجوسی کے حملے کے نتیجہ میں 63 سال کی عمر میں یکم محرم الحرام ۲۴ سنِ ہجری کو حضرت سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت ہوئی اور آپ کی نماز جنازہ حضرت سَیِّدُنا صہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی۔[1]

سیدنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

سوال: حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کُنیت ولقب کیا ہے اور آپ کب پیدا ہوئے؟

جواب: امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کنیت ابو عبداللہ اور ابو عَمرُو ہے اور لقب ذُو النُّورَین ہے۔ آپ واقعۂ فیل کے چھٹے سال مکہ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔[2]

سوال: حدیث میں حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کیا فضیلت وارد ہوئی ہے؟

جواب: امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بہت سے فضائل اَحادیثِ طَیِّبہ میں وارد ہوئے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ سرکارِ دوعالَم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر نبی کا ایک رفیق ہے اور

---

1 . . . طبقات ابن سعد، عمر بن الخطاب، ۳/۲۷۸-۲۸۰، رقم: ۵۶۔

2 . . . الریاض النضرۃ، جزء: ۲، ۳/۵۔ تہذیب الاسماء واللغات، ۲/۵۲۔ تاریخ الخلفاء، ص ۱۱۸۔

جنت میں میرا رفیق عثمان ہے۔[1]

سوال: حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام کب قبول فرمایا؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِعْثَتِ نَبَوی کے پہلے سال اسلام لائے۔ آپ نے حضرت سَیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی دعوت پر اسلام قبول کیا اور چوتھے نمبر پر اسلام لائے۔ خود ارشاد فرماتے ہیں: میں اسلام قبول کرنے والے چار اَشخاص میں سے چوتھا ہوں۔"[2]

سوال: دو مرتبہ جنت خریدنے کا اعزاز کن صحابی کو حاصل ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا ابوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضور نبیِّ رحمت، مالکِ جنت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دو مرتبہ جنت خریدی، ایک بار بئرِ رُومہ خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کیا اور دوسری بار غزوۂ تبوک کے لیے سامانِ جہاد فراہم کیا۔[3]

سوال: کس صحابی کے نکاح میں یکے بعد دیگرے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دو شہزادیاں آئیں؟

جواب: وہ خوش نصیب صحابی حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں کہ آپ کے نکاح میں پہلے حضرت سَیِّدَتُنا رُقَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور اُن کے انتقال کے بعد حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا آئیں اور اسی وجہ سے آپ کو

---

1 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۰، حدیث: ۳۷۱۷۔

2 . . . اسد الغابۃ، ۳/ ۶۰۷۔ سیرت سید الانبیاء، ص۷۳۔

3 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب اشتری عثمان الجنۃ . . . الخ، ۴/ ۶۸، حدیث: ۴۶۲۶۔

"ذُوالنُّورَین (دونوروں والے)" کہا جاتا ہے۔[1] جب حضرت اُمِّ کلثوم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بھی انتقال ہو گیا تو حضور تاجدارِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اگر میری تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان سے کر دیتا۔"[2]

سوال: کس صحابی سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ (حضرت) عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔[3]

سوال: حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سخاوت کی کوئی مثال بیان کیجئے؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب غَزوۂ تبوک کی تیاری کیلئے لوگوں کو ترغیب دلائی تو سَیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پالان اور دیگر مُتَعَلِّقہ سامان سمیت 100 اُونٹ میرے ذِمّے ہیں۔ دوسری بار ترغیب دلانے پر 200 اور تیسری بار ترغیب دلانے پر 300 اونٹوں کی ذمہ داری لی۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضور رحمتِ کَونَین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر سے نیچے تشریف لائے اور دوبار ارشاد فرمایا: "آج سے عثمان جو کچھ کرے اس پر مُواخذہ نہیں۔"[4]

---

1 . . . تهذيب الاسماء واللغات، ۲/ ۵۲۔

2 . . . معجم كبير، ۱۷/ ۱۸۴، حديث: ۴۹۰۔ اسد الغابة، ۳/ ۶۰۷۔

3 . . . مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۳۰۷، حديث: ۲۴۰۱۔

4 . . . ترمذى، كتاب المناقب، مناقب عثمان بن عفان، ۵/ ۳۹۱، حديث: ۳۷۲۰۔

سوال: حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جامعُ القرآن کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: دورِ صدّیقی میں قرآنی سورتیں اگرچہ مُتفرّق مَواقع (جدا گانہ مقامات اور مختلف جگہوں) سے ایک مجموعہ میں مُجتَمع ہوگئی تھیں مگر ان جمع کیے گئے مختلف صَحائف کا ایک مُصْحَف میں نقل ہونا، پھر اس مُصْحَف کے نسخے کو اسلامی ممالک کے بڑے بڑے شہروں میں تقسیم کرنا وغیرہ کا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ نے امیر المومنین جامعُ القرآن ذُو النُّورَین سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے لیا اس لئے سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو جامعُ القرآن کہتے ہیں۔[1]

سوال: دورِ عثمانی کے بعض کارہائے نمایاں کے متعلق بتایئے؟

جواب: (1) جمعِ قرآن (2) مسجدِ حرام کی توسیع (3) مسجدِ نبوی کی توسیع اور اس میں مُنَقَّش (بیل بوٹے والے) پتھر لگانا (4) ایران کے بہت سے شہروں کا فتح ہونا (5) رُوم کا وسیع رقبہ فتح کرنا (6) پہلا بحری بیڑا تیار کرکے قُبرُص پر حملہ کرنا اور اسے اسلامی حکومت میں شامل کرنا۔ (7) افریقہ کی فتح اور (8) اُندُلس کی فتح۔[2]

سوال: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کب خلیفہ بنے اور آپ کا دورِ خلافت کتنے عرصے رہا؟

جواب: امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یکم محرم 24 سن ہجری کو خلیفہ بنے اور آپ کا دورِ خلافت 12 سال ہے۔[3]

سوال: حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی شہادت کب اور کیسے ہوئی؟

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۵۰- ۴۵۲ ماخوذاً۔

2 ... تاریخ الخلفاء، ص ۱۵۴ - ۱۵۵۔

3 ... تہذیب الاسماء واللغات، ۱/ ۲۹۸۔

جواب امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ۱۸ ذوالحجۃُ الحرام ۳۵ سنِ ہجری کو تلاوتِ قرآن کی حالت میں شہید کیا گیا۔[1] آپ کے مبارک خون کے قطرے قرآنِ پاک کی اس آیتِ مبارکہ پر پڑے: ﴿فَسَیَکۡفِیۡکَہُمُ اللّٰہُ ۚ وَہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۱۳۷﴾ؕ﴾ (پ ۱، البقرۃ: ۱۳۷) ترجمۂ کنزالایمان: تو اے محبوب عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کِفایت کرے گا اور وہی ہے سنتا جانتا۔[2]

سوال حضرت سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی اور آپ کا مزارِ پاک کہاں واقع ہے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی نمازِ جنازہ حضرت سَیِّدُنا جُبَیر بن مُطْعِم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پڑھائی اور آپ کا مزارِ پاک "جنت البقیع" میں "حَشِّ کَوْکَب" کے حصے میں ہے۔[3]

سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم

سوال شانِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم میں نازل ہونے والی کوئی آیت بتائیں؟

جواب قرآنِ پاک میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَ یُطۡعِمُوۡنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسۡکِیۡنًا وَّ یَتِیۡمًا وَّ اَسِیۡرًا ﴿۸﴾﴾ (پ ۲۹، الدھر: ۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبّت پر مسکین اور یتیم اور اَسیر کو۔ صدرُ الْاَفاضل حضرت علامہ مولانا سَیِّد محمد نعیم

---

1 . . . طبقات ابن سعد، عثمان بن عفان، ۳/ ۲۲، رقم: ۱۴۔

2 . . . طبقات ابن سعد، عثمان بن عفان، ۳/ ۵۴، رقم: ۱۴۔

3 . . . طبقات ابن سعد، عثمان بن عفان، ۳/ ۵۷، رقم: ۱۴۔

الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: یہ آیت حضرت علیِ مُرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کی کنیز فضّہ کے حق میں نازل ہوئی۔[1]

سوال: آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان میں کچھ فرامینِ مُصْطَفٰے بیان کریں؟

جواب: شانِ مُرتَضوی میں تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔[2] (2) میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔[3] (3) علی کو دیکھنا عبادت ہے۔[4]

سوال: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نام، کُنیَت اور لَقب بیان فرمائیں نیز آپ کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی والدہ نے آپ کا نام "حیدر" رکھا۔[5] اور والد نے آپ کا نام "علی" رکھا۔[6]، کنیت "ابُوالحسن اور ابوتُراب"[7] اور "اَسَدُ اللہ"، "مُرتَضٰی"، "کَرَّار"، "شیرِ خدا" اور "مولا مُشکِل کُشا" اَلقابات ہیں۔ آپ کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم عامُ الفِیل کے 30 سال بعد 13 رجبُ المُرَجَّب

---

1 . . . خزائن العرفان، پ۲۹، الدھر، تحت الآیۃ: ۸، ص۱۰۷۳۔

2 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۳۹۸/۵، حدیث: ۳۷۳۳۔

3 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب انا مدینۃ العلم وعلی بابھا، ۹۶/۴، حدیث: ۴۶۹۳۔

4 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب النظر الی علی عبادۃ، ۱۱۸/۴، حدیث: ۴۷۳۷۔

5 . . . مسلم، کتاب الجھاد والسیر، باب غزوۃ ذی قرد وغیرھا، ص۱۰۰۵، حدیث: ۱۸۰۷۔

6 . . . المجالسۃ وجواھر العلم، الجزء السابع، ۳۵۰/۱، رقم: ۹۰۴۔

7 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۳۹۷/۵۔

بروز جمعۃ المبارک مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔[1]

سوال: حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے والدین کا نام بتائیں؟

جواب: آپ کے والد کا نام ابو طالب عبدِ مناف بن عبد المطلب اور والدہ کا نام حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ اَسد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہے۔[2]

سوال: وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیرِ کفالت تربیت پائی؟

جواب: حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم۔[3]

سوال: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "شیرِ خدا" اور "مولائے کائنات" کہے جانے کی وجہ بیان فرمائیں؟

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو "شیرِ خدا" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو "شیرِ خدا" کا لقب عطا فرمایا ہے جبکہ "مولائے کائنات" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کے متعلق فرمایا: "جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔"[4]

سوال: وہ کون سے صحابی ہیں جن کو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی تلوار ذوالفقار عطا فرمائی؟

---

1 . . . الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، ۴/ ۴۶۵۔ کراماتِ شیر خدا، ص ۱۲-۱۱۔

2 . . . طبقات ابن سعد، الطبقۃ الاولی علی السابقۃ...الخ، علی بن ابی طالب، ۳/ ۱۳ - ۱۴۔

3 . . . ریاض النضرۃ، جزء: ۳، ۲/ ۱۰۹۔

4 . . . ریاض النضرۃ، جزء: ۱، ۱/ ۵۰۔ ترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳۔

جواب حضرت مولائے کائنات مولیٰ علی مُشکل کُشا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔[1]

سوال وہ کونسے خلیفۂ راشد ہیں جن کی والدہ اور زوجہ کا نام ایک ہی ہے۔

جواب حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم۔[2]

سوال جب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا نکاح شہزادیٔ کونین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے ہوا اس وقت آپ کی عمر مبارک کیا تھی؟

جواب 21سال پانچ ماہ۔[3]

سوال شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم کی تینوں خلفائے راشدین سے محبت کی کوئی مثال بیان فرمائیں؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی تینوں خلفائے راشدین سے محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ نے اپنے 3 صاحبزادوں کے نام ان کے ناموں پر "ابو بکر، عمر اور عثمان" رکھے۔[4]

سوال آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کب خلیفہ بنے اور آپ کی خلافت کتنے عرصے رہی؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ١٩ ذُوالحجۃ الحرام ٣٥ سن ہجری کو خلیفہ بنے اور آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدتِ خلافت 4سال 8ماہ 9دن ہے۔[5]

---

1 . . . تاریخ ابن عساکر، ٤٢/٧١۔

2 . . . طبقات ابن سعد، الطبقة الاولى على السابقة. . . الخ، علي بن ابي طالب، ٣/١٤۔

3 . . . الاستيعاب، باب النساء وكناهن، فاطمة بنت رسول الله، ٤/٤٤٨۔

4 . . . طبقات ابن سعد، الطبقة الاولى على السابقة. . . الخ، علي بن ابي طالب، ٣/١٤۔

5 . . . طبقات ابن سعد، الطبقة الاولى على السابقة. . . الخ، علي بن ابي طالب، ٣/٢٢۔ خلفائے راشدین، ص٣١٣۔

سوال: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت کب اور کس طرح ہوئی نیز آپ کی نمازِ جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی شہادت 19 رمضان 40 سن ہجری میں عبد الرحمٰن بن مُلجِم کے قاتلانہ حملے کی وجہ سے ہوئی اور حضرت سَیِّدُنا امام حسن مُجتَبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1]

عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ

سوال: عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ کن کو کہتے ہیں؟

جواب: وہ دس صحابی جن کے قطعی جنتی ہونے کی بشارت وخوشخبری رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی زندگی ہی میں سنا دی تھی۔ ارشاد فرمایا: ابو بکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان جنتی ہیں، علی جنتی ہیں، طلحہ جنتی ہیں، زبیر جنتی ہیں، عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں، سعید بن زید جنتی ہیں اور ابو عُبَیدہ بن جرّاح جنتی ہیں۔[2]

سوال: کس صحابی نے اپنے اکثر بیٹوں کے نام حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں پر رکھے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے اکثر بیٹوں کے نام حضراتِ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں پر ہیں۔[3]

---

1 ... طبقات ابن سعد، الطبقة الاولي علي السابقة...الخ، علي بن ابي طالب، ۳/۲۷۔

2 ... دس عقیدے، ص۱۰۰۔ ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن...الخ، ۵/۴۱۶، حدیث: ۳۷۶۸۔

3 ... طبقات لابن سعد، الرقم: ۴۷، طلحه بن عبيد الله، ۳/۱۶۰۔

سوال حضرت سَیِّدُنا طلحہ بن عُبَیْدُاللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کتنے بیٹے تھے؟ان کے نام بتائیے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گیارہ بیٹے تھے:(1)محمد(2)عمران(3)موسیٰ (4) یعقوب (5)اسماعیل (6)اسحاق (7)زَکَرِیّا (8) یوسف(9) عیسیٰ(10) یحییٰ(11) صالح رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔[1]

سوال سَیِّدُنا زبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حضور نبیٔ کریم،رَءُوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیا رشتہ ہے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ شَہَنْشَاہِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔[2]

سوال سَیِّدُنا زبیر بن عَوّام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بدر کے دن کس رنگ کا عمامہ شریف باندھ رکھا تھا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پیلے رنگ کا عمامہ شریف باندھ رکھا تھا۔[3]

سوال کس صحابی نے بارگاہِ رسالت سے ''اَمِیْنُ الاُمّت'' کا لقب پایا؟

جواب حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدہ بن جرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے۔[4]

سوال حضرت سَیِّدُنا ابو عُبَیْدہ بن جرّاح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مکمل نام و نسب بتائیے؟

---

1 ... طبقات ابن سعد، الرقم: ۴۷، طلحہ بن عبیداللہ، ۳/ ۱۶۰۔

2 ... بخاری، کتاب المساقات، باب شرب الاعلی قبل الاسفل، ۲/ ۹۶، حدیث: ۲۳۶۱۔

3 ... مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، اول غزوۃ فی الاسلام بدر، ۴/ ۴۳۸، حدیث: ۵۶۰۸۔

4 ... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب ابی عبیدۃ... الخ، ۲/ ۵۴۵، حدیث: ۳۷۴۴۔

جواب: عامر بن عبدُ اللہ بن جرّاح بن ہلال بن وُہَیب بن ضَبَّہ بن فِہر بن مالک بن نَضر بن کِنانہ۔[1]

سوال: حضور نبیٔ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدُنا سعد بن اَبی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا تعارُف کس طرح کروایا؟

جواب: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ نُبُوَّت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں کون ہوں؟ حضور نبیٔ غیب داں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم سعد بن مالک بن اُہیب بن عبدِ مناف ہو اور جو اس کے علاوہ کوئی اور نسب تمہاری طرف منسوب کرے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو۔[2]

سوال: حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لیے زبانِ رسالت سے کیا دعا نکلی؟

جواب: امامُ الانبیاء والمرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کے لیے یوں دُعا فرمائی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سعد جب بھی تجھ سے دُعا کرے تو اُس کی دُعا قبول فرما۔[3]

فائدہ: اس دعائے نبوی کی برکت سے حضرت سَیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مُستَجابُ الدَّعوات بن گئے اور اُن کی ہر دعا قبول ہوتی تھی، اس سے متعلق واقعات جامع کراماتِ اولیا میں مذکور ہیں۔[4]

---

1 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر مناقب ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ عنہ، ۲۹۵/۴، حدیث: ۵۱۹۱۔

2 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر مناقب ابی اسحاق بن ابی وقاص، ۲۲۸/۴، حدیث: ٦١٤٦۔

3 . . . ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب ابی اسحاق سعد . . . الخ، ۴۱۸/۵، حدیث: ۳۷۷۲۔

4 . . . جامع کرامات الاولیاء، سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، ۱۳۷/۱۔

سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کُنیت کیا ہے؟

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی مبارک کنیت ''اَبُوالْاَعْوَر'' ہے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا سعید بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کس کس غزوے میں شرکت فرمائی؟

جواب: آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ غزوۂ بدر کے علاوہ اُحد، خندق وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے۔[2]

کونسے صحابی کے سر پر رحمتِ عالمیاں، سردارِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود عمامہ شریف کا تاج سجایا تھا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔[3]

حضور جانِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس نماز میں حضرت سَیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِقتدا فرمائی تھی؟

جواب: نمازِ فجر میں۔[4]

صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: صحابی سے مراد جن واِنس میں سے ہر وہ فرد ہے جس نے ایمان کی حالت میں حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کی اور اسلام کی حالت میں

---

1 . . . ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، ۵/۴۱۶، حدیث: ۳۷۶۹۔

2 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ، ۴/۵۴۶، حدیث: ۵۹۰۷۔

3 . . . ابوداود، کتاب اللباس، باب فی العمائم، ۴/۷۷، حدیث: ۴۰۷۹۔

4 . . . مسلم، کتاب الطھارۃ، باب المسح علی الناصیۃ والعمامۃ، ص ۱۶۰، حدیث: ۲۷۴۔

ہی اُسے موت آئی۔ (1)

سوال: قرآن پاک میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی کیا صفات بیان فرمائی گئی ہیں؟

جواب: اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ﴾ (پ۲۶، الفتح: ۲۹) ترجمۂ کنز الایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل ورضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

سوال: قرآنِ پاک میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو کیا خوشخبری سنائی گئی ہے؟

جواب: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو رضائے الٰہی اور جنت کی خوشخبری سنائی گئی ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴾ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۰۰) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی اور ان کے لئے تیار کر رکھے ہیں باغ جن کے نیچے نہریں بہیں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں یہی بڑی کامیابی ہے۔

سوال: حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اَصحابِ کرام کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

---

1 . . . حدیقۃ ندیہ، شرح مقدمۃ الکتاب، ۱/ ۱۳۔

جواب: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی مَواقع پر حضراتِ صحابۂ کرام کی اہمیت وشان بیان فرمائی، چند فرامینِ مُقَدَّسہ ملاحظہ فرمایئے: (1) ”میرے صحابہ کی عزت کرو کہ وہ تمہارے نیک ترین لوگ ہیں۔“[1] (2) ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔“[2] (3) ” اگر تم میں کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرے تو اس کا ثواب میرے کسی صحابی کے ایک مُد (تھوڑی مقدار) بلکہ آدھا مُد خیرات کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔“[3]

سوال: حدیثِ مبارکہ میں دشمنانِ صحابہ کے متعلق کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حدیثِ مبارکہ میں ایسے شخص کو لعنتِ خداوندی کا مُستَحِق قرار دیا گیا۔[4] اور ایک حدیثِ پاک میں صحابۂ کرام کو اَذِیّت دینے والے کو عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔[5]

سوال: حضرات صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے متعلق ہمارا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: تمام صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) آقائے دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جاں نثار، سچے غلام اور جنتی ہیں، ان کا ذکر عقیدت ومحبت کے ساتھ کرنا فرض ہے،

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۳، حدیث: ۶۰۱۲۔

2 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابۃ، ۲/۴۱۴، حدیث: ۶۰۱۸۔

3 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی ”لو کنت متخذا خلیلا“، ۲/۵۲۲، حدیث: ۳۶۷۳۔

4 . . . معجم اوسط، من اسمہ عبد الرحمن، ۳/۳۳۶، حدیث: ۴۷۷۱۔

5 . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی من سبّ أصحاب النبی، ۵/۴۶۳، حدیث: ۳۸۸۸۔

ان کے متعلق برا خیال رکھنے والا بد مذہب گمراہ اور عذابِ نار کا حقدار ہے کہ جو اُن پر زبان دراز کرے گویا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حکمت وقدرت اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِفْعَت ووَجاہَت اور شانِ محبوبی پر اعتراض کرتا ہے، تابِعین سے قیامت تک کوئی بھی اُمّتی کسی صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔[1]

سوال: سب سے پہلے صحابیٔ رسول کون ہیں؟

جواب: سب سے پہلے صحابیٔ رسول بننے کا شرف آزاد مَردوں میں حضرت سَیِّدُنا صدّیقِ اکبر، بچّوں میں حضرت سَیِّدُنا علی المُرتضٰی، غلاموں میں حضرت سَیِّدُنا زید بن حارثہ اور عورتوں میں حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو حاصل ہے۔[2]

سوال: وہ پہلے شہید کون ہیں جن کی نمازِ جنازہ حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پڑھائی؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔[3]

سوال: راہِ خدا میں شہید ہونے والی سب سے پہلی صحابیہ کا نام بتائیے؟

جواب: اُمِّ عمار حضرت سَیِّدَتُنا سُمَیَّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔[4]

---

1 ... بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۲۵۲-۲۵۴۔ دس عقیدے، پانچواں عقیدہ، ص ۷۷-۷۸، ۸۷، ملخصاً۔

2 ... خازن، پ ۱۱، التوبۃ، تحت الآیۃ: ۱۰۰، ۲/ ۲۷۴۔

3 ... اسد الغابۃ، حمزۃ بن عبد المطلب، ۲/ ۷۰۔

4 ... اسد الغابۃ، سمیۃ ام عمار، ۷/ ۱۶۷۔

سوال: "غَسِيْلُ الْمَلَآئِكَة" کونسے صحابی کا لقب ہے اور اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: وہ حضرت سَیِّدُنا حَنْظَلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں اور اس لقب کی وجہ یہ ہے کہ جنگ میں شہادت کے بعد آپ کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔[1]

سوال: حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام اور "ابوہریرہ" سے مشہور ہونے کی وجہ بتایئے؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اصل نام "عبدُ اللہ یاعبد الرحمٰن" ہے۔[2] ایک دن حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِن کی آستین میں ایک بلی دیکھی تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں "یَا اَبَاھُرَیْرَۃ یعنی اے بلی والے!" کہہ کر پکارا، اسی دن سے آپ کا یہ لقب مشہور ہو گیا۔[3]

سوال: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس کی کُنیت "ابوحمزہ" رکھی تھی؟

جواب: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کنیت "ابوحمزہ" رکھی تھی۔[4]

سوال: کونسے صحابی ایک ہی رکعت میں پورا قرآن کریم تلاوت فرمالیتے تھے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا تمیم داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔[5]

---

1 . . . الاصابۃ، حنظلۃ بن ابی عامر، ۲/۱۱۹۔

2 . . . الاکمال فی اسماء الرجال، حرف الھاء، فصل فی الصحابۃ، ص ۶۲۲

3 . . . اسد الغابۃ، ابو ھریرۃ، ۶/۳۳۷ ملخصاً۔

4 . . . الاستیعاب، انس بن مالک، ۱/۱۹۹۔

5 . . . الاکمال فی اسماء الرجال، حرف التاء، فصل فی الصحابۃ، ص ۵۸۸۔

اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ

سوال: ازواجِ مُطَہَّرات کو ''اُمَّہاتُ المُؤمنین'' کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات کو ''امہات المؤمنین'' اس لئے کہا جاتا ہے کہ قرآنِ مجید نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات کو مؤمنوں کی ماں قرار دیا ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ﴾ (پ٢٢، الاحزاب: ٦) ترجمۂ کنز الایمان: اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔

سوال: امہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی تعداد کتنی ہے؟

جواب: امہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ کی تعداد میں اختلاف ہے مگر جن گیارہ پر سب کا اتفاق ہے، ان میں سے 6 قبیلۂ قریش سے اور 4 عرب کے دیگر قبیلوں سے اور 1 بنی اسرائیل کے قبیلہ بنو نضیر سے تعلق رکھتی ہیں جن کے اسماءِ گرامی بِالتَّرتیب یہ ہیں: (1) حضرت سَیِّدَتُنا خدیجہ بنتِ خُوَیلد (2) عائشہ بنتِ ابو بکر صدّیق (3) حفصہ بنتِ عمر فاروق (4) اُم حَبِیْبَہ بنتِ ابو سفیان (5) اُمِّ سَلَمَہ بنتِ ابو اُمیّہ (6) سودہ بنتِ زمعہ (7) زینب بنتِ جحش (8) میمونہ بنتِ حارث (9) زینب بنتِ خزیمہ (10) جویریہ بنتِ حارث اور (11) صفیہ بنتِ حُیَی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُنَّ۔[1]

سوال: کونسی ازواجِ مطہرات حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری ہی میں انتقال فرما گئیں تھیں؟

---

1 . . . مواھب لدنیۃ، المقصد الثانی، الفصل الثالث فی ذکر ازواجه . . . الخ، ١/ ٤٠١-٤٠٢، ملتقطاً۔

جواب: حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ۔[1] اور حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خزیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا۔[2]

سب سے آخر میں انتقال فرمانے والی زوجۂ مُحْتَرَمَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام بتائیں؟

جواب: اُمہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ میں سب سے آخر میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے انتقال فرمایا۔[3]

جنتی عورتوں میں سب سے افضل کون ہیں؟

جواب: اُمُّ المومنین حضرت سَیِّدَتُنا خدیجۃ الکبریٰ، حضرت سَیِّدَتُنا فاطمۃُ الزَّہرا، حضرتِ سَیِّدَتُنا مریم اور حضرتِ سَیِّدَتُنا آسیہ بنتِ مُزاحم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُن۔[4]

حضور خاتَمُ الْاَنْبیاوالمُرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی وحی نازل ہونے کی خبر سب سے پہلے کس کو دی؟

جواب: آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی وحی کے متعلق سب سے پہلے حضرتِ سَیِّدَتُنا خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بتایا۔[5]

حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی علمی فضیلت بیان کریں؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے کسی کو قرآنِ

---

1 . . . بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب تزویج النبی عائشۃ، ۲/۵۸۹، حدیث: ۳۸۹۶۔

2 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر ام المؤمنین زینب بنت خزیمۃ العامریۃ، ۵/۴۴، حدیث: ۶۸۸۴۔

3 . . . الاصابۃ، کتاب النساء، ام سلمۃ بنت ابی امیۃ، ۸/۴۰۷۔

4 . . . مسند احمد، مسند عبد اللہ ابن عباس، ۱/۶۷۸، حدیث: ۲۹۰۳۔

5 . . . بخاری، کتاب بدء الوحی، باب: ۳، ۱/۷، حدیث: ۳۔

کریم کے معانی، حلال و حرام کے اَحکام، اہلِ عرب کے اَشعار اور نَسبوں کے علم میں حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ طَیِّبہ طاہرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے زیادہ علم والا نہیں دیکھا۔[1]

"اُمُّ الْمَساکین" کے لقب سے کونسی زوجۂ محترمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مشہور تھیں؟

جواب حضرت سَیِّدَتُنا زینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔[2]

اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام کیا ہے؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام "ہِنْد" ہے۔[3]

اُمُّ المؤمنین سَیِّدَتُنا زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام پہلے کیا تھا؟

جواب آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نام "بَرَّہ" تھا جسے حضور نبیِّ مکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبدیل فرماکر "زینب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا" رکھا۔[4]

اُم المومنین سَیِّدَتُنا اُم حَبِیْبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا ادبِ رسول کیسا تھا؟

جواب صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے حوالے سے (قبولِ اسلام سے پہلے) حضرت ابو سفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینہ مُنوَّرہ آئے تو اپنی بیٹی اُمُّ المومنین سَیِّدَتُنا اُمِّ حَبِیْبَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پہنچ کر چاہا کہ حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بستر پر بیٹھیں تو اُمُّ المومنین نے انہیں بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا اور فرمایا: یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عائشۃ زوج رسول اللہ، ۲/ ۶۰، رقم: ۱۴۸۲۔

2 . . . مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر ام المؤمنین زینب بنت خزیمۃ العامریۃ، ۵/ ۴۴، حدیث: ۶۸۸۴۔

3 . . . الاصابۃ، کتاب النساء، ام سلمۃ بنت ابی امیۃ، ۸/ ۴۰۴۔

4 . . . مسلم، کتاب الاداب، باب استحباب تغییر الاسم القبیح الی حسن . . . الخ، ص ۱۱۸۲، حدیث: ۲۱۴۲۔

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پاکیزہ بستر ہے اور آپ نجاستِ شرک سے آلودہ ہو لہٰذا مجھے آپ کا اس مُقَدَّس بستر پر بیٹھنا پسند نہیں۔[1]

سوال: اُمُّ المومنین سَیِّدَتُنا صفیہ بنت حُیَی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کس قوم سے ہیں؟

جواب: آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا بنی اسرائیل سے حضرت سَیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد سے ہیں۔[2]

اہلِ بیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن

سوال: قرآنِ پاک میں اہلِ بیت کی فضیلت میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

سوال: اہلِ بیت کرام کی مُقَدَّس جماعت کن افراد پر مشتمل ہے؟

جواب: اہلِ بیت میں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مُطَہَّرات اور حضرت خاتونِ جنّت فاطمہ زہرا اور علیِ مرتضٰی اور حَسَنینِ کَرِیْمَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن سب داخل ہیں، آیات واَحادیث کو جمع کرنے سے یہی نتیجہ نکلتا ہے اور یہی حضرت امام ابو منصور ماتُریدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے۔[3]

---

1. . . . دلائل النبوۃ للبیہقی، جماع ابواب فتح مکۃ حرسہا اللہ تعالی، باب نقص قریش. . . الخ، ۵/۸۔
2. . . . ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵/ ۴۷۴، حدیث: ۳۹۱۸۔
3. . . . خزائن العرفان، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۷۸۰۔

اہلِ بیت کی محبت کے حوالے سے ہمیں کیا تعلیم دی گئی ہے؟

جواب: فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اپنی اولاد کو تین باتیں سکھاؤ (1) اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت (2) اہلِ بیت رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی محبت اور (3) تلاوتِ قرآن۔[1]

حضورِ اَقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اہلِ بیت کی تعظیم و حُرمَت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تین حُرمَتیں ہیں جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالٰی اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ تعالٰی اس کی کسی چیز کی حفاظت نہ فرمائے، عرض کی گئی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم وہ تین حُرمَتیں کونسی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک اسلام کی حُرمت، دوسری میری حُرمت، تیسری میری قَرابَت کی حُرمت۔[2]

اہلِ بیتِ کرام سے بد سلوکی کرنے والے کیلئے کیا وعید آئی ہے؟

جواب: فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہلِ بیت سے اچھا سلوک کرے، جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اُڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔[3]

---

1 . . . جامع صغیر، حرف الہمزۃ، ص ۲۵، حدیث: ۳۱۱۔

2 . . . معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱/۷۳، حدیث: ۲۰۳۔

3 . . . کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل اہل البیت، الفصل الاول، جزء ۱۲، ۶/۴۶، حدیث: ۳۴۱۶۶۔

سوال: قرابتِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی برکت بیان کیجئے؟

جواب: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بَرسرِ منبر فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت روزِ قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔[1]

سوال: حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اہلِ بیت سے حسنِ سلوک کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صِدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اپنی قَرابت (رشتہ داروں) سے اچھا سلوک کرنے کے مقابلے میں مجھے حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت سے اچھا سلوک کرنا زیادہ پسند ہے۔ نیز فرمایا: تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا مندی آپ کے اہلِ بیت سے محبت میں ہے۔[2]

سوال: خاتونِ جنت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کا نام "فاطمہ" رکھے جانے کی حکمت بیان کریں؟

جواب: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ اس لیے رکھا کہ اللہ تعالٰی نے اس کو اور اس کے ساتھ محبت رکھنے والوں کو دوزخ سے خَلاصی عطا فرمائی۔[3]

---

1 . . . مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، ۴/۳۸، حدیث: ۱۱۱۳۸۔

2 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب قرابۃ رسول اللہ . . . الخ، ۲/۵۳۸، حدیث: ۳۷۱۲-۳۷۱۳۔

3 . . . کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل اہل البیت، ۶/۵۰، جزء ۱۲، حدیث: ۳۴۲۲۲۔

سوال: شہزادیٔ کَونَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کو اُمُّ المومنین سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محبت رکھنے کی ترغیب کس انداز سے دی گئی؟

جواب: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: اے فاطمہ! جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کروگی؟ عرض کی: ضرور یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں محبت رکھوں گی۔ اس پر ارشاد فرمایا: تو عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے محبت رکھو۔[1]

سوال: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کونسی بیٹی سب سے زیادہ پیاری تھی؟

جواب: خاتونِ جنت حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔[2]

سوال: نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کن کو اپنے دنیاوی پھول فرمایا؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا امامِ حسن اور حضرت سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو۔[3]

سوال: اہلِ بیت میں سے سب سے زیادہ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُشابہت کون رکھتے تھے؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سب سے زیادہ مُشابہ حضرت سَیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔[4]

---

1 . . . مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة رضی الله تعالی عنها، ص ۱۳۲۵، حدیث: ۲۴۴۲۔

2 . . . ترمذی، ابواب المناقب، باب مناقب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، ۵/ ۴۴۷، حدیث: ۳۸۴۵۔

3 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳۔

4 . . . بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین رضی اللہ عنہما، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۲۔

علما و مُجتہدین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

سوال: مُجتَہِد کسے کہتے ہیں؟

جواب: مُجتَہِد وہ ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیّت ہو کہ قرآنی اشارات و رُموز کو سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے اور اس سے مسائل نکال سکے، ناسخ و مَنْسُوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔ علمِ صَرف و نَحْو، بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو، احکام کی تمام آیتوں اور حدیثوں پر اس کی نظر ہو۔[1]

سوال: عالم کسے کہتے ہیں؟

جواب: عالم کی تعریف یہ ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات (حاجت کے مسائل) کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے۔[2]

سوال: قرآنِ کریم میں عالم کی شان کس طرح بیان ہوئی؟

جواب: قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر علم والوں کی شان و عظمت کو بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے: ﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (پ۲۸، المجادلۃ: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: اللّٰه تمہارے ایمان والوں کے اور اُن کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

سوال: حدیث شریف میں عالم کا کیا مرتبہ بیان کیا گیا ہے؟

جواب: اَحادیثِ کریمہ میں علما کے کثیر فضائل و مَراتب بیان ہوئے ہیں جن میں سے

---

1 ... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب، ص۴۴۔

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ اول، ص۵۸۔

ایک یہ بھی ہے کہ حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عطا فرماتا ہے۔[1]

سوال: فقہ کے مشہور مذاہب کتنے ہیں اور اُن کے پیشواؤں کے نام کیا ہیں؟

جواب: فقہ کے مشہور مذاہب چار ہیں: (1) حنفی (2) شافعی (3) مالکی (4) حنبلی۔ فقہِ حنفی کے پیشوا امامُ الائمہ کاشِفُ الغُمّہ امامِ اعظم حضرت سَیِّدُنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ فقہِ شافعی کے پیشوا عارف باللّٰہ حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ فقہِ مالکی کے پیشوا عالمِ مدینہ امام دارُالہجرت حضرت سَیِّدُنا امام مالک بن انس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں اور فقہِ حَنْبلی کے پیشوا امامُ المُحدِّثین حضرت سَیِّدُنا امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔

سوال: دنیا میں کس فقہی مذہب کے پیروکار سب سے زیادہ ہیں؟

جواب: دنیا میں حنفی مذہب کے پیروکار سب سے زیادہ ہیں۔[2]

سوال: امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کب پیدا ہوئے اور وصال مبارک کب ہوا؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سنِ ولادت 70 ہجری جبکہ سنِ وفات 150 ہجری ہے۔[3]

سوال: امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سنِ ولادت اور سنِ وفات کیا ہے؟

---

1. ... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللّٰہ بہ...الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱۔
2. ... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۴۸ماخوذاً۔
3. ... نزہۃ القاری، ۱/۱۶۹۔

جواب: آپ کا سنِ ولادت 150 ہجری جبکہ سنِ وفات 204 ہجری ہے۔[1]

سوال: امامِ احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت اور وفات کب ہوئی؟

جواب: آپ کا سنِ ولادت 164 ہجری جبکہ سنِ وفات 241 ہجری ہے۔[2]

سوال: امامِ مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا سن ولادت ووفات کیا ہے؟

جواب: آپ کا سنِ ولادت 93 ہجری جبکہ سنِ وفات 179 ہجری ہے۔[3]

سوال: حضرت سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا نام کیا ہے؟

جواب: آپ کا اسمِ گرامی یعقوب بن ابراہیم ہے۔[4]

سوال: امامِ شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی پر فقہ میں سب سے زیادہ احسان کس کا ہے؟

جواب: حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: فقہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہے۔[5]

اولیاء وصالحین رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی

سوال: ولیوں کے سردار سے مشہور ہستی کا نام کیا ہے اور ان کا مزار کہاں ہے؟

جواب: وہ مُقَدَّس ہستی محبوبِ سُبحانی، قُطبِ رَبّانی، غوثِ صمدانی حضورِ غوثِ پاک ابو محمد عبد القادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی ہیں اور آپ کا مزارِ پُراَنوار عراق کے

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، الامام الشافعی، ۸/۳۷۹، مرآۃ المناجیح، ۱/۱۳۔

2 . . . مراۃ المناجیح، ۱/۱۳۔

3 . . . سیر اعلام النبلاء، مالک الامام، ۷/۳۸۳-۴۳۴۔

4 . . . لسان المیزان، باب الکنی حرف الیاء، من کنیتہ ابویعلی وابویوسف، ۸/۶۲، رقم: ۱۰۹۰۴۔

5 . . . تاریخ بغداد، محمد بن حسن، ۲/۱۷۳۔

شہر بغداد میں ہے۔[1]

سوال حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت اور وصال کب ہوا؟

جواب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یکم رمضان المبارک 471ھ کو پیدا ہوئے اور آپ نے 561ھ میں وصال فرمایا۔[2]

سوال "کَشْفُ المَحْجُوب" کس بزرگ کی کتاب ہے اور یہ کس موضوع پر ہے؟

جواب یہ کتاب حضرت داتا گنج بخش سَیِّد ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ہے اور اس کا موضوع تَصَوُّف ہے۔

سوال حضرت امام رَبّانی، مُجَدِّدِ الفِ ثانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کا اصل نام کیا ہے؟

جواب حضرت مُجَدِّدِ اَلْف ثانی ابو البرکات نقشبندی سرہندی کا اصل نام شیخ احمد فاروقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ہے۔[3]

سوال فتنۂ قادیانیّت کے خلاف کس پیر صاحب نے قائدانہ و مجاہدانہ کردار ادا کیا؟

جواب وہ پیر صاحب ماہِ شریعت، مِہرِ طریقت، تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سَیِّد مِہر علی شاہ گیلانی چشتی نظامی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی ہیں۔[4]

سوال کونسے بزرگ کو 30 سال تک ہنستے نہیں دیکھا گیا؟

---

1 . . . طبقات کبری، ابو صالح سیدی عبد القادر الجیلی، ١/١٧٨۔

2 . . . بھجۃ الاسرار، ذکر نسبہ وصفتہ رضی اللہ تعالی عنہ، ص ١٧١۔

طبقات کبری للشعرانی، ابو صالح سیدی عبد القادر الجیلی، ١/١٧٨۔

3 . . . تذکرہ مجدد الف ثانی، ص ١۔

4 . . . مہر منیر، ص ١٤٠۔ فیضانِ پیر مہر علی شاہ، ص ٣٠۔

جواب حضرت فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو 30 سال تک کسی نے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا مگر آپ اپنے بیٹے کے وصال پر مسکرا دیئے تھے۔ (1)

سوال حضرت ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قبر سے کیا آواز آتی تھی؟

جواب لوگوں کا بیان ہے کہ جب ہم حضرت سَیِّدُنا ثابت بنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی قبر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ہمیں قرآنِ کریم پڑھنے کی آواز آتی ہے۔ (2)

سوال حضرت خواجہ قُطبُ الدین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی کس کے مرید تھے؟

جواب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرت شیخ الاسلام خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے مرید و خلیفہ تھے۔ (3)

سوال وہ کون سے بُزرگ ہیں جو ننگے پاؤں رہا کرتے تھے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا بِشْر حافی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی جوتے نہیں پہنا کرتے تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ جوتے کیوں نہیں پہنتے؟ ارشاد فرمایا: جس وقت میں نے اپنے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ سے صلح (یعنی توبہ) کی تو میرے پاؤں میں جوتا نہیں تھا لہٰذا اب میں مرتے وقت تک جوتا نہیں پہنوں گا۔ (4)

سوال حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کی قبرِ انور کی کیا برکت ہے؟

جواب حضرت سَیِّدُنا محمد بن عبد الرحمٰن زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: میں نے

---

1 . . . تذکرۃ الاولیاء فارسی، ۱/ ۸٦، ملخصاً۔

2 . . . حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/ ۳٦۵، رقم: ۲۵۸۳۔ شرح الصدور، باب احوال الموتی فی . . . الخ، ص ۱۸۸۔

3 . . . سیر الاولیاء، ص ۱۰۵۔

4 . . . روض الریاحین، الفصل الثانی فی اثبات کرامات الاولیاء، ص ۲۱۸۔

اپنے والد ماجد کو فرماتے سنا ہے کہ حضرت سَیِّدُنا معروف کرخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کی قبرِ انور پر تمام حاجات پوری ہوتی ہیں۔[1]

سوال: حضرت سَیِّدُنا داؤد طائی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَالِی کس کے شاگرد تھے؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امامُ الائمہ، کاشِفُ الغُمَّہ حضرت سَیِّدُنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے اور 20 سال تک اُن کی خدمت میں رہے۔[2]

سوال: "طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں" یہ کس کا فرمان ہے؟

جواب: خلیفۂ اعلیٰ حضرت قُطبِ مدینہ حضرت سَیِّدُنا ضیاءُ الدین مدنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرمایا کرتے تھے: "طمع نہیں، منع نہیں اور جمع نہیں" یعنی لالچ مت کرو کہ کوئی دے اور اگر کوئی بغیر مانگے دے تو منع مت کرو اور جب لے لو تو جمع مت کرو۔[3]

امامِ اہلسنت، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ولادت کب ہوئی اور آپ کا تاریخی نام کیا ہے؟

جواب: ١٠ شوالُ المکرم ١٢٧٢ھ روزِ شَنْبَہ (یعنی ہفتہ کے دن) وقتِ ظہر مطابق ١٤ جون ١٨٥٦ء کو ہوئی۔ اور آپ کا تاریخی نام "اَلْمُختار" ہے۔[4]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباء واَجداد کہاں سے تعلق رکھتے تھے؟

جواب: امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آباء واَجداد قندھار (افغانستان) کے

---

1 . . . روض الفائق، المجلس الرابع والثلاثون فی مناقب معروف الکرخی، ص ١٨٨۔

2 . . . تذکرۃ الاولیاء، ذکر ابی سلیمان داود الطائی، ص ٢٤٩۔

3 . . . سیدی قطب مدینہ، ص ٧۔

4 . . . سوانح امام احمد رضا، اعلیٰ حضرت کا نسب نامہ، ص ٩٥۔

باعظمت قبیلہ بڑہیچ کے پٹھان تھے۔[1]

سوال: امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کتنے علوم وفنون پر مہارت حاصل تھی؟

جواب: 100 سے زائد قدیم وجدید، دینی، ادبی اور سائنسی علوم پر امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دَسترس حاصل تھی۔[2]

سوال: امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تصنیفات کی تعداد بیان کیجئے؟

جواب: امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کم وبیش 1000 کتابیں تحریر فرمائیں۔[3]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شُہرۂ آفاق کتابوں میں سے کچھ کے نام بتائیں۔

جواب: (1) قرآن کریم کا ترجمہ بنام "کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن" (2) فقہِ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا بنام "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" جو ۳۳ جلدوں پر مشتمل ہے۔ (3) فقہِ حنفی کی مشہور کتاب فتاویٰ شامی پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حواشی بنام "جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار" جو مکتبۃ المدینہ سے 7 جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ (4) شہرۂ آفاق نعتیہ کلام کا مجموعہ "حدائق بخشش"۔

سوال: امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی مشہور کتاب "اَلدَّوْلَۃُ الْمَکِّیَّہ" کتنے گھنٹوں میں تصنیف فرمائی؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہ کتاب اپنی خداداد یادداشت کے بل پر تفاسیر، اَحادیث اور کُتُبِ ائمہ کی اصل عبارتوں کے حوالہ جات نقل فرماتے

---

1 ... سوانح امام احمد رضا، اعلیٰ حضرت کا نسب نامہ، ص۹۳۔

2 ... عقیدۂ ختم نبوت، ص۱۵۹۔

3 ... فیضان اعلیٰ حضرت، ص۵۶۶۔

ہوئے صرف ساڑھے آٹھ گھنٹے کے قلیل وقت میں تصنیف فرمائی۔[1]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی شان میں ڈاکٹر اقبال نے کیا کہا تھا؟

جواب: شاعرِ مشرق ڈاکٹر اقبال نے کہا: ہندوستان کے دورِ آخر میں ان جیسا طبّاع وذہین فقیہ پیدا نہیں ہوا۔ میں نے ان کے فتاویٰ کے مطالعہ سے یہ رائے قائم کی ہے اور ان کے فتاویٰ ان کی ذہانت، فَطانت، جُودَتِ طبع، کمالِ فقاہت اور علومِ دِینیہ میں تَبَحُّرِ علمی کے شاہدِ عَدْل ہیں۔[2]

سوال: امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی سیرت کی کچھ جھلکیاں بیان کریں؟

جواب: آپ رَحْمَةُ اللهِ تعالٰی علیہ اکثر فِراقِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم میں غمگین رہتے اور سَرد آہیں بھرا کرتے۔ غُربا کو کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے تھے، بلکہ آخری وقت بھی عزیز واَقارِب کو وصیّت کی کہ غُربا کا خاص خیال رکھنا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه اکثر تصنیف وتالیف میں لگے رہتے۔ پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں حاضر ہوتے اور ہمیشہ نماز باجماعت ادا فرمایا کرتے، آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی خوراک بہت کم تھی۔[3]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی کوئی کرامت بیان کیجئے؟

جواب: جنابِ سَیِّد ایوب علی شاہ صاحِب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ایک بار پیلی بِھیت سے بریلی شریف بذریعۂ

---

1. ... سوانح امام احمد رضا، ص ۳۰۵۔
2. ... امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات، ص ۳۷۰۔
3. ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص ۱۳-۱۴، ملتقطاً۔

ریل جارہے تھے۔ راستے میں نواب گنج کے اسٹیشن پر جہاں گاڑی صرف دو مِنَٹ کے لیے ٹھہرتی ہے، مغرب کا وقت ہوچکا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گاڑی ٹھہرتے ہی تکبیرِ اِقامت فرما کر گاڑی کے اندر ہی نیّت باندھ لی، غالباً پانچ شخصوں نے اِقتدا کی ان میں مَیں بھی تھا لیکن ابھی شریکِ جماعت نہیں ہونے پایا تھا کہ میری نظر غیر مسلم گارڈ پر پڑی جو پلیٹ فارم پر کھڑا سبز جھنڈی ہلا رہا تھا، میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا کہ لائن کلیر تھی اور گاڑی چھوٹ رہی تھی، مگر گاڑی نہ چلی اور حضور اعلیٰ حضرت نے بِاطْمینانِ تمام بِلا کسی اِضطراب کے تینوں فَرض رَکعتیں ادا کیں اور جس وقت دائیں جانب سلام پھیرا تھا گاڑی چل دی۔ مقتدیوں کی زَبان سے بے ساختہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ سُبْحٰنَ اللہ نکل گیا۔ اِس کرامت میں قابلِ غور یہ بات تھی کہ اگر جماعت پلیٹ فارم پر کھڑی ہوتی تو یہ کہا جاسکتا تھا کہ گارڈ نے ایک بُزُرگ ہستی کو دیکھ کر گاڑی روک لی ہو گی ایسا نہ تھا بلکہ نَماز گاڑی کے اندر پڑھی تھی۔ اِس تھوڑے وَقت میں گارڈ کو کیا خبر ہو سکتی تھی کہ ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ فریضۂ نَماز گاڑی میں ادا کرتا ہے۔[1]

سوال: وہ کونسی چیز تھی جس کا اظہار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہر قول و فِعل سے ہوا کرتا تھا؟

جواب: عشقِ مُصطفٰی اور حمایتِ مذہب۔

---

1 ... تذکرۂ امام احمد رضا، ص۱۵-۱۶۔

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پیر و مُرشِد کا نام بتائیں نیز آپ کو خلیفہ بناتے وقت آپ کے پیر و مُرشِد نے کیا ارشاد فرمایا تھا؟

جواب: آپ کے پیر و مرشد حضرت شاہ آلِ رسول رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ہیں اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں مُتَفَکِّر تھا کہ اگر قیامت کے دن ربُّ الْعِزّت نے ارشاد فرمایا کہ آلِ رسول! تو دنیا سے میرے لیے کیا لایا؟ تو میں کیا جواب دوں گا، اَلْحَمْدُ لِلّٰه! آج وہ فکر دور ہوگئی مجھ سے رب تعالیٰ جب یہ پوچھے گا کہ آلِ رسول! تو دنیا سے میرے لیے کیا لایا؟ تو میں مولانا احمد رضا کو پیش کر دوں گا۔[1]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا وصال کب ہوا تھا؟

جواب: آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ عیسوی کو جمعۃ المبارک کے دن ۲ بجکر ۳۸ منٹ پر عین اذانِ جمعہ کے وقت وصال فرمایا۔[2]

امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

سوال: امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کی ولادت کس سنِ ہجری میں ہوئی؟

جواب: آپ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ مطابق 1950ء کو پیدا ہوئے۔[3]

سوال: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا اسمِ گرامی اور عُرفی نام کیا ہے؟

جواب: آپ دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا اسمِ گرامی ”محمد“ اور عُرفی نام ”الیاس“ ہے۔[4]

---

1. . . . فیضان اعلیٰ حضرت، ۳۱۷۔
2. . . . سوانح امام احمد رضا، ص ۳۸۸۔
3. . . . تعارف امیر اہلسنت، ص ۱۰۔
4. . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط 2، ص ۶۔

سوال امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام کے ساتھ ضیائی نسبت کیوں لگائی جاتی ہے؟

جواب خلیفۂ اعلیٰ حضرت، قُطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی کے مُرید ہونے کی نسبت سے ''ضیائی'' کہلاتے ہیں۔ [1]

سوال امیرِ اہلسنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کتنا عرصہ مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقارالدین قادری رضوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی صحبتِ بابرکت سے مُستفیض ہوتے رہے؟

جواب مسلسل 22 سال۔ [2]

سوال امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو کن بزرگوں سے خلافت حاصل ہے؟

جواب آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو مفتیٔ اعظم پاکستان مفتی وقار الدین رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، شارحِ بخاری مفتی شریف الحق امجدی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ، جانشینِ قطبِ مدینہ مولانا فضل الرحمٰن صاحب اشرفی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور دنیائے اسلام کے کئی اکابر علماء سے خلافت حاصل ہے۔ [3]

سوال جس دن امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا نکاح ہوا اُس دن کے کچھ معاملات بتائیں؟

جواب اُس دن امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے نور مسجد میں نمازِ جمعہ ادا فرمائی، قبرستان بھی گئے، کھارادر میں واقع حضرت سیّد محمد شاہ دولہا رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مزار شریف پر حاضری کی سعادت بھی حاصل کی اور ہسپتال جا کر اپنے ایک دوست کی عیادت بھی کی۔ [4]

---

1 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط 2، ص۶۔

2 . . . تعارف امیر اہلسنت، امیر اہلسنت کا شوق علم، ص۱۸۔

3 . . . تعارف امیر اہلسنت، ص۷۳۔

4 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۳، ص۱۷، ملخصاً۔

سوال: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا باجماعت نماز کی پابندی کا کوئی واقعہ بتائیں؟

جواب: (امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں) ربّ عَزَّوَجَلَّ کے کرم سے شروع سے ہی باجماعت نماز پڑھنے کا ذہن تھا، جماعت ترک کر دینا میری لُغت میں ہی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ جب میری والدۂ محترمہ کا انتقال ہوا تو اس وقت گھر میں دوسرا کوئی مرد نہ تھا میں اکیلا تھا مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ماں کی مَیِّت چھوڑ کر مسجد میں نماز پڑھانے کی سعادت پائی۔ ماں کے غم میں دورانِ نماز میرے آنسو ضرور بہہ رہے تھے مگر اس صورتِ حال میں بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جماعت نہ چھوڑی۔[1]

سوال: امیرِ اہلسنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی سنہری جالیوں کے رُوبرو کیا دعائیں کرتے ہیں؟

جواب: امیرِ اہلسنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی فرماتے ہیں: مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دربار سے کبھی دنیا کی ذلیل دولت کا مطالبہ کیا ہو بلکہ میں نے تو آقا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یاد میں تڑپنے والا دل، آپ کے غم میں رونے والی آنکھیں اور ایمان وعافیت پر مدینہ شریف میں موت نصیب ہونے کی دعا کی ہے۔[2]

سوال: امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بین الاقوامی شہرت یافتہ کتاب کا نام بتائیں؟

جواب: فیضانِ سنت۔

سوال: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِیمانیات اور کُفریات کے موضوع پر کون سی کتاب تصنیف فرمائی ہے؟

---

1 ... تذکرہ امیر اہلسنت قسط ۳، ص ۱۹۔

2 ... تعارف امیر اہلسنت، مال کی محبت سے پرہیز، ص ۵۲، ماخوذا۔

جواب: آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایمانیات اور کفریات کے موضوع پر اردو زبان میں انتہائی ضخیم کتاب بنام ”کُفرِیَہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ تصنیف فرمائی ہے۔

سوال: معاشرے کو امن کا گہوارہ بنانے اور باہمی عزت واحترام کی فضا ہموار کرنے کیلئے امیرِ اہلسنت نے کونسے رسائل تحریر فرمائے ہیں؟

جواب: احترامِ مسلم، ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کرلی، ساس بہو میں صلح کا راز، ناچاقیوں کا علاج، غصے کا علاج۔

سوال: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت کے ”مدنی مُذاکروں“ سے مسلمانوں کی اِنفرادی اور اِجتماعی زندگی پر کیا اَثرات مُرتَّب ہورہے ہیں؟

جواب: مدنی مُذاکرے کی برکت سے لوگ گناہوں سے تائب ہو کر نہ صرف فرائض وواجبات کی پابندی کرنے لگ جاتے ہیں بلکہ مُستَحب اعمال کے بھی عادی ہو جاتے ہیں۔

ذکرواَذکار

سوال: اَذکارِ ماثورہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: ایسے کلمات اور دعائیں ہیں جو حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول ہیں کہ ان کو خود حضور نے پڑھا، یا ان کے پڑھنے کا حکم دیا یا اُن کو پڑھنے کی فضیلت یا فائدہ اور ثواب بتایا، ایسے کلمات اور دعاؤں کو ”اَذکارِ ماثورہ“ کہتے ہیں۔[1]

---

1 ...بہشت کی کنجیاں، ص۱۵۷۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے 99 نام یاد کرنے کی کیا فضیلت ہے ؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سَو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔[1]

سوال: اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ محبوب چار کلمات کونسے ہیں؟

جواب: وہ کلمات یہ ہیں: "سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ"۔[2]

سوال: افضل ذکر اور افضل دعا کیا ہے ؟

جواب: افضل ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا الله ہے اور افضل دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰه ہے۔[3]

سوال: دن بھر میں 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھنے کی کیا فضیلت ہے ؟

جواب: جو شخص دن بھر میں 100 مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھے گا اُس کے تمام گناہ معاف ہوجائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔[4]

سوال: حدیثِ پاک میں کس کلمہ کو 99 بیماریوں کی دوا کہا گیا؟

جواب: غمگسارِ دوجہاں صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مُقدّس فرمان ہے: "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" 99 بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے کم دوا یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو کوئی رنج و غم نہیں ہوتا۔[5]

---

1. . . . بخاری، کتاب الشروط، باب مایجوز من الاشتراط والثّنیافی الاقرار . . . الخ، ٢/٢٢٩، حدیث: ٢٧٣٦۔
2. . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح . . . الخ، ١/٤٢٩، حدیث: ٢٢٩٤۔
3. . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح . . . الخ، ١/٤٣١، حدیث: ٢٣٠٦۔
4. . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح . . . الخ، ١/٤٣٠، حدیث: ٢٢٩٦۔
5. . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح . . . الخ، ١/٤٣٤، حدیث: ٢٣٢٠۔

سوال: وہ کونسی تسبیح ہے جو حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت فاطمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بتائی تھی؟

جواب: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا: سوتے وقت 33 بار "سُبْحٰنَ اللّٰه"، 33 بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" اور 34 بار "اَللّٰهُ اَكْبَر" پڑھ لیا کرو۔[1] اسے تسبیحِ فاطمہ کہتے ہیں۔

سوال: غصہ آنے، کُتے کے بھونکنے اور گدھے کے رینکنے پر کونسی دعا پڑھنی چاہیے؟

جواب: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم یعنی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔[2]

سوال: پڑھا ہوا یاد رکھنے کا کوئی وظیفہ بتائیے؟

جواب: منقول ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ ایک حرف بھی نہ بھولو تو پڑھنے سے پہلے یہ کہہ لیا کرو: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اے عظمت و بزرگی والے! ہم پر اپنی حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما۔[3]

سوال: مصیبت زدہ کو دیکھ کر کونسی دعا پڑھی جائے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔ یعنی

---

1 . . . بخاری، کتاب النفقات، باب خادم المراۃ، ۳/۵۱۶، حدیث: ۵۳۶۲۔

2 . . . بخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، ۴/۱۳۰، حدیث: ۶۱۱۵۔

مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۳۴، حدیث: ۱۴۲۸۷، ملتقطاً۔

3 . . . مستطرف، الباب الرابع فی العلم والادب . . . الخ، ۱/۴۰۔

تمام تعریفیں اُس اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جس نے مجھے اِس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اُس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔[1]

شِعارِ کُفّار (گرجا/ مندر وغیرہ) کو دیکھے یا آواز سنے تو کونسی دعا پڑھے؟

جواب اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ۔ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالٰی کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں، وہ اکیلا عبادت کے لائق ہے ہم اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔[2]

مجلس کے اختتام پر کیا پڑھا جائے؟

جواب سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔[3]

درودِ پاک

درودِ پاک سے متعلق قرآن پاک میں کیا ارشادِ خداوندی ہے؟

جواب درود پاک سے متعلق قرآن پاک میں اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا

---

1 . . . ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رأی مبتلی، ۵/ ۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲۔

2 . . . ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، ص ۳۱۲۔

3 . . . ابوداود، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/ ۳۴۸، حدیث: ۴۸۵۹۔

تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾ (پ۲۲،الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

سوال: درود پاک پڑھنے سے متعلق حدیثِ مبارکہ میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔"(1)

سوال: درود پاک نہ پڑھنے والے کیلئے کیا وعید آئی ہے؟

جواب: حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر درود پاک نہ پڑھا تو وہ سب سے بڑا بخیل ہے۔(2)

سوال: صبح و شام کتنے کتنے ہزار فرشتے دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرتے ہیں؟

جواب: رحمتِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں 70 ہزار فرشتے صبح اترتے ہیں اور شام تک رہتے ہیں یونہی 70 ہزار شام میں اترتے ہیں جو اگلی صبح تک رہتے ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرتے رہتے ہیں۔(3)

---

1 . . . مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی، ص ۲۱۶، حدیث: ۴۰۹۔

2 . . . الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعا، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ . . . الخ، ۲/۳۳۲، حدیث: ۲۶۱۳۔

3 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب احوال القیامۃ وبدء الخلق، باب الکرامات، ۲/۴۰۱، حدیث: ۵۹۵۵۔

سوال: نبیٔ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ نامی اسمِ گرامی کے ساتھ درود و سلام لکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: جس نے کتاب میں حضورِ اکرم، شفیعِ مُعَظَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک لکھا جب تک آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مبارک نام کتاب میں رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے اور صبح و شام اُس پر درود بھیجتے رہیں گے۔[1]

سوال: اگر نامِ اقدس لیا یا سنا مگر اس وقت درود نہ پڑھا تو اب کیا کرے؟

جواب: اگر اس وقت نہ پڑھا تو کسی اور وقت میں اس کے بدلے کا پڑھ لے۔[2]

سوال: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مبارک کے ساتھ پورا درود لکھنے کی بجائے صرف "صَلعم" لکھنا کیسا؟

جواب: یہ سخت ناجائز و حرام ہے۔[3]

سوال: درود پاک کا اِختصار (Shortcut) ایجاد کرنے والے کے ساتھ کیا کیا گیا؟

جواب: درود شریف کا اختصار ایجاد کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا۔[4]

سوال: کس درود شریف کی برکت سے رحمت کے 70 دروازے کُھلتے ہیں؟

جواب: جو شخص یہ درود پاک "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" پڑھتا ہے اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[5]

---

1 . . . القول البدیع، الباب الخامس فی الصلاۃ علیہ فی اوقات مخصوصۃ، ص ۴۶۰-۴۶۱۔

2 . . . درمختار ورد المحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب: ھل نفع الصلاۃ . . . الخ، ۲/۲۷۹۔

3 . . . فتاویٰ افریقہ، ص ۵۰۔ بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/۵۳۴۔

4 . . . تدریب الراوی، النوع الخامس والعشرون، الترضی علی الصحابۃ . . . الخ، ص ۲۸۴۔

5 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷، جذب القلوب، ص ۲۳۵۔

سوال وہ کونسا درود شریف ہے جس کے پڑھنے سے کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں؟

جواب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّم۔[1]

سوال وہ کونسا درود شریف ہے جسے ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے؟

جواب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔[2]

سوال وہ کونسا درود شریف ہے جس کے پڑھنے سے سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب نصیب ہوتا ہے؟

جواب اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔[3]

بیعت وطریقت

سوال تَصَوُّف وطریقت کسے کہتے ہیں؟

جواب تَصَوُّف وطریقت یہ ہے کہ بندہ نفس کی بجائے رب عَزَّوَجَلَّ کے لیے زندہ ہو اور اپنے تمام اَوقات میں روح وقلب کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف مُتَوَجِّہ رہے۔[4]

سوال صُوفیا کا کیا مرتبہ ومقام ہے؟

---

1 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشر، ص ۶۵۔

2 ... افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹۔

3 ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵۔

4 ... آداب مرشد کامل، ص۱۱۹۔

جواب: امام ابو القاسم قُشیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنے ہاں نمایاں حیثیت دی ہے، انہیں اپنے رسولوں اور نبیوں کے علاوہ تمام مخلوق پر برتری دے رکھی ہے، پوری امت میں سے صرف ان کے ہاں نورِ اسلام اُتر تا رہتا ہے۔[1]

سوال: تَصَوُّف کا انکار کرنا کیسا؟

جواب: حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر اس کے معانی و حقائق سے انکار ہے تو یہ انکار کُل شریعتِ اسلامی کا انکار بن جائے گا صرف یہی نہیں بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَخلاقِ حمیدہ اور خصائلِ جمیلہ اور اُسوۂ حَسَنَہ کا انکار بھی کہلائے گا۔[2]

سوال: شیخ و پیر بنانے کا فائدہ بیان کریں؟

جواب: شیخ مرید کو تَزکیۂ نفس پر چلاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ اپنے پَرْوَرد گار عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرنے لگتا ہے۔[3]

سوال: بیعت سے پیر اور مرید میں کیا تعلق قائم ہوتا ہے؟

جواب: بیعت کے سبب پیر اور مرید میں روحانی رشتہ قائم ہو جاتا ہے کہ شیخ روحانی اور مَعنوی باپ کی حیثیت رکھتا ہے۔[4]

---

1 . . . رسالۃ قشیریۃ، ص ۸۔

2 . . . کشف المحجوب، باب التصوف، ص ۴۲۔

3 . . . عوارف المعارف، الباب العاشر، ص ۵۳ ملخصاً۔

4 . . . عوارف المعارف، الباب العاشر، ص ۵۶ ملخصاً۔

سوال: مشائخ اور پیرانِ عُظّام کی خلافت سے کیا مراد ہے؟

جواب: مرید اپنے شیخ سے عُلوم واَحوال حاصل کرتے ہیں، پھر اسے دوسرے کی امانت میں دے دیتے ہیں اور وہ لوگ دوسروں کو اسی طرح فیض پہنچاتے ہیں جس طرح ان کو اپنے مشائخ کے ذریعہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حاصل ہوا ہے، اسی عمل کا نام خلافتِ مشائخ ہے۔[1]

سوال: طریقت کے چار مشہور سلسلے کون سے ہیں؟

جواب: چار مشہور سلسلے یہ ہیں: (1)سلسلہ قادریہ (2)سلسلہ نقشبندیہ (3)سلسلہ چشتیہ (4)سلسلہ سہروردیہ۔[2]

سوال: سلسلہ قادریہ کے پیشوا کون ہیں؟

جواب: سلسلہ قادریہ کے پیشوا حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی ہیں۔[3]

سوال: سلسلہ چشتیہ کے پیشوا کون ہیں؟

جواب: بَرِصغیر میں سلسلۂ چشتیہ کے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی ہیں۔

سوال: سلسلہ نقشبندیہ کے پیشوا کون ہیں؟

جواب: سلسلہ نقشبندیہ کے پیشوا حضرت سَیِّدُنا خواجہ محمد بہاؤ الدین نقشبند رَحْمَۃُ اللہِ

---

1 ... عوارف المعارف، الباب العاشر، ص ۵۵ – الباب الثانی عشر، ص ۶۱ ملخصاً۔

2 ... تاریخ مشائخ نقشبندیہ، ص ۱۲۔

3 ... مرآۃ الاسرار، ص ۸۷۔ اقتباس الانوار، ص ۵۷۔

تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔[1]

سوال: سلسلہ سہروردیہ کے پیشوا کون ہیں؟

جواب: حضرت سَیِّدُنَا شیخ شہابُ الدّین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔[2]

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پیر کی کونسی شرائط بیان کی ہیں؟

جواب: مجدِّدِ اعظم امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے ہیں: ایسے شخص سے بیعت کا حکم ہے جو کم از کم یہ چاروں شرطیں رکھتا ہو: (1) سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو (2) علمِ دین رکھتا ہو (3) فاسق نہ ہو (4) اُس کا سلسلہ رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک مُتّصِل ہو۔ اگر ان میں سے ایک بات بھی کم ہے تو اُس کے ہاتھ پر بیعت کی اجازت نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ[3]

مُقَدَّس مقامات

سوال: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مکہ مکرمہ کیلئے مانگی گئی قرآنی دعا بتایئے؟

جواب: ﴿وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (پ ۱، البقرۃ، ۱۲۶) ترجمۂ کنزالایمان: "اور جب عرض کی ابراہیم نے کہ اے رب میرے اس شہر کو امان والا کر دے اور اس کے رہنے والوں کو طرح طرح کے پھلوں سے روزی دے جو ان میں سے اللّٰہ اور پچھلے دن پر ایمان

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص۷۹۔ اقتباس الانوار، ص۵۸۔

2 ... عوارف المعارف مترجم، مقدمہ، ص۳۷۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۳۸۹، ۵۴۵ ماخوذاً۔

3 ... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳۔

لائیں۔" اور سورۂ ابراہیم میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا مذکور ہے: ﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ ﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: "اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی اے میرے رب اِس شہر کو امان والا کر دے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔"

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ مُنَوَّرہ کیلئے کیا دعا فرمائی؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یا الٰہی عَزَّ وَجَلَّ! جس طرح تو نے مکہ مُکَرَّمہ کو ہمارا محبوب بنایا اسی طرح مدینہ مُنَوَّرہ کو بھی ہمارا محبوب بنا دے۔ (1)

حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ الْمُقَدَّس کی بنیاد کس جگہ پر رکھی تھی؟

جواب: ملکِ شام میں جس جگہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خَیمہ گاڑا گیا تھا اُس جگہ حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی۔ (2)

حدیثِ پاک میں جَبَلِ اُحُد کے متعلق کیا ارشاد فرمایا گیا ہے؟

جواب: حضور جانِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُحُدٌ هٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ یعنی یہ اُحُد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اِس سے محبت کرتے ہیں۔ (3)

مسجدِ قِبْلَتَیْن میں کونسا مشہور واقعہ رُونُما ہوا تھا؟

جواب: اِسی مسجد شریف میں تَحْوِیلِ قبلہ کی آیت نازل ہوئی اور بَیْتُ الْمُقَدَّس کی بجائے بَیْتُ اللہ شریف کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم ہوا۔ (4)

---

1 . . . مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی قتادۃ الانصاری رضی اللہ عنہ، ۸/۳۸۴، حدیث: ۲۲۶۹۳۔

2 . . . تفسیر مدارک، پ۲۲، سبا، تحت الآیۃ: ۱۴، ص۹۵۹۔

3 . . . معجم اوسط، ۵/۳۷، حدیث: ۵۰۵۶۔

4 . . . تفسیر بغوی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۴۴، ۱/۸۵۔

سوال: سَرْوَرِ انبیا، محبوبِ کِبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حِجَّۃُ الوداع تشریف لے جاتے وقت کس مقام پر دو رکعت نماز ادا فرمائی؟

جواب: "ذُوالحُلَیفہ" پہنچے تو وہاں مسجد میں دو رکعت پڑھیں۔[1]

سوال: "مسجدِ اِجابہ" کے مقام پر حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کونسی تین دعائیں مانگی تھیں؟

جواب: وہ دعائیں یہ تھیں: (1) یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمت قَحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (2) یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمت پانی میں ڈوب کر ہلاک نہ ہو اور (3) یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمت آپس میں نہ لڑے (پہلی دو دعائیں قبول ہوئیں اور تیسری سے روک دیا گیا)۔[2]

سوال: مسجدِ بنی حرام کو کیا خصوصیت حاصل ہے؟

جواب: یہ وہی مسجد ہے جہاں آقائے دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تین معجزات ظاہر ہوئے: (1) ایک بکری میں بہت سارے صحابۂ کرام کا پیٹ بھر گیا۔[3]
(2) بکری کی ہڈیوں پر دستِ مبارک رکھ کر کچھ پڑھا تو بکری زندہ ہوگئی۔[4]
(3) حضرتِ سیدنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے فوت شُدہ دو مدنی مُنّے امامُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا سے زندہ ہوگئے۔[5]

---

1 . . . مسلم، کتاب الحج، باب الصلاۃ فی مسجد ذی الحلیفۃ، ص٦٠٢، حدیث: ١١٨٨ ۔ تاریخ مدینہ منورہ، ص٥٠١-٥٠٢۔

2 . . . مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ہلاک ہذہ الامۃ بعضھم ببعض، ص١٥٤٤، حدیث: ٢٨٩٠۔

3 . . . خصائص کبری، باب آیاتہ فی احیاء الموتی وکلامھم، ٢/١١٢۔

4 . . . خصائص کبری، باب آیاتہ فی احیاء الموتی وکلامھم، ٢/١١٢۔

5 . . . شواھد النبوۃ، ص١٠٥۔ مدراج النبوت، ١/١٩٩۔

سوال: مسجدِ مُستَراح کو اس نام سے کیوں پکارا جاتا ہے؟

جواب: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ اُحد کے موقع پر یہاں پر آرام فرمایا تھا اِسی لئے اسے مسجدِ مُستَراح کہتے ہیں۔[1]

سوال: حضرت سَیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا مزارِ پُرانوار کہاں واقع ہے؟

جواب: آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا مزار مبارک جَبَلِ اُحد پر واقع ہے (لیکن اب اِس کی زیارت بے حد مشکل ہے)۔[2]

سوال: صفا و مَرْوَہ پہاڑوں کو اتنی عزت و عظمت کیوں ملی؟

جواب: اِن پہاڑوں پر حضرتِ ہاجرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پانی کی تلاش میں سات بار چڑھیں اور اتریں۔ اس اللہ والی کے قدم پڑ جانے کی برکت سے یہ دونوں پہاڑ شَعَائِرُ اللہ (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں) بن گئے اور تا قیامت حاجیوں پر اس پاک بی بی کی پیروی میں ان پر چڑھنا اور اُترنا سات بار لازم ہو گیا۔[3]

سوال: جہاں "مسجدِ ذُوالحُلَیفہ" قائم ہے وہ مقام آج کل کس نام سے مشہور ہے؟

جواب: اس مقام کو آج کل "بیرِ علی" یا "اَبیارِ علی" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔[4]

دعوتِ اسلامی کا تعارف

سوال: دعوتِ اسلامی کے بانی کون ہیں؟

---

1 . . . وفاء الوفاء، الباب الخامس فی مصلی النبی فی الاعیاد . . . الخ، الفصل الرابع فی المساجد التی . . . الخ، ۲/ ۸٦۵۔

2 . . . عاشقانِ رسول کی 130 حکایات، ص ۳۲۲۔

3 . . . علم القرآن، تقویٰ، ص ۴۸، ملخصاً۔

4 . . . ردالمحتار، کتاب الحج، مطلب فی المواقیت، ۳/ ۵۴۹۔ بہار شریعت، حصہ ٦، ۱/ ۱۰٦۷۔

جواب تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے بانی شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہیں۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کس سن میں شروع فرمایا؟

جواب ۱۴۰۱ھ مطابق 1981ء۔[1]

دعوتِ اسلامی کا پیغام اب تک کتنے مَمالِک میں پہنچ چکا ہے؟

جواب اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تقریباً 200 سے زائد مَمالِک میں۔

دعوتِ اسلامی کا مدنی مقصد کیا ہے؟

جواب "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کتنے اَراکین پر مُشتمل ہے؟

جواب دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ فی الوقت 26 اَراکین پر مُشتمل ہے۔

مدنی انعامات و مدنی قافلہ سے کیا مراد ہے؟

جواب مدنی انعامات سے مراد امیرِ اہلسنت مُدَّظِلُّہُ الْعَالِی کی جانب سے اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارسُ المدینہ کے طلباء و طالبات اور مدنی مُنوں کو عطا کردَہ سوالات پر مشتمل وہ رسائل ہیں جن کے مطابق عمل کر کے

1 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص ۴۔

نیکیوں میں اضافہ اور گناہوں سے بچا جاسکتا ہے جبکہ مدنی قافلے سے مراد عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں کی تربیّت اور علمِ دِین کے حصول کے لئے مختلف مقامات پر سفر کرنا ہے۔

سوال: مدنی حُلیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: داڑھی، زُلفیں، سر پر سبز سبز عمامہ شریف (سبز رنگ گہرا یعنی ڈارک نہ ہو) کَلی والا سفید کُرتا سنّت کے مطابِق آدھی پنڈلی تک لمبا، آستینیں ایک بالِشت چوڑی، سینے پر دل کی جانب والی جیب میں نُمایاں مسواک، پاجامہ یا شلوار ٹخنوں سے اُوپر۔ (سر پر سفید چادر اور پردے میں پردہ کرنے کیلئے مدنی انعامات پر عمل کرتے ہوئے کتھئی چادر بھی ساتھ رہے تو مدینہ مدینہ)[1]

سوال: دعوتِ اسلامی کا اَوَّلین مدنی مرکز کہاں تھا؟

جواب: جامع مسجد گلزارِ حبیب، گلستانِ اوکاڑوی، سولجر بازار باب المدینہ (کراچی)۔

سوال: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے کا نام کیا ہے؟

جواب: مکتبۃ المدینہ، جو اَب تک 527 سے زائد کتب ورسائل شائع کرچکا ہے۔

سوال: دعوتِ اسلامی کتنے شعبہ جات میں کام کررہی ہے؟ سات کے نام بتایئے؟

جواب: تادمِ تحریر دعوتِ اسلامی 102 شعبہ جات میں مدنی کام کررہی ہے، جن میں سے سات یہ ہیں: (1) دارالافتاء اہلسنّت (2) المدینۃُ العِلْمِیّہ (3) جامعۃ المدینہ (4) مجلس تراجم (5) مجلسِ تحقیقاتِ شَرعِیَّہ (6) مدنی چینل (7) مجلس آئی ٹی۔

1... 163 مدنی پھول، ص ۲۳۔

سوال: مجلس خُدّامُ المَساجد کس مقصد کے تحت قائم کی گئی؟

جواب: امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تمنا ہے کہ ہماری مَساجِد آباد ہوجائیں، ان کی رونقیں پلٹ آئیں اور پرانی مساجد آباد کرنے کی کوشش کے ساتھ ساتھ نئی مساجد بھی تعمیر کی جائیں، اس ضمن میں "مجلس خُدّامُ المساجد" قائم کی گئی۔[1]

سوال: مدنی تربیتی کورس کتنے دن کا ہوتا ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟

جواب: یہ کورس 63 دن کا ہوتا ہے جس کا مقصد مُبلِّغین کی تیاری اور اُن کی تربیت ہے۔[2]

1 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص۱۱۔

2 . . . دعوت اسلامی کا تعارف، ص۳۹ ماخوذاً۔

"اِخلاص کا نور" کے دس (10) حروف کی نسبت سے دس مدنی پھول

(1) یہ سِلسِلہ 6 مَراحِل (Segments) پر مشتمل ہو گا۔

(2) دو ٹیمیں (ٹیم مکی اور ٹیم مدنی) ہوں گی۔

(3) ہر ٹیم میں کُل تین اسلامی بھائی ہوں گے اس طرح کل چھ اسلامی بھائی ہوں گے۔

(4) ہر سوال کا جواب 25 سیکنڈ کے اندر دینا ہو گا 25 سیکنڈ کے بعد جواب دینے پر نمبر نہیں ملیں گے۔ جبکہ سمجھایئے مگر اشاروں سے میں 41 سیکنڈ دیئے جائیں گے۔

(5) ہر سوال کے دو (2) نمبر ہیں۔

(6) "سمجھایئے مگر اشاروں سے"۔ اس مرحلے میں جو اشارے ہیں وہ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے نام یا مُقَدَّس اَشیاء یا کوئی حکایت ہوں گی لیکن ان تمام اشاروں میں اس بات کا خاص طور پر خیال رکھا جائے کہ اس کا اشارہ بھی بن سکتا ہو۔

(7) ہر مرحلے میں ٹیم کے اسلامی بھائی آپس میں مشورہ کر کے جواب دے سکتے ہیں سوائے "سفر ہے مگر اکیلے" مرحلے کے کہ اس مرحلے میں بغیر مشورہ کئے ہی جواب دینا ہو گا اور اس میں ٹیم مکی کا ایک اسلامی بھائی ٹیم مدنی کے اسلامی بھائیوں کے ساتھ یعنی درمیان میں کھڑا رہے گا اسی طرح ٹیم مدنی کا ایک اسلامی بھائی ٹیم مکی کے اسلامی بھائیوں کے درمیان میں۔

(8) تمام سوالات نصاب سے کئے جائیں گے سوائے "سفر ہے مگر اکیلے" مرحلے کے۔

اس مرحلے میں پوچھے جانے والے سوالات وہ ہوں گے جو عام طور پر مدنی مذاکرے یا مدنی ماحول والے یا کثرت سے مطالعہ کرنے والے اسلامی بھائی جانتے ہیں۔

(9) "جوش کیساتھ مگر ہوش سے" کے مرحلے میں بَزَر (Buzzer) لگایا جائے گا اور اس میں جس اسلامی بھائی نے پہلے بَزَر (Buzzer) دبایا اسی کو جواب دینے کا موقع دیا جائے اور غلط جواب پر دو (2) نمبر مِنہا (کم) کر دیئے جائیں گے۔

(10) سلسلے میں دلچسپی پیدا کرنے کیلئے ناظرین یا حاضرین سے بھی سوالات کئے جائیں گے۔

مراحل کی تفصیل

(1) علم نور ہے۔ اس مرحلے میں ٹیم مکی اور ٹیم مدنی دونوں سے پانچ پانچ سوالات کئے جائیں گے۔

(2) عشق کے بول۔ اس مرحلے میں ٹیم مکی اور ٹیم مدنی دونوں سے پانچ پانچ اشعار پوچھے جائیں گے۔

(3) قرآنی معلومات۔ اس مرحلے میں ٹیم مکی اور ٹیم مدنی دونوں سے تین تین سوالات کئے جائیں گے۔

(4) سمجھایئے مگر اشاروں سے۔ اس مرحلے میں دونوں ٹیموں کے تین تین اشارے ہوں گے یعنی ٹیم کا ایک اسلامی بھائی آکر اپنی ٹیم کے اسلامی بھائیوں کو اس کا اشارہ کر کے بتائے گا اور ٹیم کو اشارے کی مدد سے اس نام تک پہنچنا ہو گا۔

(5) سفر ہے مگر اکیلے۔ اس مرحلے میں ہر اسلامی بھائی سے ایک ایک سوال ہو گا۔

(6) جوش کیساتھ مگر ہوش سے۔ اس مرحلے میں 5اشعار اور 5 سوالات ہوں گے۔

(1) علم نور ہے (دینی)

سوال: ذَبح میں کاٹی جانے والی چار رگوں کے نام بتائیے؟

جواب: وہ چار رگیں یہ ہیں: (1) حُلقوم، (2) مُری اور (3۔4) وَدَجَین۔

سوال: نکاح میں کون سے اُمور کا لحاظ رکھنا مُستَحَب ہے؟

جواب: نکاح میں یہ اُمور مُستَحَب ہیں: (1) عَلانِیَہ ہونا (2) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا (3) مسجد میں ہونا (4) جمعہ کے دن (5) گواہانِ عادل کے سامنے (6) عورت عمر، حَسب (خاندانی شَرَف)، مال، عزت میں مَرد سے کم ہو اور (7) چال چلن اور اَخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (یعنی زیادہ) ہو۔

سوال: یَمین یعنی قَسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: قَسم کی تین قِسمیں ہیں: (1) غَمُوس (2) لَغو (3) مُنعَقِدَہ۔

سوال: لُقَطَہ کسے کہتے ہیں؟

جواب: لُقَطَہ اس مال کو کہتے ہیں جو کہیں پڑا ہوا مل جائے۔

سوال: کونسی عمارت شیطان سے بچاؤ کے لیے قلعہ ہے؟

جواب: مَروی ہے کہ ”اَلْمَسْجِدُ حِصْنٌ حَصِیْنٌ مِّنَ الشَّیْطٰن یعنی مسجد شیطان سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ ہے۔“

مسجد میں کونسی بدبودار چیزوں کی ممانعت ہے؟

جواب (1) کچا لہسن (2) کچی پیاز (3) گندنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) (4) مُولی (5) کچا گوشت (6) مٹّی کا تیل (7) وہ دِیا سلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو (8) رِیاح خارج کرنا (9) بدبودار زخم (10) کوئی بدبودار دوا لگانا۔

سب سے بہتر کمائی کونسی ہے؟

جواب حضورِ اَنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے بہتر غذا وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھائے، حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنی کمائی سے کھاتے تھے۔

سود سے بچنے کے کوئی دو علاج بیان کیجئے؟

جواب (1) انسان قَناعَت اختیار کرے، اس طرح وہ مال کی حرص سے بچے گا اور حرام ذرائع اختیار نہیں کرے گا۔ (2) ہر دَم موت کو یاد رکھا جائے، جب یہ سوچ بن جائے گی کہ مرنا ہے اور موت کا کوئی بھروسا نہیں کب آجائے تو حرام روزی کی طرف بڑھنے سے رکنا نصیب ہو جائے گا (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)۔

پیٹ کا قُفلِ مدینہ کسے کہتے ہیں؟

جواب اپنے پیٹ کو حرام غذا سے بچانا اور حلال خوراک بھی بھوک سے کم کھانا "پیٹ کا قفلِ مدینہ" لگانا ہے۔

حدیثِ پاک میں مہمان کے اِکرام کی اہمیت کس طرح بیان ہوئی ہے؟

جواب رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ (1) وہ مہمان کا اِکرام کرے (2) اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور (3) وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے۔

کاش! طیبہ میں شہادت کا عطا ہو جائے جام
جلوۂ محبوب میں انجام میرا ہو بخیر (وسائل بخشش، ص۲۳۳)

اُمّتِ محبوب کا یارب بنادے خیر خواہ
نفس کی خاطر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر (وسائل بخشش، ص۲۳۳)

اکثر مِرے ہونٹوں پہ رہے ذکرِ محمّد
اللہ زباں کا ہو عطا قُفلِ مدینہ (وسائل بخشش، ص۹۳)

آقا کی حیا سے جُھکی رہتی نظر اکثر
آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قُفلِ مدینہ (وسائل بخشش، ص۹۴)

اللہ کرم اتنا گنہ گار پہ فرما
جنت میں پڑوسی مِرے آقا کا بنا دے (وسائل بخشش، ص۱۱۲)

اللہ ملے حج کی اسی سال سعادت
بدکار کو پھر روضۂ محبوب دکھا دے (وسائل بخشش، ص۱۱۲)

بائیں رستے نہ جا مسافر سن
مال ہے راہ مار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

رکھیے جیسے ہیں خانہ زاد ہیں ہم
مول کے عیب دار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

وردیاں بولتے ہیں ہر کارے
پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۱۰۰)

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں (حدائقِ بخشش، ص۹۹)

قرآنی معلومات

سوال کس آیت میں امتِ مُحَمَّدِیَّہ کو سب سے بہتر امت فرمایا گیا ہے؟

جواب ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ﴾ (پ۴، ال عمرن:۱۱۰) ترجمۂ کنز الایمان: تم بہتر ہو اُن سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

سوال رات کے وقت سورۂ مُلک کی تلاوت کی کیا فضیلت ہے؟

جواب حدیثِ مبارکہ کا خلاصہ ہے کہ جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں، سینے، پیٹ یا پھر اس کے سر کی طرف سے آئے گا تو یہ سب اَعضاء کہیں گے تیرے لئے ہماری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں

سورۂ مُلک پڑھا کرتا تھا۔

سوال: وہ کونسا خوش نصیب ہے جو اپنے گھر کے دس افراد کی شفاعت کرے گا؟

جواب: جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا۔ اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔

(۸) قرآنی معلومات (حصہ دوم)

سوال: قرآن پاک کی کونسی آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی؟

جواب: سب سے آخر میں سورۃُ البَقَرہ کی یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی: ﴿وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾﴾ (پ۳، البقرۃ: ۲۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ڈرو اس دن سے جس میں اللہ کی طرف پھروگے اور ہر جان کو اس کی کمائی پوری بھر دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا۔

سوال: کس سورت کی تلاوت کرنے کی فضیلت چوتھائی قرآن کے برابر ہے؟

جواب: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے سورت قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْن پڑھی تو گویا کہ اس نے قرآن مجید کے چوتھائی حصے کی تلاوت کی۔

سوال: ہر بُری چیز سے حفاظت کیلئے کونسی سورتوں کی تعلیم فرمائی گئی ہے؟

جواب: نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبح شام تین تین بار "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَد، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَق اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس" پڑھو! ان کی تلاوت کرنا تمہیں ہر بُری چیز سے بچائے گا۔

سمجھائیے مگر اشاروں سے

(1) خاکِ مدینہ

(2) خوفناک جادوگر

(3) تین انگلیوں سے کھانا

سمجھائیے مگر اشاروں سے

(1) بکری کی کھال

(2) پتلا جن

(3) انار کا درخت

پڑھیے مگر اکیلے

سوال سب سے آخر میں کس کو موت آئے گی؟

جواب سب سے آخر میں حضرت مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کو موت آئے گی۔

سوال داروغۂ جنت کا نام بتائیں؟

جواب حضرتِ رضوان عَلَیْہِ السَّلَام۔

سوال مچھلی، مچھر یا مکھی وغیرہ کا خون اگر کپڑوں پر لگ جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب مچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹمل اور مچھر کا خون اور خچر اور گدھے کا لُعاب اور پسینہ پاک ہے۔

پڑھیے مگر اکیلے

سوال ہاتھ وغیرہ سے خون نکلنے کے باوجود کب وضو نہیں ٹوٹتا؟

جواب: خون نکلا لیکن بہا نہیں تو یہ وضو کو نہیں توڑتا۔

سوال: نمازِ جنازہ فرض ہے یا واجب یا پھر سنت؟

جواب: نمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے۔

سوال: حِجَّۃُ الْوَداع کے موقع پر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے اُونٹ نَحْر فرمائے؟

جواب: اس موقع پر حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُقَدَّس ہاتھ سے 63 اُونٹ نَحْر فرمائے۔

دعوت کے مستحق حضرت موسیٰ

سوال: کس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ان کے بھائی کو نبوّت ملی؟

جواب: حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا کی کہ یارب میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارون کو میرا وزیر بنا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ دعا قبول فرمائی اور حضرتِ ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آپ کی دعا سے نبی کیا۔

سوال: کن باتوں کو دنیا و آخرت کے بہتر اَخلاق فرمایا گیا ہے؟

جواب: حدیثِ مبارکہ میں ہے کہ حضور نبیِّ مُکَرَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے اچھے اخلاق نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا: "جو تم سے تعلق توڑے اس سے تعلق جوڑو، جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔"

سوال خوفِ خدا کا مطلب کیا ہے؟

جواب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی، اس کی ناراضی، اس کی گرفت اور اس کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کا سوچ کر انسان کا دل گھبرا جائے تو اُسے خوفِ خدا کہتے ہیں۔

سوال قرآنِ کریم میں صلۂ رحمی سے متعلق کیا ارشاد ہوا؟

جواب اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ﴾ (پ۴، النساء: ۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر مانگتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

سوال صبر کسے کہتے ہے؟

جواب نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رُکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو صبر کہلاتا ہے۔

(۵) دوش کیسا نہ مگر ہوش ہے (نعت)

چل پڑے ہیں قافِلوں پر قافلے سُوئے حجاز
میں رہا جاتا ہوں ہائے! جانِ رَحمت یارسول (وسائلِ بخشش، ص ۲۴۰)

شَرَف ہر برس حج کا پاؤں خدایا
چلے طیبہ پھر قافلہ یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص ۱۰۰)

مجھے اولیا کی مَحبّت عطا کر
تُو دیوانہ کر غوث کا یاالٰہی (وسائلِ بخشش، ص۱۰۶)

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مُرتضٰی! عتیق و عمر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش، ص۱۳۰)

جن کو سُوئے آسماں پھیلا کے جَل تَھل بھر دیئے
صَدقہ اُن ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۷۶)

ناظرین کیلئے سوالات

سب سے پہلے جھوٹی قسم کس نے کھائی؟

جواب: پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے۔

وہ کون سا عمل ہے جس سے مسلمانوں میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے؟

جواب: وہ سلام ہے۔

چھینک آنے کے بعد حمد کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: چھینک آنے کے بعد حمد کرنا سنت ہے۔

سب سے پہلے زِرہ کس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنائی؟

جواب: حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عمر شریف ایک ہزار سال تھی۔

مآخذ و مراجع

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قرآن پاک	**************	سنن ابن ماجہ	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
ترجمہ کنز الایمان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ
کتب التفسیر وعلوم القرآن		سنن النسائی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ
تفسیر الطبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ	المستدرک علی الصحیحین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
تفسیر البغوی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ	مصنف عبد الرزاق	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
التفسیر الکبیر	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۰ھ	مصنف ابن ابی شیبۃ	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر القرطبی	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ	المسند	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
تفسیر المدارک	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۱ھ	سنن الدارمی	دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ
تفسیر الخازن	مطبعہ میمنیہ، مصر ۱۳۱۷ھ	مسند الحارث	مرکز خدمۃ السنۃ والسیرۃ النبویۃ، ۱۴۱۳ھ
الدر المنثور	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ	مسند ابی یعلی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ
الاتقان	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۳ھ	مسند الشہاب	مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ
روح البیان	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۵ھ	مسند الشامیین	مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۹ھ
خزائن العرفان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ	شعب الایمان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
تفسیر نعیمی	مکتبہ اسلامیہ، لاہور	السنن الکبری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ
نور العرفان	پیر بھائی کمپنی، لاہور	المعجم الاوسط	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ
علم القرآن	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۸ھ	المعجم الکبیر	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۲ھ
صراط الجنان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ	الجامع الصغیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ
کتب الحدیث		الاوائل للطبرانی	مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۳ھ
صحیح البخاری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ	مشکاۃ المصابیح	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۴ھ
صحیح مسلم	دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ	فردوس الاخبار	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
سنن الترمذی	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ	الترغیب والترہیب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ

مجمع الزوائد	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ
کنز العمال	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
جمع الجوامع	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
معرفة السنن والآثار	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
المجالسة وجواهر العلم	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
نوادر الاصول	مکتبۃ الامام بخاری، قاہرہ
الادب المفرد	مدینۃ الاولیاء، ملتان
تاریخ دمشق لابن عساکر	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
حلیۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
المقاصد الحسنة	دار الکتاب العربی، ۱۴۲۵ھ
کشف الخفاء	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
کتاب العظمة	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۴ھ
مکارم الاخلاق لابن ابی الدنیا	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ
کتب شروح الحدیث	
شرح النووی علی المسلم	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۱ھ
فتح الباری	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۵ھ
عمدة القاری	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
ارشاد الساری	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۱ھ
مرقاة المفاتیح	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
فیض القدیر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
اشعة اللمعات	کوئٹہ

مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور
بشیر القاری	باب المدینہ کراچی
نزہۃ القاری	فرید بک سٹال، لاہور ۱۴۲۱ھ
کتب العقائد	
الفقہ الاکبر	باب المدینہ کراچی
شرح اصول اعتقاد اهل السنة والجماعة	دار البصیرة، مصر
شرح العقائد النسفیة	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
المسامرة	مطبعۃ السعادة، مصر
الیواقیت والجواهر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
منح الروض الازهر	باب المدینہ، کراچی
النبراس	مدینۃ الاولیاء، ملتان
المعتقد المنتقد	برکاتی پبلشرز، کراچی ۱۴۲۰ھ
دس عقیدے	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۷ھ
الدولة المکیة	مؤسسہ رضا، لاہور ۱۴۲۲ھ
عقیدۂ ختم نبوت	الادارۃ لتحفظ العقائد الاسلامیۃ، ۱۴۲۶ھ
کتب الرجال والطبقات	
الطبقات الکبری لابن سعد	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ
الاستیعاب فی معرفة الاصحاب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ
صفة الصفوة	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ
الاکمال فی اسماء الرجال	باب المدینہ، کراچی
سیر اعلام النبلاء	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
الاصابة فی تمییز الصحابة	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ
اسد الغابة	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۷ھ

تدریب الراوی	دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
الطبقات الکبری	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
کتب التاریخ	
تاریخ بغداد	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ
تاریخ الخلفاء	باب المدینہ، کراچی
سوانح کربلا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
سوانح امام احمد رضا	مکتبہ نوریہ رضویہ، ۱۴۰۷ھ
تاریخ مشائخ نقشبندیہ	مونال پبلیکیشنز، راولپنڈی
کتب الفقہ والفتاوی	
الفقیہ والمتفقہ	دار ابن جوزی، دمام ۱۴۲۸ھ
المبسوط	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ
بدائع الصنائع	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ
الفتاوی الخانیۃ	پشاور
الھدایۃ	دار احیاء التراث العربی، بیروت
المدخل	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ
تبیین الحقائق	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ
شرح الوقایۃ	باب المدینہ، کراچی
الفتاوی التاتارخانیہ	باب المدینہ کراچی
الجوھرۃ النیرۃ	باب المدینہ کراچی
الفتاوی البزازیۃ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
غنیۃ المتملی	سہیل اکیڈمی، لاہور
الاشباہ والنظائر	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ
البحر الرائق	کوئٹہ

الفتاوی الحدیثیۃ	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۹ھ
تنویر الابصار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
نور الایضاح	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی
الدر المختار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	دار الفکر، بیروت ۱۴۰۳ھ
حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح	باب المدینہ کراچی
رد المحتار	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مجموعۃ رسائل اللکنوی	انتشارات شیخ الاسلام احمد جام، ۱۳۸۲ھ
عمدۃ الرعایۃ	باب المدینہ، کراچی
الفتاوی الرضویۃ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
جد الممتار	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
فتاوی افریقہ	نوری کتب خانہ، ۲۰۰۳ء
بہارِ شریعت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
فتاوی امجدیہ	مکتبہ رضویہ، کراچی ۱۴۱۹ھ
نماز کے احکام	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۴ء
رفیق المعتمرین	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
رفیق الحرمین	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
اسلامی بہنوں کی نماز	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۸ء
فیضان اذان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
فتاوی اہلسنّت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
فیضان زکوۃ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
فیضان رمضان	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۷ھ

چندے کے بارے میں سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ	تذکرۂ مجدد الف ثانی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۸ھ
وقف کے شرعی مسائل	مکتبہ اہلسنّت، فیصل آباد ۲۰۰۹ء	امام احمد رضا اور رد بدعات ومنکرات	فرید بک سٹال، لاہور ۲۰۰۰ء
کتب السیرۃ		تذکرۂ امام احمد رضا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۳۹۳ھ
دلائل النبوۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ	فیضان اعلیٰ حضرت	شبیر برادرز، لاہور ۱۴۳۴ھ
الشفا بتعریف حقوق المصطفی	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند	فیضان صدیق اکبر	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
تذکرۃ الاولیاء (فارسی)	انتشارات گنجینہ، ۱۳۷۹ھ	فیضان فاروق اعظم	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۶ھ
تذکرۃ الاولیاء	دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۰ء	فیضان پیر مہر علی شاہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
الریاض النضرۃ فی مناقب العشرۃ	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ	سیدی قطب مدینہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۱ھ
بهجة الاسرار	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۳ھ	تعارف امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۸ھ
شواہد النبوت	مکتبہ حقیقیہ، استنبول ۱۴۱۵ھ	تذکرہ امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
الخصائص الکبری	دار الکتب العلمیہ، بیروت	قوم جنات اور امیر اہلسنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۸ھ
وفاء الوفاء	دار احیاء التراث العربی، بیروت	**کتب التصوف**	
المواهب اللدنية	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ	کتاب الزهد لابن مبارک	دار الکتب العلمیہ، بیروت
شرح الشفا	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ	قوت القلوب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ
السيرة الحلبية	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۲ھ	التوبيخ والتنبيه	مکتبۃ التوعیۃ الاسلامیۃ، ۱۴۰۸ھ
جذب القلوب	نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، ۱۴۳۱ھ	تنبيه الغافلين	دار الکتاب العربی، ۱۴۲۰ھ
شرح المواهب	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ	الرسالة القشيرية	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۸ھ
جامع کرامات الاولیاء	مرکز اہلسنت برکات رضا، ۱۴۲۲ھ	کشف المحجوب	نوائے وقت پرنٹر، لاہور
سیرت مصطفی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ	احیاء علوم الدین	دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
سیرت سید الانبیا (مترجم)	مظہر علم، لاہور ۱۴۲۴ھ	کیمیائے سعادت	انتشارات گنجینہ، تہران
سیر اولیاء (مترجم)	مشتاق بک کارنر، لاہور	عوارف المعارف	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۶ھ
مرآۃ الاسرار (مترجم)	الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۰۶ء	عوارف المعارف (مترجم)	پروگریسو بکس، لاہور ۱۹۹۸ء
اقتباس الانوار (مترجم)	الفیصل ناشران وتاجران کتب، ۲۰۰۹ء	شرح الصدور	مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند

تنبیہ المغترین	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۵ھ	اولاد کے حقوق	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
الزواجر	دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ	بہشت کی کنجیاں	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
الطریقۃ المحمدیۃ	دار الطباعۃ العامرہ، مصر	جنتی زیور	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۷ھ
الحدیقۃ الندیۃ	دار الطباعۃ العامرہ، مصر	مہر منیر	کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ، ۱۴۲۳ھ
البریقۃ المحمودیۃ	مطبع شرکت صحافیہ عثمانیہ، ۱۳۱۸ھ	نیکی کی دعوت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
الکتب المتفرقۃ		فیضان سنت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۲۰۰۶ء
ادب الدنیا والدین	دار ابن کثیر، بیروت ۱۴۳۳ھ	غیبت کی تباہ کاریاں	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	دار الکتب العلمیہ، ۲۰۱۱ء	باطنی بیماریوں کی معلومات	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
الاذکار للنووی	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۰ھ	خوف خدا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۶ھ
تہذیب الاسماء واللغات	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۶ھ	بغض وکینہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۴ھ
روض الریاحین	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۲۱ھ	غصے کا علاج	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
الروض الفائق	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۶ھ	ابلق گھوڑے سوار	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۲ھ
التعریفات للجرجانی	دار المنار	آداب مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۶ھ
المستطرف فی کلّ فن مستظرف	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۹ھ	عاشقان رسول کی 130 حکایات	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
لسان المیزان	دار احیاء التراث العربی، ۱۴۱۶ھ	ضیائے صدقات	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
القول البدیع	مؤسسۃ الریان، ۱۴۲۲ھ	حرص	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
البدور السافرۃ فی امور الآخرۃ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ، ۱۴۲۵ھ	163 مدنی پھول	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
الحبائک فی اخبار الملائک	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۸ھ	پھوپھی سے ہاتھوں ہاتھ صلح کرلی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۶ھ
لقط المرجان فی احکام الجان	دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۶ھ	دعوت اسلامی کا تعارف	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۹ھ
افضل الصلوات علی سید السادات	دار الثمر، ۲۰۰۰ء	مزاراتِ اولیاء کی حکایات	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۳ھ
اعلیٰ حضرت سے سوال جواب	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۲۵ھ	مدنی وصیت نامہ	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۴ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	بدشگونی	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۵ھ
فضائل دعا	مکتبۃ المدینہ، کراچی ۱۴۳۰ھ	**************	**************

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

ISBN 978-969-631-753-1
0126216

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net